بس کردو اہان اپنی امیجنیر ی دنیا سے نکل آؤ تم، عمل نہیں ہے تمہارے پاس، حقیقت کی دنیا میں لوٹو۔

نتاشہ کا ضبط کا بندھن آج ٹوٹ گیا تھا۔ اس لیئے بنا کوئ لحاظ کیے وہ غصے سے گویا ہوئیں۔۔

ماما آپ جھوٹ بول رہی ہیں اس نے مجھے معاف کر دیا تھا۔ ہمارے بچے تھے۔وہ یہیں کہیں ہے۔آپ کو پتہ ہے اس کی عادات کا وہ بہت شرارتی ہے۔ وہ مجھے اکثر تنگ

کرتی تھی۔ آپ جا کر دیکھیں وہ دوسرے کمرے میں ہو

گی بلکہ میں خود دیکھتا ہوں اپنی عمل کو۔ اہان

کہتا ہوا اٹھا تھا اور پھر چکراتے ہوئے دوبارہ سے بیڈ پر بیٹھا۔

اہان میری بات کا یقین کرو۔ عمل نہیں ہے یہاں پر، سمجھو اس بات کو ،ورنہ تم اپنے آپ کو برباد کر لو گے۔ اگر تم اس امیجنری دنیا سے واپس نہ آئے تو دوبارہ کومہ میں چلے جاؤ گے۔ نتاشہ نے اہان کو کندھے سے پکڑ کر ہلایا تھا۔

اس رات تمھیں میں اور ریحان، ہاسپیٹل لائے تھے۔ لندن واپسی پر ہم تمھارے فلیٹ گئے تھے۔ تم ہمیں بے ہوش ملے تھے وہاں پر۔ تم پورے دو سال کومہ میں رہے ۔اس حقیقت کو تم جھٹلا نہیں سکتے۔ عمل تمھیں چھوڑ کر جا چکی ہے۔ نتاشہ کرب سے بولی۔ نہیں ماما ایسا نہیں ہو سکتا وہ مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتی۔ اہان چیخا۔

کیوں نہیں جا سکتی وہ تمھیں چھوڑ کر، کیا نہیں کیا تم نے اس کے ساتھ،، درندوں سے بڑھ کر سلوک کیا۔ ظلم کی انتہا کر دی، اور کیا چاہتے ہو تم وہ تمھارا ہر ظلم برداشت بھی کرتی اور تمھیں چھوڑ کر بھی نہ جاتی۔ اہان تم نے محبت کو رسوا کر دیا۔ صرف ایک غلط فہمی کی وجہ سے۔ تم تو دعوے دار تھے عمل کی محبت کے، کیا ہوا کسی کے کہنے میں آ کر تم نے اسے جیتے جی مار دیا۔

اگر عمل تمھیں دھوکہ دے بھی رہی تھی،، تب بھی تمھیں حق نہیں پہنچتا تھا کہ اسے یوں قید کر کے رکھو۔ محبت کو اپنی مٹھی میں قید کر کے نہیں رکھتے اسے دل میں قید کر کے رکھتے ہیں۔ مٹھی ذرا سی ڈھیلی ہوئی نہیں کہ محبت بھر بھری ریت کی طرح ہاتھوں سے پھسل جاتی ہے۔ تم نے عمل کی محبت کو، عمل کو پنجرے میں قید کرنا چاہا تھا۔ لیکن آج تم قید ہو چکے ہو اس امیچزی دنیا میں جو کبھی تھی ہی نہیں۔ نکل آؤ اس دنیا سے۔ نتاشہ اہان کے سامنے پھوٹ کر رو دیں۔

لیکن ماما۔۔۔ جب میں کومہ میں تھا میں نے محسوس کیا ہے اسے ہر پل اپنے پاس پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اہان کو اپنی آواز دور کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔

تم اسے محسوس کرتے تھے کیونکہ تم کسی اور کو محسوس کرنا ہی نہیں چاہتے تھے ۔نتاشہ نے دکھ سے کہا۔

عمل نے مجھے بتایا کہ ہانیہ کا ایکسڈیڈنٹ ہو گیا تھا۔اہان کا دل نہیں مان رہا تھا کہ عمل اس کے پاس نہیں ہے ۔۔ اس نے تو ہر پل عمل کو محسوس کیا تھا۔۔ عمل نے نہیں ہانیہ نے تمھیں بتایا تھا ۔۔وہ آئی تھی تم سے معافی مانگنے جب تم کومہ میں تھے۔ اس نے ہی سب کچھ ہمیں بتایا،، اپنا گناہ قبول کیا تھا ہمارے سامنے۔ نتاشہ بولی۔

نہیں ماما ایسا نہیں ہو سکتا۔ عمل تھی میرے پاس پل پل محسوس کیا ہے میں نے اسے،،، پل پل محسوس کیا ہے۔ وہ مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتی۔ وہ مجھ سے بہت محبت کرتی ہے۔ اہان روتے ہوئے بولا۔

محبت کرتی تھی اہان،، لیکن تم نے اپنے ہاتھوں سے اپنی محبت کا گلہ گھونٹ دیا۔ نتاشہ نے سرد لہجے میں جواب دیا۔

اہان نے دکھ سے دیکھا تھا اپنی ماں کو جو اس کے زخم ادھیڑ رہی تھیں۔

ماما آپ کو کیا پتہ اس تکلیف کیا جو اپنی محبت کو کسی کے ساتھ دیکھ کر ہوتی ہے۔ پل پل مرتا تھا، جلتا تھا، آگ لگی تھی میرے اندر،، تو کیا کرتا میں،، اتنا حوصلہ نہیں تھا کہ میں اپنی محبت سے دستبردار ہو کر اسے کسی اور کی جھولی میں ڈال دیتا۔ جب مجھے لگا وہ مجھے چھوڑ کر داور کو اپنانا چاہتی ہے۔مجھے اس نے استعمال کیا ہے، داور کو جلانے کے لیئے، تو میں غم و غصے سے پاگل ہو گیا۔ اس کی دوری کا سوچ کر اور اسے کسی اور کے ساتھ سوچ کر میرے حواس سلب ہو گیئے تھے۔۔ اور میں انسان سے جانور بن بیٹھا۔۔میں صیح اور غلط کی تمیز بھول بیٹھا تھا۔

اسے تکلیف دے کر خود بھی اذیت کی بھٹی میں جلتا تھا۔ اہان تکیے پر اپنا سر پٹختا ہوا بولا۔

نتاشہ اہان کی بات پر استہزائیہ مسکرا کر رہ گئی۔ اہان تم جانتے ہو تمہارے پاپا کے میری زندگی میں آنے سے پہلے، میں اپنی یونیورسٹی میں ایک لڑکے کو بہت پسند کرتی تھی۔ بلکہ وہ بھی مجھ سے بہت محبت کرتا تھا۔ ہم نے قسمیں وعدے کیے تھے ایک دوسرے سے۔ مگر حالات کی وجہ سے ہم جدا ہو گئے۔ اور مجھے اپنی ہی محبت نے بے وکا الزام دے دیا۔

پھر تمہارے پاپا کے ساتھ میری شادی ہوئی، تو میں نے اپنا پاسٹ بھلا کر انھیں سچے دل سے اپنایا۔ مگر شادی کے کچھ سالوں بعد تمہارے پاپا کو میرے پاسٹ کا پتہ چلا۔ جس لڑکے کو میں پسند کرتی تھی ۔وہ دوبارہ سے میری زندگی میں آیا ۔تاکہ تمہارے پاپا کو مجھ سے بدزن کر سکے۔اور مجھے اس بات کی سزا دے جو میں نے اسے چھوڑ کر تمہارے پاپا کو اپنایا ۔اس نے میری تصویریں میری فون ریکارڈنگ تمارے پاپا کو پیش کیں ۔مگر تمہارے پاپا نے اس کی سننے کے بجائے مجھ سے حقیقت معلوم کی تو میں انھیں سب سچ بتا دیا۔وقتی طور پر انھیں تکلیف پونہچی تو وہ مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔

تین ماہ بعد وہ واپس آئے۔ انھوں نے مجھ سے معافی مانگی کہ انھیں مجھے ایسے چھوڑ کر نہیں جانا چاہیے تھا۔ انھوں نے مجھ سے کہا کہ انھیں دکھ صرف اس بات سے پہنچا تھا کہ میں نے ان سے اپنا پاسٹ چھپایا۔ میں نے ان پر اعتبار نہ کیا۔ وہ مجھے چھوڑ کر بھی اس لیے گئے کہیں غصے کی وجہ سے وہ ایسا فیصلہ نہ کر لیں کہ بعد میں ہمیں پچھتانا پڑے۔وہ دور رہ کر خود کو وقت دینا چاہتے تھے مگر انھوں نے مجھ پر ہاتھ تک نہ اٹھایا تھا۔مجھے کوئی سزا نہیں دی ۔

اور وہ دن اور آج کا دن انھوں نے مجھے کبھی میرے پاسٹ کا طعنہ نہیں دیا بلکہ مجھے بہت مان اور عزت دی۔ میرا پاسٹ ایک حقیقت تھا اور عمل تو بے قصور تھی اور تم نے اسے بنا قصور ہی تا عمر قید سنادی۔تم نے نہ صرف عمل کو سزا دی بلکہ میری تربیت پر بھی کیئ سوال اٹھا دیے. عورت پر ہاتھ کمزور مرد اٹھاتا ہے۔

عورت کو صرف مرد کی محبت ہی نہیں چاہیے ہوتی۔ اس کا اعتبار بھی چاہیے ہوتا ہے۔ اس کا عزت دینا چاہیے ہوتا ہے۔ وہ چاہتی ہے جو مرد اسے اپنائے اس کی

حفاظت بھی دل و جان سے کرے۔ اور تم نے اس کی بے انتہا تذلیل کی کہ اسے اس کی ہی نظروں میں گرا دیا۔

اب بھی وقت ہے ہوش کی دنیا میں آؤ۔ عمل کو ڈھونڈو اس سے معافی مانگو شاید اس کی معافی سے تمہارے دل کو سکون آجائے۔ نتاشہ اسے حقیقت سے روشناس کرواتے ہوئے کمرے سے چلی گئیں۔

نتاشہ کمرے میں آکر بے چینی سے ٹہل رہی تھیں۔ انھیں ایک پل چین نہیں آرہا تھا۔ آج وہ اہان سے وہ کہہ چکی تھیں جو وہ کہنا نہیں چاہتیں تھیں۔ وہ جانتی تھیں آج وہ اس کے زخموں کو ادھیڑ چکی ہیں۔ اہان بہت اذیت محسوس کر رہا ہو گا۔ مگر اہان کو حقیقت کی دنیا میں لانا ضروری تھا۔ ورنہ وہ اہان کو ہمیشہ کے لیے کھو دیتیں۔ دو سال سے اہان کومہ میں تھا اور جب ہوش میں آیا تو کسی کو بھی پہچاننے سے انکاری تھا۔ اس کی زبان پر صرف عمل کا نام تھا۔ اہان بلکل خاموش ہو گیا تھا۔ مگر آہستہ آہستہ وہ خود سے باتیں کرنا شروع ہو گیا۔

وہ خیالوں میں عمل کے ساتھ اپنی ایک دنیا بنا چکا ہے۔

ڈاکٹرز کے مطابق اہان وہی محسوس کرتا ہے جو وہ

محسوس کرنا چاہتا ہے۔ اہان ایک مینٹل ڈس آرڈر سے

گزرہا ہے۔ اگر وہ ایسے ہی رہا تو دوبارہ کومہ میں جا

سکتا ہے۔اس لیے نہ چاہتے ہوئے بھی وہ سب کہہ گیئں

تاکہ وہ حقیقت کی دنیا میں واپس آ جائے۔

اہان اسلام آباد کے ایک خوبصورت سے گھر میں کھڑا گلاس ونڈو سے باہر کا منظر دیکھ رہا تھا۔ آنکھیں ضبط سے بے تحاشا سرخ ہو رہی تھیں۔

شدید سردی کے باوجود پورا جسم پسینے میں تر تھا۔

مجھے مار دو اہان، مجھے موت دے دو، نجات دے دو مجھے اس اذیت بھری زندگی سے۔ عمل اہان کی ٹانگوں کے ساتھ لپٹی بے تحاشا رو رہی تھی۔ یہ منظر یاد کرتے اہان نے اپنے دانت شدت سے اپنے ہونٹوں میں پیوست کیے تھے۔
جس دن آپ کو سچائی کا پتہ چلے گا تو بہت پچھتائیں گے مگر تب عمل نہیں ہو گی آپ کے پاس۔ وہ سسکی تھی۔ اہان نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھے تھے وہ سسکیاں اسے رات رات بھر سونے نہیں دیتی تھیں۔ پچھتاوے کی آگ میں وہ دن رات جل رہا تھا۔ پچھتاؤں کے ناگ دن رات اسے ڈنستے رہتے تھے۔

اہان پچھلے ڈیڑھ سال سے عمل کو ڈھونڈ رہا تھا اس نے دنیا کے ہر کونے میں عمل کو تلاش کیا تھا۔ مگر عمل اسے نہیں ملی تھی۔

اہان نے زور دار مکا پاس ہی پڑی شیشے کی ٹیبل پر مارا تھا۔ کانچ نے ہاتھ کو شدید زخمی کر دیا تھا۔ مگر اہان کو پرواہ نہیں تھی۔ یہ تو اس اذیت سے بہت کم تھی جو وہ عمل کو دیتا تھا۔ کہاں چلی گئی،، عمل تم کہاں چلی گئی۔ بس ایک بار لوٹ آؤ بس ایک بار، بس ایک بار، اپنے اہان کو معاف کر دو عمل پلیز،، اہان منہ پے ہاتھ رکھتے ہوئے پڑا --

----

عمل اٹلی کے خوبصورت شہر فلورنس میں ایک خوبصورت مگر چھوٹے سے گھر میں کھڑی تھی. جہاں پورے گھر میں چاروں اطراف بڑے بڑے گلاس لگے ہوئے تھے۔ عمل گلاس ونڈو سے باہر برف باری دیکھ رہی تھی۔

آج پورے چار سال ہو چکے تھے اسے اہان سے جدا ہوئے اہان کی قید سے نکلے ہوئے۔ مگر اس ستمگر کا ہر زخم آج بھی تازہ تھا۔ اس رات وہ اہان کو اس کی سزا سناتے ہوئے اس کی طرف دیکھے بغیر وہاں سے نکل آئی تھی۔

وہ اہان سے اتنی نفرت محسوس کر رہی تھی کہ زندگی میں کبھی اس کی شکل نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔ اہان نے اس کے رگ و جان میں اپنی نفرت کا زہر اتار دیا تھا۔ وہ جلداز جلد داور کے پاس جانا چاہتی تھی۔ وہ سارے راستے داور کے زندہ ہونے کی دعائیں کر رہی تھی۔ جب وہ گھر پہنچی تو داور کو ہوسپیٹل لے جایا جا چکا تھا۔

48 گھنٹے کریٹیکل کنڈیشن میں رہنے کے باوجود داور کو ہوش آ گیا تھا۔ اور عمل کا سر بے اختیار سجدے میں چلا گیا تھا۔ اگر داور کو کچھ ہو جاتا تو وہ کبھی خود کو معاف نہ کرتی۔

داور کی طبیعت جیسے ہی سٹیبل ہوئی تو وہ داور اور مہناز کے ساتھ اٹلی کے شہر فلورنس میں شفٹ ہو گئی تھی۔ وہ پاکستان میں اور نہیں رہنا چاہتی تھی۔ اور نہ

ہی اہان کو دوبارہ دیکھنا چاہتی تھی۔ یہاں آ کر عمل نے یہیں کی ایک یونیورسٹی میں داخلہ لیا اور اب داور کے ساتھ مل کر اس کی چھوٹی سی کمپنی چلا رہی تھی۔

عمل جلدی جلدی اپنا لانگ کوٹ اور شوز پہنتے ہوئے باہر کو بھاگی تھی۔ باہر آتے ہی عمل ڈھیر ساری برف باری دیکھ کر ایک پل کے لیے جیسے مسمرائز ہو گئی تھی۔ برف باری عمل کی کمزوری تھی۔

داور گاڑی سے ٹیک لگائے پُر حدت نظروں سے عمل کو ہی دیکھ رہا تھا۔

جس نے وائٹ جینز، لانگ کوٹ اور خوبصورت ریڈ اونی کیپ پہنے اپنے لمبے بال کیپ کے اطراف میں کھلے چھوڑ رکھے تھے۔ عمل بے انتہا خوبصورت لگ رہی تھی۔

عمل ارد گرد خوبصورت گھروں اور سڑک پر جمی سفید برف کی چادر کو اشتیاق بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔ یک ٹک کھوئی تھی ان مناظر میں۔۔ اور داور سارے جہاں سے بے نیاز عمل کو دیکھنے میں مصروف تھا کہ داور کے کانوں میں عمل کی چہکتی ہوئی آواز پڑی۔

داور میں جب سے یہاں آئی ہوں برف باری پہلی بار دیکھ رہی ہوں پچھلے چار سالوں میں یہ پہلی بار ہوئی ہے نا،،، برف باری--- داور عمل کو بچوں جیسے معصومیت سے بولتے ہوئے مسکرا کر رہ گیا۔

جی یہاں کم ہی برف باری ہوتی ہے۔ آپ بہت خوش قسمت ہیں مادام! کہ آپ کو یہ منظر دیکھنے کا موقع ملا۔

داور نے جھکتے ہوئے اپنا ایک ہاتھ سینے پر رکھتے سر کو ہلکا سا خم کرتے ہوئے اک ادا سے بولا تو عمل کھل کھلا کر ہنس پڑی۔ داور بھی عمل کو ہنستے دیکھ کر مسکرا دیا۔

چلیں مادام آپ کے برف دیکھنے کے چکر میں ہم آج لیٹ ہو جائیں گے۔

عمل مسکراتی ہوئی گاڑی میں بیٹھ گئی داور نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی تھی۔

داور میں تمھیں کتنی دفعہ منع کر چکی ہوں کہ میں خود آفس آ جایا کروں گی.. پھر تم خود کو کیوں تکلیف دیتے ہو۔ عمل نے روز کا سوال دہرایا تھا۔

داور عمل کی بات پر مسکرایا۔ اگر تم خود آؤ گی تو مجھے اس بات پر تکلیف ہو گی۔ ویسے بھی میں تمھارا ڈرائیور پلس سب کچھ بننا چاہتا ہوں۔ تم ایک موقع تو دو۔

پلیز داور تم اچھی طرح جانتے ہو مجھے کسی بھی رشتے پر اعتبار نہیں ہے۔ میں دوبارہ یہ سب کچھ دہرانا نہیں چاہتی اور نہ ہی میں کسی پر اعتبار کر سکتی ہوں۔ عمل نے تلخی سے کہا۔

عمل ایک دفعہ اعتبار کر کے تو دیکھو میں تمھاری زندگی خوشیوں سے بھر دوں گا۔ اور عمل حال بہت اچھا ہے اور مستقبل اس سے بھی اچھا ہو گا۔ میں تمھاری راہ میں کھڑا ہوں روز اول کی طرح۔۔۔ پلیز مجھے مایوس مت لوٹاؤ۔

داور ملتجی لہجے میں بولا مگر بہت ضبط کے باوجود داور کی آواز نم ہو چکی تھی۔

داور میرا دل ایک قبرستان بن چکا ہے جہاں صرف کسی کا مقبرہ سج سکتا ہے اس میں اب محبت نہیں پنپ سکتی۔

میرا دل، میری روح میرے جذبات، اب گلیشئیر بن چکے ہیں مت ٹکراؤ اس سے۔

عمل میں نے گلیشئیرز پگھلتے دیکھے ہیں تم بھی پگھل جاؤ گی ایک دن داور پُر عزم لہجے میں بولا۔

گلیشئیر پگھلنے سے بہت بڑے طوفان بھی آتے ہیں داور۔۔ جو سب کچھ بہا کر لے جاتے ہیں۔۔ کیوں خود کو برباد کر رہے ہو۔

اروحی! اچھی لڑکی ہے کتنے سالوں سے تمہارا انتظار کر رہی ہے۔ تھام لو اس کا ہاتھ عمل نے سرد سپاٹ لہجے میں کہا۔

یقینا اچھی لڑکی ہے ۔۔مگر وہ عمل نہیں ہے۔ داور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

عمل نے گہرا سانس لیا تھا۔ ان کی روز کی بحث آ کر ایک ہی بات پر ختم ہو جاتی تھی۔ داور اپنے موقف سے پیچھے ہٹنے کو تیار نہ تھا اور عمل اپنے موقف سے۔

عمل نے سیٹ سے ٹیک لگا کر اپنی آنکھیں موندی تھیں۔ آنٹی کیسی ہیں عمل؟ اتنے دن ہو گئے ان سے ملاقات نہیں ہوئی۔

ٹھیک ہیں روز تمھارا پوچھتی ہیں۔ اور گلہ کر رہی تھیں تم باہر سے چلے جاتے ہو اندر نہیں آتے۔ عمل نے بند آنکھوں سے ہی جواب دیا۔ داور نے عمل کو سیٹ سے ٹیک لگائے آنکھیں موندھے دیکھا تو گہری نظروں سے اس کے خوبصورت چہرے کو دل میں اتارا۔

آج سے چار سال پہلے جب وہ عمل اور مہناز کو اٹلی لے کر آیا تو عمل بلکل خاموش ہو گئی تھی۔ کسی سے بھی بات نہیں کرتی تھی۔ داور اسے آہستہ آہستہ زندگی کی طرف لایا۔ وہ روز گھنٹوں عمل سے باتیں کرتا۔ عمل پہلے ہوں ہاں میں جواب دیتی پھر آہستہ آہستہ اس سے بات کرنا شروع ہو گئی۔ داور کے کہنے پر عمل نے یونیورسٹی میں داخلہ کیا اور اپنی پڑھائی مکمل کی اور اب وہ داور کے ساتھ اس کا آفس سنبھال رہی تھی۔

عمل میرا وعدہ ہے تم سے تمھاری زندگی میں خوشیاں پھر سے بھر دوں گا۔ تمھیں پھر سے اعتبار کرنا سکھا دوں گا۔ تمھارے دل کے گلیشئیر کو پگھلا دوں گا۔۔

وعدہ کرتا ہوں ہر طوفان سے خود مقابلہ کروں گا۔ مگر تمھیں آنچ نہیں آنے دوں گا۔ داور دل ہی دل میں عمل سے مخاطب تھا۔

کیسی ہو اروحی؟ عمل آفس میں داخل ہوتے ہوئے بولی جو اپنے کیبن میں بیٹھی ہوئی تھی عمل اور داور کو دیکھتے ہوئے ان کی طرف بڑھی۔

میں ٹھیک ہوں تم لوگ آج پھر لیٹ ہو اروحی اپنی کلائی پر بندھی واچ پر نظر ڈالتے ہوئے بولی۔ اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے۔ ان محترمہ سے پوچھو جو برف کے حسین نظاروں میں کھوئی ہوئی تھی۔ داور اپنا دامن بچاتا ہوا اپنے آفس کی ظرف بڑھ گیا۔

عمل نے مسکراتے ہوئے اروحی سے دونوں ہونٹوں کو سکیڑ کے کان پکڑ کر بنا آواز کے سوری کیا۔ اروحی عمل کی اس حرکت پر کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

کیا لو گی کافی یا چائے؟ اروحی نے پوچھا۔

کافی میری جان۔۔ وہ بھی تمھارے ہاتھوں کی۔ عمل کہتے ہوئے اپنے کیبن کی طرف بڑھ گئی۔

کیا بات ہے اروحی؟ آج آفس میں ورکرز کی تعداد کافی کم ہے بلکہ دن بدن کم ہوتی جا رہی ہے نا،،،،۔ عمل اروحی سے کافی کا کپ لیتے ہوئے بولی۔

تم اچھی طرح جانتی ہو اس کی وجہ،،،۔ سب ہی یہاں سے پر تول رہے ہیں جانے کا۔ جو چلے گئے ہیں انھیں یہاں سے اچھی جاب مل چکی ہے۔ جو تمھیں یہاں پر نظر آ رہے ہیں وہ اچھی اپورچونیٹی کے انتظار میں ہیں۔

عمل نے گہری سانس لے کر کرسی کے ساتھ ٹیک لگائی تھی۔

یہ سب میری وجہ سے ہے۔ میری وجہ سے داور کی کمپنی اس حال تک پہنچی ہے۔

عمل پلیز اپنے اپ کو الزام دینا بند کرو کچھ بھی تمھاری وجہ سے نہیں ہے۔ اور نہ کچھ کسی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اروحی عمل کو سمجھاتے ہوئے بولی۔

الزام نہیں دے رہی حقیقت بیان کر رہی ہوں۔د داور نے کتنا اچھا اس کمپنی کو سنبھالا ہوا تھا بلکہ بہت محنت سے وہ اس مقام تک پہنچا تھا۔اس نے میری خاطر نہ صرف دوسرے شہر میں رہائش اختیار کی بلکہ اپنی کمپنی کا نام تک بدل دیا۔۔ ۔۔کمپنی کو نیئے سرے سے سٹارٹ کیا۔۔صرف میری خاطر میرے تاریک ماضی ،،،سے میری جان چھڑانے کے لیئے۔۔ اور وہ ایکسیڈنٹ۔۔ جب داور کو گولی لگی کتنا ہی عرصہ اس کی طبیعت نہیں سنبھلی تھی۔اور پھر اس کے بازو کا علاج چلتا رہا اور ان سب میں بھی اس نے مجھے اور ماما کو سنبھالا۔ کمپنی کو تو اس نے مکمل اگنور کر دیا تھا۔ اور دیکھو آج اس کی برسوں کی محنت یوں برباد ہو رہی ہے اور میں کچھ نہیں کر سکتی۔ عمل نے یاسیت بھرے لہجے میں کہا۔

تم بہت کچھ کر سکتی ہو عمل۔ داور کا دامن تھام لو۔ اپنا لو اسے۔ دن رات تمھارے لیے تڑپتا ہے اب اور سزا مت دو اسے۔ بہت ہجر کاٹ لیا اس نے۔ اروحی جانتی تھی وہ پتھر سے سر پھوڑ رہی ہے۔ مگر اس نے پھر بھی عمل کو سمجھانا چاہا جو وہ پچھلے کئی سالوں سے کر رہی تھی۔

میں اسے کچھ نہیں دے سکتی میرا اپنا دامن خالی ہے لیکن تمھارے پاس سے اسے سب کچھ مل سکتا ہے جس کا وہ حقدار ہے۔

اروحی کیا اتنا آسان ہے تمھارے لیے کہ تم اپنی محبت سے دستبردار ہو جاؤ۔ کیا میں نہین جانتی تم داور سے کتنی محبت کرتی ہو۔

عمل کے کہنے پر اروحی نے نظریں چرائیں تھیں اور گہرا سانس لیا،،۔ نہیں آسان نہیں ہے،،، مگر میری محبت خود غرض نہیں ہے۔ میں نے اسے تمھاری جدائی میں برسوں روتے ہوئے دیکھا ہے،،۔ہجر کی راتوں میں تڑپتے ہوئے دیکھا ہے۔

میرا کیا ہے مجھے تو عادت ہے اپنوں کے بغیر رہنے کی۔ داور میرا سب سے اچھا دوست ہے میں اپنی دوستی نہیں کھو سکتی۔ محبت کو پانے کے چکر میں اپنا دوست ہی نہ کھو دوں کہیں ۔ میرے پاس تم دونوں کے علاوہ ہے ہی کیا؟ ماما پاپا نے ڈائیورس کے بعد اپنی اپنی نئی زندگی شروع کر لی۔ پلٹ کے خبر تک نہین لی کہ ان کی ایک بیٹی بھی ہے این جی اوز اورفنج اداروں میں پلتی آئی ہوں۔

داور کے میری زندگی میں آنے سے مجھے اتنا اچھا دوست ملا جس نے ہر موڑ پر میری مدد کی اور پھر تمھاری صورت میں اتنی اچھی بہن پلس دوست ملی اور کیا چاہیے مجھے۔۔بس میں تم لوگوں کو خوش دیکھنا چاہتی ہوں۔

اروحی اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو پرے دھکیلتے ہوئے بولی۔

ویسے کافی بہت اچھی بنائی ہے تم نے۔ عمل بات بدلتے ہوئے بولی تو اروحی مسکرا کر رہ گئی۔

کاشف صاحب یہ پراجیکٹ میرے لیے بہت اہمیت رکھتا ہے آپ ڈفرنٹ کمپنیوں سے کانٹیکٹ کریں۔ انھیں ڈیل بھیجیں اور وہ جو کوٹیشن دیں اس مطابق ان سے میٹنگ کا بندوبست کریں پھر جو کمپنی صحیح لگے ان سے ڈیل فائنل کریں۔ مگر یہ کام جلد از جلد ہونا چاہیے۔

اہان فائل پر نظر دوڑاتا ہوا اپنے مینجر کاشف سے بولا۔

جی سر جیسے آپ کہیں۔۔ میں آج ہی اس پر کام شروع کرتا ہوں۔

کاشف اہان سے فائل لیتا ہوا اہان کی اجازت سے آفس سے باہر آیا۔

اہان نے آفس کی چیئر سے ٹیک لگائی تھی اور پھر انٹر کام اٹھا کر اپنی سیکرٹری شانزے کو اندر آنے کو کہا۔

دروازہ ناک کر کے شانزے اندر داخل ہوئی۔ جی سر آپ نے بلایا تھا مجھے۔

اہان نے شانزے کی طرف دیکھا اور پھر نظر پلٹنا ہی بھول گیا۔

اہان ایک دم سے اپنی چیئر سے اٹھا تھا اور بے قراری سے شانزے کی طرف بڑھا

تم آگئی میرے پاس،،، مجھے پتہ تھا تم مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتی۔اہان بے قراری سے شانزے کے چہرے کو ہاتھوں میں بھرتا ہوا بولا۔

شانزے حیران ہو رہی تھی کہ آج اہان سر کو کیا ہوا ہے۔ بلکہ اہان کو خود کے اتنا قریب دیکھ کر دل بے تحاشا دھڑکنے لگا تھا۔ گال بھاپ چھوڑنے لگے تھے۔ وہ کتنی محبت کرتی تھی اہان سے مگر اہان اس کی طرف دیکھتا ہی نہیں تھا۔ وہ

کتنی خوبصورت تھی۔ ہر کوئی اس کی خوبصورتی سے امپریس ہو جاتا تھا۔ بڑے بڑے اس کے آگے گھٹنے ٹیک دیتے تھے۔ مگر شانزے اہان ملک کو اپنا دل دے بیٹھی تھی۔ وہ کتنی بھی کوشش کر لیتی مگر اہان اس کی طرف متوجہ نہیں ہوتا تھا۔ یہ بات شانزے کو اور آگ لگا دیتی اور اہان کے لیے وہ اور تڑپنے لگتی۔

کبھی کبھی اہان اس کو بہت عجیب نظروں سے دیکھتا جیسے اسے پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو۔ پھر وہ گڑبڑاتے ہوئے اپنی نظریں پھیر لیتا۔ مگر اہان آج پہلی دفعہ اس کے یوں قریب آیا تھا تو دل کیسے نہ دگنی رفتار سے دھڑکتا جو دل اس انسان کو اپنا دیوتا مان چکا تھا۔ اہان اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو بے قراری سے اپنے لبوں سے چھونے لگا۔

شانزے آنکھیں بند کیے سرخ چہرے کے ساتھ اہان کا لمس برداشت کر رہی تھی۔ اہان کے لمس سے جیسے وہ متعبر ہو رہی تھی۔ اہان نے شانزے کا چہرہ ٹھوڑی سے پکڑ کر اوپر کیا۔ شانزے نے اپنی آنکھیں کھولی تھیں۔ اہان نے اس

کی آنکھوں کو دیکھا اور ایک دم سے ہڑ بڑا تے ہوئے پیچھے ہٹا تھا۔ تم،،،، تمھاری آنکھیں،،،، تمھاری آنکھوں کا رنگ نیلا نہیں ہے--

شانزے حیران ہوئی تھی۔

تم میری عمل نہیں ہو۔ اہان نے ایک دم سے اپنا رخ پلٹا تھا۔ اور اپنا ہاتھ زور سے اپنی میز پر مارا تھا۔

اہان کیسے کر سکتے ہو تم۔ تم اپنی عمل کے علاوہ کیسے کسی کو چھو سکتے ہو۔ یہ عمل نہیں ہے۔

شانزے تو اہان کے منہ سے عمل کا نام سنتے ہی شاک کی کیفیت میں تھی۔ خفت اور شرم سے سرخ پڑ گئی تھی۔ اہان کے قریب آنے سے وہ خود کو آسمان کی بلندیوں تک محسوس کر رہی تھی اہان کے الفاظ نے اسے زمین پر لا پٹخا تھا۔ ،اسے خود پر غصہ آ رہا تھا کہ کیسے اس نے اہان کو خود کے قریب آنے دیا۔ اہانت

تذلیل اور شرم سے وہ زمین میں گھڑی جا رہی تھی۔۔ اور یہ عمل کون ہے؟ کیا اہان سر کی زندگی میں کوئی اور ہے۔ یہ سوچ کر تو وہ مرنے والی ہو گئی تھی۔

آئی ایم سوری مس شانزے! میں اپنے حواسوں مں نہیں تھا۔ آپ جا سکتی ہیں۔ شانزے آنکھوں میں آنسو لیے وہاں سے چلی گئی۔ اہان نے جلدی سے اپنی میڈیسن ڈرار سے نکال کر لی تھی۔ آج کتنے ہی دنوں بعد عمل کا الوژن پھر سے حقیقت کا روپ دھار کر اس کے سامنے آیا تھا۔

اہان نے میڈیسن لے کر کرسی کی پشت کے ساتھ ٹیک لگا کر آنکھیں موند گیا۔ کہاں ہو عمل؟ کب تم میرے سامنے میرا خیال نہیں حقیقت بن کر آؤ گی۔ کب عمل۔۔۔اہان کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے تھے۔۔

اروہی۔۔۔ داور ابھی تک نہیں آیا۔ عمل نے آروحی سے پوچھا۔وہ دونوں اٹلی کے ایک کلب میں بیٹھی ہوئیں تھیں۔بس آرہا ہے ۔۔اس کی گاڑی خراب ہے۔

ابھی اس کا میسج آیا ہے۔اروحی نے کہا۔ اتنے میں ویٹر ان کے لئے جوس لے کر آیا۔ عمل جوس پیتے ہوئے باتیں کرنی لگی۔ایک دم سے عمل نے اپنی آنکھیں بند کی اور پھر کھولیں تھیں ۔ عمل کو سب کچھ گھومتا نظر آرہا تھا۔ عمل کیا ہوا ہے تمھیں۔۔ اروحی نے فکرمندی سے پوچھا۔دور دو لڑکے کاونٹر کے پاس کھڑے انہیں ہی دیکھ رہے تھے۔ عمل کی بگڑی حالت دیکھ کر وہ ان کی ٹیبل کے پاس آئے۔ ہیلو بیبز،،،کیسی ہو۔۔۔وہ عمل کے قریب آکر اسے اوپر سے نیچے گھورتے ہوئے بولے۔اروحی نے ان لڑکوں کو غصے سے دیکھا تھا۔ تم لوگوں نے اس کی ڈرنک میں کچھ ملایا ہے نہ۔۔۔۔اروحی چیخی۔۔

جس پر وہ دونوں لڑکے زور سے ہنسنے لگے۔ چلو۔۔۔ بیبیز۔۔۔ ڈانس کرو گی ہمارے ساتھ۔ ایک نے عمل کا ہاتھ پکڑا۔ عمل لڑکھڑا تی ہوئی ان کے ساتھ چل پڑی۔ اروحی عمل کو ان لوگوں سے چھڑانے کے لیے اُٹھی تھی۔ انھوں نے اروحی کو زور دار دھکا دیا وہ اوندھے زمین پر پڑی تھی۔ اروحی نے جلدی سے داور کو کال ملائی۔ وہ لڑکے کلب میں جب داخل ہوئے تو عمل کی خوبصورتی دیکھ کر دنگ رہ

گئے انہوں نے وئیٹر کو پیسے دے کر اس کی ڈرنک میں نشہ آور گولیاں ملائی تھیں۔

عمل ڈانس فلور پر ان لڑکوں کے ساتھ نشے میں ڈانس کر رہی تھی۔ ہے بیبیز،،،۔۔ یہ جیکٹ تمھاری خوبصورتی میں رکاوٹ بن رہی ہے۔ ،،،،۔اسے اتار دو،،،،، ورنہ ہم اتار دیتے ہیں،،، وہ لڑکے ہنستے ہوئے عمل کی جیکٹ اتارنے لگے۔

تم،،،تم،،،، میرے،،،، قریب،،،،مت آنا،،،، میں،،،،میں،،۔ خود اتاروں گی۔۔ عمل نشے میں بولی۔

عمل نے اپنی جیکٹ اتار کر دور پھینک دی تھی۔ عمل اب سلیو لیس ریڈ شارٹ جرسی شرٹ اور وائٹ جینز میں تھی اس کی خوبصورتی بے تحاشا نمایاں ہو نے لگی۔

وہ لڑکے حوس زدہ نظروں سے عمل کو دیکھ رہے تھے۔

ایک لڑکے نے عمل کو بازؤں سے پکڑ کر عمل کو گھمایا اور دوسرے نے عمل کی کمر میں ہاتھ ڈالا۔

،،،دیکھو،،، میرے،،، قریب،،، مت آنا،،، مجھے چھوؤ،،،چھوؤ مت ورنہ وہ ہے نا اہان،،،،،وہ،،، عمل سرگوشی میں ان لڑکوں سے بولی۔ اہان،،، تم لوگوں کو جان سے مار ڈالے گا۔ عمل ہنسی تھی---بلکہ وہ مجھے،،۔ اس حالت،،، میں تم لوگوں کے،،۔ ساتھ،،، دیکھے گا نہ تو مجھے بھی جان سے مار ڈالے گا۔ کتنا مزہ آئے ناں،،، اگر وہ مجھے ایسے دیکھے ڈانس کرتے ہوئے دیکھے،،،عمل گھومتے ہوئے ڈانس کرنے لگی۔ وہ لڑکے اور ارد گرد تمام لڑکے اب رُک کر صرف عمل کو دیکھ رہے تھے جو ڈانس کے سٹیپ جھومتے ہوئے لے رہی تھی۔ اور سب اسے حوس بھری نظروں سے اس کے جسم کو دیکھ رہے تھے۔

داور ایک دم آندھی طوفان بنا کلب میں داخل ہوا اور عمل کو دیکھ کر اس کا دماغ ہی گھوم گیا۔

داور کے لہو میں اُبال اٹھنے لگے۔ داور نے ان لڑکوں کے قریب جا کر ان سے عمل کو الگ کیا تھا۔۔ اروحی نے جلدی سے عمل کی جیکٹ عمل کے اُوپر ڈالی تھی۔

داور نے ان میں سے ایک لڑکے کو گریبان سے پکڑ کر اس کے منہ پر زور دار پنچ مارا تھا۔ وہ نشے کی حالت میں تھا۔ اس لئے داور کے ایک ہی وار میں وہ لڑکھڑاتا ہوا دور جا گرا۔۔داور نے اسے پھر سے اٹھایا اور گھسیٹتا ہوا کاونٹر تک لے گیا۔اور اسے کاونٹر کے شیلف پر لیٹا کر وہاں سے ایک شراب کی بوتل اٹھائی اور پوری اس کے منہ میں انڈیلی۔ داور نے پوری بوتل اس کے منہ کو لگائی ہوئی تھی۔ وہ بوتل اس کے منہ میں اس کے کپڑوں پر گر رہی تھی ۔اس لڑکے کا سانس بند ہو رہا تھا مگر داور نے اسے پوری بوتل پِلا کر ہی دم لیا۔ وہ لڑ کھڑاتا ہوا زمین پر گر چکا تھا۔ اب داور نے اس کے منہ پر اپنا بھاری بوٹ والا پاؤں رکھا اور جبڑا زور سے مسلا تھا۔ وہ کراہ کر رہ گیا۔ داور نے دو تین زور دار بوٹ اس کے منہ پر مارے تھے پھر داور غصے سے دوسرے لڑکے کی طرف بڑھا۔ داور نے ایک شراب کی بوتل توڑ کر گہرا کٹ اس کے ہاتھ پر لگایا تھا۔ جس نے عمل کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔تھا۔ وہاں پر موجود لڑکیاں اور کچھ لوگ چیخیں مارتے ہوئے باہر چلے گئے۔

اروحی نے آگے بڑھ کر داور کو روکا تھا۔

داور چلو یہاں سے--- عمل کی طبیعت ٹھیک نہیں۔ اس سے پہلے کے پولیس آ جائے۔

داور عمل کا سُن کر ایک دم سے ان کو چھوڑتا ہوا عمل کی طرف بڑھا جو مد ہوشی کے عالم میں ٹیبل پر سر رکھے بیٹھی تھی اور خود سے کچھ بڑ بڑا رہی تھی۔

داور نے عمل کو بازوؤں میں اٹھایا۔-اور اسے لیے باہر گاڑی میں آیا۔ عمل کو پچھلی سیٹ پر ڈالا اور گاڑی سٹاٹ کی۔ عمل کی طبیعت بلکل ٹھیک نہیں تھی وہ مسلسل نشے میں اُوٹ پٹانگ باتیں کر رہی تھی۔

داور تم عمل کو ایسی حالت میں گھر لے کر جاؤ گے۔ اروحی نے پچھلی سیٹ پر نظر دوڑاتے ہوئے پوچھا۔

نہیں آنٹی پریشان ہو جائیں گی۔داور نے جواب دیا ۔ داور میں عمل کو اپنے ساتھ لے جاتی مگر تم جانتے ہو میں اپارٹمنٹ دو لڑکیوں کے ساتھ شئیر کر رہی ہوں۔ وہ مسئلہ کریں گی۔

ہاں جانتا ہوں۔ داور نے لب بھینچ کر کہا۔

داور نے پاس ہی ایک ہوٹل میں دو روم لیے تھے ایک اپنے لیے اور دوسرا عمل کے لیے۔

داور عمل کو بیڈ پر لیٹا کر اس پر کمفرٹر اوڑھا کر مڑنے ہی لگا تھا کہ عمل کی آواز سنائی دی۔

------اہان---------- داور نے اس نام پر اپنے لب بھینچ کر دکھ اور کرب سے عمل کو دیکھا تھا۔ عمل نے داور کا ہاتھ پکڑا تھا۔ --۔ عمل میں داور ہوں----داور نے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے دکھ سے کہا--۔ جانتی ہوں---۔ تم داور ہو،،،۔ میرے دوست،،، یہ نرم اور گرم لمس تمھارا ہی ہو سکتا ہے۔ اہان کا لمس تو بہت شدت والا ہوتا تھا۔ وہ تو مجھے ایسے چھوتا تھا جیسے میں اس کا کھلونا ہوں۔ عمل کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے تھے۔

داور نے تکلیف سے اپنی آنکھیں میچیں تھیں۔ اس سے پہلے داور آگے بڑھتا عمل کے لفظوں نے داور کے پیروں تلے سے زمین کھینچ لی۔ داور کے دل کی دنیا تہہ بالا کر دی۔ داور نے بے یقینی سے عمل کو دیکھا تھا۔

تائی جان! بہت اچھا ڈنر بنایا ہے آپ نے اور یہ شامی کباب تو بہت مزے دار ہیں۔۔ داور ایک اور کباب ٹرے سے لیتا ہوا بولا۔ جس پر عمل نے اسے گھورا تھا۔ داور یہ چوتھا کباب تم لے رہے ہو۔ کچھ میرے لیے بھی چھوڑ دو۔ شرم کرو عمل،،،، تم کب سے میرے نوالے گن رہی ہو،،،

ہاں تو اور کیا کروں مجھ سے تب سے ایک کباب ختم نہیں ہوا۔ تم چار کباب، ایک پلیٹ بریانی اور ڈھیر سارا سلاد ٹھونس چکے ہو۔

کیا ہو گیا ہے عمل،، یہ کیا طریقہ ہے،،،۔ فریج میں اور بھی کباب ہیں اور ابھی تو ٹرے میں بھی پڑے ہیں۔ تم کیوں داور کے کھانے کو نظر لگا کے بیٹھی ہو۔ ویسے بھی یہ کھانا میں نے سپیشلی داور کے لیے بنایا ہے۔

داور بیٹا تم آرام سے جتنا مرضی کھاؤ بلکہ میں تمھارے لیے پیک بھی کر دوں گی تم جاتے ہوئے ساتھ لے جانا۔ مہناز بیگم عمل کو گھورتے ہوئے چیئر سے اُٹھی تھی اور کچن میں داور کے لیے کھانا پیک کرنے چل پڑی۔

عمل تو جل بھن گئی تھی۔ داور نے مسکراتے ہوئے عمل کی شکل دیکھی۔

ویسے عمل تم کہیں جل تو نہیں رہی کہ تائی جان تم سے زیادہ مجھ سے پیار کرتی ہیں۔

جی ہاں پہلے یہ سب کچھ پاپا کرتے تھے اور اب ماما کرتی ہیں انھیں تمھارے آگے کچھ نظر ہی نہیں آتا۔

عمل کہتے کہتے ایک دم خاموش ہوئی تھی۔ پھر ایک دم چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

داور ایک دم پریشان ہوا اور اپنی چیئر چھوڑ کر عمل کی طرف بڑھا۔ عمل کیا ہوا ہے یار؟ میں تو مذاق کر رہا تھا۔ کیوں ایسے رو رہی ہو۔

دیکھو تم سارے کباب کھا لینا بلکہ میں تائی جان کو منع کر دیتا ہوں کہ وہ میرے لیے کھانا پیک نہ کریں۔۔۔ داور جان بوجھ کر عمل کو چپ کروانے کے لیے ایسا بول رہا تھا۔ ورنہ وہ اچھی طرح سمجھ چکا تھا کہ وہ بڑے پاپا کی وجہ سے رو رہی ہے۔

داور! میں کتنی بد قسمت ہوں نا۔۔۔۔میں نے اپنے پاپا کا آخری دیدار بھی نہیں کیا اور وہ میرا غم لیے اس دنیا سے چلے گئے۔ مجھ سے زیادہ بد قسمت کون ہو گا بھلا۔ داور جب جب مجھے یاد آتا ہے کہ پاپا میرے لیے کتنا تڑپے ہوں گے۔ کتنا روئے ہوں گے۔ اور اُن کے آخری وقت میں میں ان کے ساتھ نہیں تھی۔ مجھے

کتنی تکلیف ہوتی ہے۔ میرے پہلو میں بہت درد ہوتا ہے۔ بہت اذیت ہوتی ہے۔

عمل داور کا ہاتھ پکڑے اس پر اپنا ماتھا ٹکائے سسک سسک کر رو پڑی۔

میں کبھی معاف نہیں کروں گی اہان ملک کو کبھی معاف نہیں کروں گی۔

عمل یہ لو پانی پیؤ۔ داور نے عمل کو گلاس تھمایا تھا۔ عمل نے تھوڑا سا پی کر رکھ دیا۔ داور عمل کی ساتھ والی چیئر پر بیٹھ گیا۔

کب تک عمل خود کو یوں تکلیف دو گی۔ نکل آؤ خود اذیئتی سے۔ جو ہونا تھا ہو گیا یقیناً بڑے پاپا اُس جہان میں میں بہت خوش ہوں گے۔ تم اس طرح رو کر ان کی روح کو تکلیف پہنچا رہی ہو۔

عمل میں آج تم سے بہت ضروری بات کرنے آیا ہوں۔ میں سب کچھ وائنڈ اَپ کر کے پاکستان جانا چاہتا ہوں۔ اس کے لیے میں نے ایک کمپنی سے کانٹیکٹ کیا ہے وہ ایک پراجیکٹ کر رہے ہیں میں نے اپنی کوٹیشن اور باقی ڈیٹیل بھیج دی

ہیں۔ اگر یہ ڈیل ہمیں مل جاتی ہے تو اس سے جو منافع ہو گا میں سب کچھ وائنڈ آپ کر کے پاکستان اپنے ملک جا کر اپنا بزنس سیٹ کرنا چاہتا ہوں۔

داور تم یہ کیا کہہ رہے ہو؟ عمل بے یقینی سے داور کو دیکھ رہی تھی

عمل تم بہت بہادر ہو۔۔ہم اہان ملک سے کیوں چھپیں جب ظلم اس نے کیا ہے تو اسے چھپنا چاہیے۔بلکہ تمام ظلم کا حساب دینا چاہیے۔ اور کب تک تم اس کے نام کا طوق اپنے گلے میں لٹکائے رکھو گی۔

میں چاہتا ہوں تم اس سے خلع لے لواور یہ پاکستان جائے بغیر ممکن نہیں۔ لیکن داور عمل ابھی بھی تذبزب کا شکار تھی۔

میں اس کی شکل دوبارہ نہیں دیکھنا چاہتی۔ عمل تم ادھر جا کر عدالت سے رجوع کرنا اور یقیناً عدالت سے تمھیں آسانی سے خلع مل جائے گی۔

لیکن داور تم اس کی حثیت کو جانتے ہو۔ اگر وہ نہ چاہے مجھے طلاق دینا تو عدالت بھی مجھے خلع نہیں دے سکتی۔ عمل کے ذہن پر ابھی بھی اہان ملک کا خوف

طاری تھا۔ عمل کچھ نہیں ہوتا تمھیں بہادر بننا ہو گا۔ یقینا اہان ملک کا اتنا ضمیر تو ہو گا وہ تمھیں اب پریشان نہیں کرے گا۔ اس کے سامنے ہانیہ کی سچائی آگئی تھی۔ اگر اس کا ضمیر زندہ ہوا تو وہ اس کے لیے پشیمان ہو گا اور تمھیں آسانی سے طلاق دے دے گا۔

داور کے سمجھانے پر عمل نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔

اہان بلو جینز وائٹ شرٹ کے ساتھ بلو کیجول کوٹ پہنے اسلام آباد کے ایک ہوٹل میں داخل ہوا۔ س کی سحر انگیز شخصیت اور بے نیاز و بے پرواہ شخصیت کو کتنے ہی لوگوں کو مڑ کر دیکھنے پر مجبور کر دیا۔

یہ زمین رُک جائے یہ آسمان رُک جائے

تیرا چہرہ جب نظر آئے۔

اہان اپنی جگہ پر سیٹل ہو گیا تھا۔

عمل۔۔۔۔۔۔ اہان نے بے یقینی سے سامنے دیکھا سامنے ہی ایک ٹیبل کے گرد عمل بیٹھی ہوئی نظر آئی۔ اہان نے دھڑکتے دل کے ساتھ اپنا رُخ پھیرا تھا۔ یہ عمل ہے یا میرا الوژن۔ اہان بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اضطرابی کیفیت میں خود سے بولا۔

نو، نو، ۔۔۔۔۔۔۔اہان کنسنٹریٹ یور ورک۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ پراجیکٹ تمھارے لیے بہت ضروری ہے۔ سب سے بڑھ کر پاپا کے لیے بہت ضروری ہے۔ یہ عمل نہیں ہے یہ اس کا الوژن ہے۔ وہ اپنے کنپٹیوں کو مسلنے لگا۔ اہان نے ایک بار پھر سے دوبارہ اسی جگہ دیکھا۔ اس لڑکی نے بلو جینز کے اوپر وائٹ جرسی ہائی نیک پہنا ہوا تھا۔ اپنے سٹریٹ سلکی بالوں کو کھلا چھوڑ رکھا تھا۔ اور گلے میں وائٹ ہی مفلر پہنا ہوا تھا۔

اہان نے دو تین دفعہ اپنی آنکھیں جھپکی تھیں۔ بلاشبہ وہ عمل ہی تھی۔ اہان ایک دم سے باہر کی جانب بڑھا اور گاڑی کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔

.وہ عمل نہیں ہے اہان،،،، وہ تمھارا الوژن ہے،،، کنسنٹریٹ یور ورک۔----

اہان کنٹرول یور سیلف۔۔

۔ اہان اب اپنی آئی برو کو مسلنے لگا تھا۔

اہان لمبا گہرا سانس لیتا دوبارہ سے ہوٹل کے اندر داخل ہوا۔ مینجر اہان کو دیکھتے ہوئے اس کی طرف بڑھا تھا۔ سر کلائنٹس آچکے ہیں آپ ہی کا ویٹ ہو رہا ہے۔

سنو وہ جو لڑکی سامنے بیٹھی ہے وہ تمھیں نظر آ رہی ہے جی سر۔۔۔ مینجر نے اسبات میں سر ہلایا۔۔اس کی آنکھیں نیلی ہیں۔

جی سر۔۔۔۔ مینجر اہان کی بات پر حیران ہوا تھا۔

میں نے پوچھا اس لڑکی کی آنکھیں نیلی ہیں۔ اب کی بار اہان نے سرد لہجے میں پوچھا۔ جی سر ان کی آنکھیں نیلی ہیں مینجر گڑبڑاتے ہوئے بولا۔ اہان کی آنکھوں

میں چمک آئی تھی اور دل ایسے دھڑک رہا تھا۔ جیسے ابھی پسلیاں توڑ کر باہر آ جائے گا۔ اہان نے ٹشو نکال کر ماتھے پر آیا پسینہ صاف کیا۔

مینجر حیران پریشان اپنے سر کی حرکتیں دیکھ رہا تھا۔

نام کیا ہے ان کا؟ اہان سرسراتی آواز میں بولا۔

عمل، ۔۔۔۔مس عمل سرفراز نام ہے ان کا۔ مینجر کے بتانے پر اہان ایک دفعہ پھر سے باہر چلا گیا۔ مینجر حق دق اہان کے پیچھے گیا تھا۔ سر بہت اہم میٹنگ ہے ان کے ساتھ۔ وہ لوگ اٹلی سے آئے ہیں آپ کہاں جا رہے ہیں؟

اہان اس کی بات سُنی اَن سُنی کرتا باہر کھلی فضا میں آ کر لمبے لمبے سانس لینے لگا۔

اہان خود کو کمپوز کرنے لگا۔

وہ اس کا الوژن نہیں ہے۔ وہ سچ میں اس کی عمل ہے۔ اہان کی آنکھیں بھیگی تھیں۔

اہان کی نگاہیں تشکر کے احساس سے آسمان کی طرف بلند ہوئیں۔ سوتے جاگتے دن رات ہر پل ہر گھڑی اس نے عمل کے الوژن کو دیکھا تھا۔ کتنا تڑپا تھا ہر رات رویا تھا اس کی حقیقت میں ایک جھلک دیکھنے کو۔ آج خدا نے اس کی سُن لی تھی۔ اسے حقیقت میں اس تک پہنچا دیا تھا۔ اہان نے مینجر کو اندر جانے کو کہا اور خود پر اور اپنی دھڑکنوں پر قابو پاتا اندر کی جانب بڑھا۔

اسلامُ علیکم !۔۔۔۔آئی ہوپ میں نے آپ کو زیادہ ویٹ نہیں کروایا۔

یہ آواز۔۔۔۔۔۔۔۔ عمل نے سر اُٹھا کر دیکھا سامنے کھڑے انسان کو دیکھ کر زمیں و آسمان اس کے سر پر گرے تھے۔ اس نے بے یقینی سے اپنے سامنے کھڑے اہان کو دیکھا تھا۔ داور بھی شاک کے عالم میں تھا۔ داور نے جلدی سے خود پر قابو پایا تھا۔اہان کے بڑھتے ہاتھ کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا۔

وعلیکم اسلام ! داور نے جواب دیا۔

اہان نے اپنا ہاتھ اب عمل کی طرف بڑھایا۔ جسے عمل نے ایک نظر دیکھ کر اپنی نظریں پھیر لیں۔ یہ منظر مینجر اور اس کے پی اے نے حیرانگی سے دیکھا۔

اہان اپنے ہاتھ کو دیکھتا ہوا اپنی چیئر پر بیٹھا اور گہری نظروں سے عمل کو دیکھا۔ عمل چیئر سے اُٹھنے ہی لگی تھی کہ داور نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا تھا۔ اہان نے یہ منظر جلتی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ اہان نے ایک دم سیدھے ہو کر پہلو بدلا تھا۔ جو بھی تھا۔ اہان ملک آج بھی عمل کو لے کر بہت پوزیسو تھا۔

سر اس فائل میں تمام ڈیٹیلز موجود ہیں۔ کچھ عرصہ سے ان کی کمپنی لاس میں جا رہی ہے۔ مگر انھوں نے کوٹیشن اچھی بھیجی تھی۔ ان لوگوں کے اِنسسٹ کرنے پر یہ میٹنگ رکھی ہے۔۔ آپ بات کر لیں اگر یہ ہمارا کنٹریکٹ پورا کر سکتے ہیں۔۔ تو ٹھیک ہے ورنہ اور بھی بہت سی کمپنیز ہیں۔

مجھے یہ ڈیل منظور ہے۔ اہان بنا فائل کی طرف دیکھے عمل کو نظروں کے حصار میں لیے بولا۔ مگر سر آپ ڈیٹیل تو دیکھ لیں۔ مینجر کے کہنے پر اہان نے گھور کر مینجر کو دیکھا۔ سوری سر۔۔۔۔ مینجر نے اپنی ٹائی ٹھیک کرتے ہوئے کہا۔

مگر مجھے یہ ڈیل منظور نہیں۔ عمل یہ کہتے ہوئے اپنی فائل اہان ملک سے چھینی تھی اور وہاں سے واک آوٹ کر گئی۔ داور ایک دم سے اس کے پیچھے گیا تھا۔

عمل میری بات سنو۔ تم یہ ڈیل سے منع نہیں کر سکتی۔ داور نے عمل کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا۔

عمل نے بے یقینی سے داور کو دیکھا تھا۔ داور یہ جو ہمارے سامنے بیٹھا ہے یہ اہان ملک ہے۔ ہیو یو لاسٹ یور آئیز؟ عمل داور پر چیخی۔

سب دکھائی دے رہا ہے عمل۔ مگر اس بار ہم گِو اَپ نہیں کریں گے۔ تمھیں اہان ملک کا مقابلہ کرنا ہو گا۔ تمھیں بتانا ہو گا اہان ملک کو کہ تم پہلے والی عمل نہیں ہو۔ تم بہت بہادر ہو تمھیں اپنے رائٹس کا پتہ ہے،،، اس بار تم اس کے آگے نہیں جھکو گی،،، اور یہ بات تم اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہو گی۔ بس بہت ہو گیا یہ چوہے بلی کا کھیل کھیلتے ہوئے۔

اہان دور سے بے چینی سے داور اور عمل کو دیکھ رہا تھا جو عمل کا ہاتھ پکڑ کر اسے کچھ سمجھا رہا تھا۔ اہان بے چینی سے پہلو بدلنے لگا۔

اہان نے ٹیبل سے پڑا کانٹا اُٹھا کر اپنے انگوٹھے پر کانٹے کی نوک کا دباؤ بڑھایا تھا۔ اہان کا دل جل کر کوئلہ ہو چکا تھا۔ وہ آج عمل پر یقین تو خود سے بھی زیادہ کرتا تھا۔ مگر عمل کو کسی اور کے ساتھ دیکھنا آج بھی اہان ملک کے لیے سوہان روح تھا۔

تمھیں کیا لگتا ہے میں اس سنگدل ظالم کی شکل دیکھوں گی دوبارہ۔ نو اینڈ نیور داور ۔ عمل اٹل لہجے میں بولی۔،،

عمل وہ ظالم ہے تو تم کیا ہو۔ تمھیں پتہ ہے ظالم کا ظلم سہنے والا بھی ظالم کہلاتا ہے۔ تم اسے چھوڑ کر واپس چلی آئی۔ اسے احساس تک نہیں دلایا۔ لیکن اب نہیں۔

اہان ملک کے ساتھ ہم ڈیل فائنل بھی کریں گے اور اپنے ظلم کا تم حساب بھی لو گی وہ بھی بمعہ سود۔

مجھے یقین نہیں آرہا داور،،، تم اپنی کمپنی کو بچانے کے لیے اہان ملک کا پرپوزل قبول کرو گے۔ عمل نے کہا تو داور نے دکھ بھری نظریں عمل پر گاڑھی تھیں۔۔ عمل نے گڑ بڑا کر نظریں پھیریں ۔ وہ غصے میں کیا کہہ گئی۔ یقینا وہ عظیم انسان کا دل دکھا گئی ہے۔

آئی ایم سوری داور! عمل نے جلدی سے کہا۔ کوئی بات نہیں عمل میں جانتا ہوں تم نے یہ دل سے نہیں کہا۔ تمھیں میں نہیں سمجھوں گا تو کون سمجھے گا۔ چلو اب میرے ساتھ چلو اور پورے اعتماد کے ساتھ اہان ملک کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرو۔ چلو میرے ساتھ داور عمل کا ہاتھ پکڑے ٹیبل کی طرف آیا تھا۔

اہان نے اپنے شرٹ کے آگے والے دو بٹن کھولے تھے۔ اسے اچانک سے اس سردی کے موسم میں پسینے چھوٹنے لگے تھے۔ دل میں بھانبھڑ سے جل رہے تھے ۔۔لہو دماغ میں ایک دم سے گردش کرنے لگا۔اپنی عمل کو یوں داور کے ساتھ دیکھ کر وہ خود پر کنٹرول کرتا بیٹھا رہا۔

ہمیں یہ کنٹریکٹ منظور ہے۔ داور نے مسکراتے ہوئے اہان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔

عمل اس دوران خاموش ہی بیٹھی رہی۔ اہان کو دیکھتے ہی اس کے زخم پھر سے تازہ ہو گئے تھے۔ وہ اہان کو ابھی بھی دیکھنے سے احتراز برترہی تھی۔

ٹھیک ہے مسٹر داور ریاض۔ ہماری کمپنی آپ کو سرمایہ بھی فراہم کرے گی تا کہ آپ کو کوئی پریشانی نہ ہو۔

داور عمل اور اہان نے کچھ امپورٹینٹ پیپرز پر سائن کئے تھے اور داور خدا حافظ کرتا عمل کو لیے وہاں سے نکل گیا۔

اہان کی نظروں نے دور تک عمل کا پیچھا کیا تھا۔

اہان کافی ریش ڈرائیونگ کرتے ہوئے اپنے اپارٹمنٹ پہنچا۔ آنکھوں کے آگے بار بار داور اور عمل کا ہاتھ پکڑنے کا منظر سامنے آرہا تھا۔ وہ گاڑی پورٹیکو میں کھڑی کرتے اندر داخل ہوا اور فریج کھول کر الکوحل ملی ڈرنک نکالی۔ اپنا کوٹ اٹھا کر زمین پر پھینکا۔

ڈاکٹر ز نے اہان کو سختی سے ڈرنکنگ اور سموکنگ کرنے سے منع کر رکھا تھا۔ جب دل کا درد حد سے تجاوز کر جاتا تو اہان کبھی کبھی ڈرنک کر لیتا۔ ابھی بھی اہان نے ڈرنک کھول کر منہ کو لگائی ہی تھی کہ اچانک سے اس نے وہ ڈرنک اُٹھا کر دور پھینک دی۔ بلکہ فریج سے تمام ڈرنک اُٹھا کر پھینک دیں اور زمین پر بیٹھ کر اونچا اونچا رونے لگا۔

آج کتنے سالوں بعد اہان نے عمل کو دیکھا تھا مگر اسے چھو بھی نہ سکا۔ اہان کا دل عمل کو چھونے کے لیے تڑپ رہا تھا۔

جب وہ پاس آئی تو صدیوں کی دوری کیوں محسوس ہو رہی تھی اہان کو۔ عمل کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت کا الاؤ دیکھا تھا اہان نے۔ وہ اس الاؤ میں جل کر راکھ ہو رہا تھا۔

اہان ایک دم اپنا سینہ مسلتا ہوا اُٹھا اور چھت کو دیکھنے لگا۔

کیوں کیوں۔ میرے رب آپ اسے میرے سامنے تو لے آئے،، مگر وہ مجھ سے پھر بھی دور کیوں ہے۔

اہان تڑپتے ہوئے رب سے شکوہ کرنے لگا۔ اہان نے ایک دم سے اندر کمرے کا رخ کیا۔ لباس تبدیل کر کے وضو کیا اور جائے نماز بچھا کر اپنے رب کے سامنے سر بسجود ہوا۔

اللہ سے روز رو کر اپنے گناہوں کی معافی مانگنے لگا۔ اللہ سے عمل اپنے لیے مانگنے لگا۔ کتنی ہی دیر تک اہان اپنے رب سے رازو نیاز کرتا رہا۔ وہ سجدے میں صرف عمل کا نام پکارتا رہا۔ اللہ سے عمل کی محبت مانگتا رہا۔ کافی دیر بعد اہان سجدے سے اُٹھا۔ وہ کافی حد تک پر سکون ہو چکا تھا۔

بستر پر جا کر اہان بے چینی سے کروٹیں بدلتا رہا۔ نیند اہان کو اب ویسے بھی کم آتی تھی اس دشمنِ جاں کی یاد اسے سونے ہی نہیں دیتی تھی۔

آہان صبح آفس میں داخل ہوا تو حسب توقع اس کا موڈ کافی حد تک خوشگوار تھا۔ آفس میں انے کے بعد اس نے سب سے پہلے اپنی سیکریٹری شانزے کو کمرے میں بلوایا۔

یَس سر۔ آپ نے مجھے بلوایا۔ شانزے دروازہ ناک کر کے اندر داخل ہوئی۔

آیئے آیئے مس شانزے بیٹھیں آپ! اہان نے مسکراتے ہوئے اسے بیٹھنے کو کہا۔

شانزے دھڑکتے دل کے ساتھ اہان کے سامنے وال چیئر پر بیٹھی۔ شانزے نے اس سے پہلے اسے کبھی اہان کو اتنے خوشگوار موڈ میں نہیں دیکھا تھا۔

شانزے اس ٹائم سلیولیس بلیک ٹاپ اور بلیک جینز میں ملبوس تھی۔ بال کرل کر کے کھلے چھوڑ رکھے تھے۔ لائٹ سے میک آپ میں کافی دلکش لگ رہی تھی۔

کیا لیں گی مس شانزے کافی یا چائے؟ اہان نے مسکرا کر پوچھا تو شانزے غش کھا کر گرنے والی ہو گئی۔

کافی سر،،،۔ شانزے نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ شانزے نے نظر اُٹھا کر دیکھا تو اہان وائٹ جینز پینٹ، وائٹ شرٹ اور وائٹ کوٹ میں ماتھے پر بکھرے سیاہ بالوں میں بے حد پر کشش لگ رہا تھا۔

شانزے کے دل نے بیٹ مِس کی۔ اہان کے عنابی لب دیکھ کر شانزے کے ہونٹوں کی پیاس بڑھی تھی۔

شاید اہان سر کے دل میں میری جگہ بن رہی ہے،،۔ اور بنتی بھی کیوں نہ،،۔ آخر میں اتنی خوبصورت ہوں۔ شانزے شرمگیں مسکراہٹ کے ساتھ سوچ رہی تھی کہ اہان کی آواز پر وہ چونکی۔

مِس شانزے آپ کو ایک فون کرنا ہے اس پر آپ نے ان کو بولنا ہے کہ آج ان کی میٹنگ مینجر کاشف کے ساتھ ہے کچھ امپورٹنٹ پیپرز سائن کرنے ہیں انھیں ضرور آنا ہے۔ میرے بارے میں انھیں بتانا ہے کہ میں مُلک سے باہر گیا ہوں بزنس کے سلسلے میں۔

اہان نے نمبر ملا کر لاوڈ سپیکر آن کر کے شانزے کو دیا۔ شانزے نے حیرانگی سے اہان کو دیکھتے ہوئے فون پکڑا تھا۔۔

بیل کی آواز پر اہان کا دل بہت زوروں سے دھڑکنے لگا۔

ہیلو،،، داور کی آواز لاوڈ سپیکر پر گونجی۔ اہان نے ایک دم سیدھے ہو کر چیئر پیچھے کو دھکیلی تھی اور آنکھیں زور سے بند کر کے غصے سے ہلکا سا ہاتھ ٹیبل پر مارا تھا۔ شِٹ یہ تو داور کا نمبر نکلا۔۔۔

سر آپ کی میٹنگ آج رات آٹھ بجے مسٹر کاشف کے ساتھ ہے۔شانزے نے داور کو میٹنگ کے بارے میں انفارم کیا۔

اہان نے جلدی سے ایک پیج پر کچھ لکھ کر شانزے کی طرف بڑھایا۔

شانزے نے وہ پیج پکڑا تھا وہ تحریر پڑھ کر شانزے کے ہاتھ کپکپائے تھے۔ لفظوں نے جیسے زبان کا ساتھ چھوڑ دیا۔

اہان نے شانزے کو خاموش دیکھ کر اس کے سامنے ٹیبل ہلکی سی بجائی تھی اور اسے اشارے سے بولنے کو کہا۔

سر مِس عمل کا بھی اس میٹنگ میں ہونا ضروری ہے۔ کچھ پیپرز پر ان کے بھی سائن چاہیں۔ شانزے نے ہوٹل کا نام جہاں میٹنگ ہونی تھی بتا کر فون بند کر دیا تھا۔ مگر دل و دماغ ایک ہی نام پر اٹک گیا تھا عمل۔

اہان نے اس دن بھی اس کے اتنے قریب آکر یہی نام پکارا تھا۔

شانزے نے ڈبڈبائی آنکھوں سے اہان کو دیکھا تھا جو کرسی سے ٹیک لگائے کسی غیر مرئی نقطے کو گھور رہا تھا۔ شاید عمل کے خیالوں میں گم تھا۔

شانزے کی آنکھوں سے باقاعدہ آنسو جاری ہو گئے تھے۔ شانزے جلدی سے اپنی ہچکیوں پر قابو پاتی ہوئی اُٹھ کر باہر نکل گئی۔

اہان عمل کے خیالوں میں اس قدر گم تھا کہ اسے شانزے کے جانے کا پتہ بھی نہیں چلا۔

داور اور عمل اسلام آباد کے ایک ہوٹل میں رہائش پذیر تھے۔ عمل میٹنگ میں جانے کے لیے تیار ہو کر داور کے روم میں دروازہ ناک کر کے داخل ہوئ تھی مگر اندر کا منظر دیکھ کر بے حد پریشان ہوئی تھی۔

بیڈ کے پاس ڈھیر سارے ٹشو بکھرے پڑے تھے داور بیڈ پر لیٹا بے تحاشا چھینک رہا تھا۔ عمل ایک دم پریشانی سے آگے بڑھی۔ داور کیا ہوا ہے تمھیں؟

عمل تمھیں پتہ تو ہے پاکستان کا موسم مجھے سوٹ نہیں کرتا۔ داور نے ابھی بات مکمل بھی نہیں کی تھی کہ اسے زور دار چھینک آئی تھی۔

عمل داور کی حالت دیکھ کر ایک دم ہنس پڑی۔

داور تم تو ایسے کہہ رہے ہو جیسے بچپن سے باہر رہتے آئے ہو یہیں سے گئے ہو اور یہ تو اسلام آباد ہے،،، لاہور کتنا پلوٹڈ ہے اگر وہاں ہوتے تو پتہ نہیں تمھارا کیا حال ہوتا۔ عمل داور کا مذاق اُڑاتے ہوئے بولی۔

داور نے گھور کر عمل کو دیکھا تھا۔ عمل تم میرا مذاق اُڑانے کے لیے آئی ہو۔

داور نے ایک اور چھینک لی تھی۔ آنکھوں سے پانی بے تحاشا بہہ رہا تھا اور ناک لال سرخ ہو رہا تھا۔

عمل نے داور کی طبیعت دیکھتے ہوئے انٹر کام اُٹھا کر داور کے لیے جوشاندہ آرڈر کیا تھا۔

داور تمھاری تو طبیعت ٹھیک نہیں اور ہماری میٹنگ ہے۔۔ ہم آل ریڈی لیٹ ہو چکے ہیں۔ کیوں نہ میٹنگ کینسل کر دی جائے۔

کوئی ضرورت نہیں میٹنگ کینسل کرنے کی۔

تم یہ میٹنگ اٹینڈ کرو گی۔ داور نے چھینکتے ہوئے کہا تھا۔

مگر داور۔۔۔۔۔۔ عمل کیا ہو گیا ہے میں تمھیں مضبوط دیکھنا چاہتا ہوں تم یہ میٹنگ میرے بغیر بھی اٹینڈ کر سکتی ہو اور ویسے بھی اس میٹنگ میں اہان ملک نہیں ہے وہ مُلک سے باہر ہے۔ اس کے مینجر کاشف کے ساتھ ہے یہ

میٹنگ۔ میں تمھارے لیے کیب بک کروا دیتا ہوں۔ تم تیاری پکڑو۔ داور نے کہتے ہی موبائل پکڑ کر کیب بک کروائی تھی۔ عمل نے گہری سانس بھر کر داور کو دیکھا۔

اہان بے چینی سے پچھلے ڈیڑھ گھنٹے سے عمل کا انتظار کر رہا تھا۔ آنکھیں عمل کو دیکھنے کے لیے بے قرار ہو رہی تھیں

اہان کے انگ انگ میں بے قراری اور اضطرابی جھلک رہی تھی۔ آنکھیں سامنے ہی ٹکی تھیں جیسے اس نے ذرا سی بھی آنکھیں جھپکیں تو وہ سے دیکھنے سے محروم رہ جائے گا۔

سامنے سے اسے وہ دشمنِ جان آتی ہوئی دکھائی دی۔ پِنک بیل باٹم پینٹ کے ساتھ بٹن والی شارٹ شرٹ اور اس کے اوپر لانگ پِنک ہی کوٹ پہنے،، وہ ہوٹل لابی میں داخل ہوئی تھی۔ بالوں کو بینڈ میں قید کیا ہوا تھا۔ وہ خراماں خراماں چلتی

ہوئی اہان کی ٹیبل تک آئی ۔ اس سے پہلے وہ اہان کو دیکھ کر واپس پلٹتی۔ اہان نے جلدی سے اُٹھ کر اس کی کلائی تھامی ۔ عمل نے گھور کر اہان کو دیکھا۔

یہ کیا بد تمیزی ہے مسٹر اہان ملک؟ آپ کی ہمت کیسے ہوئی مجھے چھونے کی؟ عمل دبی آواز میں غرائی۔

اہان نے اس کا خوبصورت دو آتشہ روپ اپنے دل میں اتارا تھا اور پھر مسکراتے ہوئے عمل کو دیکھنے لگا۔ پہلے سے کہیں زیادہ خوبصورت ہو گئی ہو۔ اہان دھیمے لہجے میں مسکراتے ہوئے بولا۔ عمل استہزائیہ مسکرائی تھی۔

کسی کی رفاقت نے میرے چہرے کا ہر رنگ چھین لیا تھا۔ اب وہ میری زندگی میں نہیں ہے تو میرے چہرے کی شادابی واپس لوٹ آئی ہے۔ عمل کی بات پر اہان کا جگمگاتا چہرہ پل میں بے انتہا تاریک ہوا تھا۔

اہان نے یکدم عمل کی کلائی چھوڑ کر اپنے لبوں کو بے دردی سے اپنے دانتوں سے کچلا تھا اور گہرا سانس لے کر عمل کو دیکھا۔

بیٹھو عمل! اہان نے لمبا سانس لے کر عمل کو بیٹھنے کو کہا۔

میری آج کی میٹنگ مسٹر کاشف کے ساتھ تھی تو میں ان سے ہی بات کروں گی۔ عمل سپاٹ لہجے میں بولی۔

اس کمپنی کا اونر میں ہوں۔ آج کی میٹنگ میرے ساتھ ہی ہو گی آپ کی۔

تشریف رکھیں اہان اب کی بار سنجیدہ لہجے میں بولا۔

عمل نے ایک نظر اہان کو لب بھینچ کر دیکھا تھااور پھر خاموشی سے چیئر کھینچتی ہوئی بیٹھ گئی۔

اہان نے گہری سانس ہوا کے سپرد کی تھی عمل کے بیٹھنے پر اطمینان کا سانس لیتا ہوا وہ اپنی چیئر پر بیٹھا۔

کیا لو گی عمل؟ اہان نے وئیٹر کو اشارہ کیا تھا۔

آپ نے جو پیپرز سائن کروانے ہیں وہ کروائیں تو میں جاؤں اور ویسے بھی میں ڈنر داور کے ساتھ کروں گی عمل تڑخ کر بولی۔

اہان کے ہاتھوں میں مینیو کارڈ لرزا تھا عمل نے بھی اس کے ہاتھوں کی لرزش واضح محسوس کی تھی۔

اہان عمل کی بات پر اندر تک سُلگ اُٹھا تھا۔ اہان نے وئیٹر کو خشک لہجے میں آرڈر لکھوایا اور سرخ آنکھوں سے عمل کو دیکھا تھا۔

عمل نے اس کی سرخ آنکھوں کو دیکھ کر اپنی نظریں گڑبڑاتے ہوئے پھیریں تھیں۔

اہان کافی دیر تک سرد نظروں سے عمل کو دیکھتا رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اہان نے خود پر قابو پایا تھا اور نرم نظروں کے حصار میں عمل کو لیا۔

عمل ایک دم سے چیئر سے اُٹھی تھی۔ اہان نے عمل کو اُٹھتے ہوئے دیکھا تو خود بھی اپنی چیئر سے اُٹھا۔ مِس عمل کیا ہوا ہے کہاں جا رہی ہیں؟ یہ کوئی

پروفیشنل بیہیویر نہیں ہے آپ کا۔ہم میٹنگ کے لیے آئے ہیں یہاں۔ آپ کہاں جا رہی ہیں؟ اہان عمل کو کھڑا ہوتا دیکھ کر ایک دم پریشان ہوا تھا۔ اس لیے اہان خالص پروفیشنل انداز میں بولا۔

جانتی ہوں مسٹر اہان ملک۔ آپ اپنا ڈنر کمپلیٹ کر لیں۔میں دوسری ٹیبل پر بیٹھ کر آپ کا ویٹ کرتی ہوں۔ عمل کاٹ دار لہجے میں کہتی ہوئی تھوڑی دور ایک ٹیبل کی طرف بڑھ گئی۔ اہان نے جھنجھلا کر اپنی بیئرڈ پر ہاتھ پھیرا تھا ار پھر خاموشی سے اپنی جگہ پر بیٹھ کر عمل کو دیکھنے لگا۔ جو دوسری ٹیبل پر اپنے موبائل میں مصروف ہو گئی تھی۔

عمل موبائل میں مصروف تھی کہ وئیٹر کے آنے پر چونکی جو اس کی ٹیبل پر کھانا لگا رہا تھا۔

میں نے کوئی کھانا آرڈر نہیں کیا۔ عمل نے وئیٹر سے کہا جو کھانا لگا کر بنا کوئی جواب دیئے چل پڑا۔

عمل نے اہان کو اپنی طرف آتا دیکھا جو مسکراتے ہوئے ڈھیٹوں کی طرح اس کے سامنے بیٹھ چکا تھا۔

جب میں نے آپ کو منع کیا تھا کہ مجھے ڈنر نہیں کرنا تو یہ کیا حرکت ہے آپ کی۔ عمل دانت پیستے ہوئے بولی۔

ایکچوئلی کیا ہے ناں کہ،،، مجھ سے اکیلے کھانا نہیں کھایا جاتا۔ اگر آپ میرا ساتھ دیں گی تو مجھے بہت اچھا لگے گا۔ اور آپ کو لگتا ہے کہ آپ کو اچھا محسوس کروانے کے لیے میں آپ کے ساتھ کھانا کھاؤں گی ۔ عمل نے اہان کی بات کاٹتے ہوئے تڑخ کر جواب دیا۔

دیکھیں مِس عمل،،،۔ خدا کے رزق کو سامنے رکھ کر اس کی یوں بے ادبی نہیں کرتے،،،۔پلیز کھانا شروع کریں۔ اہان نے سنجیدگی سے عمل کو کہا۔

اور آپ کب سے خدا کو ماننے لگے؟ عمل طنزیہ بولی۔

اہان کو عمل کا طنز آگ لگا گیا۔

چلو میں نہیں مانتا بقول تمہارے،،، اہان رُکا تھا۔ تم تو مانتی ہو ناں۔ تو پھر کھانا کھاؤ۔ اہان خود پر قابو پاتا ہوا سنجیدہ لہجے میں بولا۔

عمل نے کچھ پل اہان کو دیکھا تھا اور پھر اپنی پلیٹ میں تھوڑے سے فرائڈ رائس لے کر بیٹھ گئی اور چمچ سے تھوڑے تھوڑے کھانے لگی۔

اہان نے مسکراتے ہوئے اس کی پلیٹ میں فرائیڈ رائس کے ساتھ چکن منچورین ڈالا تھا اور ساتھ ہی عمل کی فیورٹ فنگر فرائیڈ فش بھی اس کی پلیٹ میں رکھی۔

عمل نے گھور کر اہان کو دیکھا تھا اگر مجھے ضرورت ہوئی تو میں خود لے لوں گی۔

اہان نے مسکراتے ہوئے عمل کی آنکھوں کو دیکھا۔

مانا کے تمہاری آنکھیں بہت خوبصورت ہیں جب جب تم ان آنکھوں سے مجھے دیکھتی ہو تو میرا دل ان نین کٹوروں میں ڈوب کر ابھرتا ہے اور جب ایسے گھور کر دیکھتی ہو تو سیدھا یہاں چوٹ لگتی ہے اہان نے اپنے دل پر ہاتھ رکھتے آنکھ ونک کر کہا تو عمل کے سر پر لگی تو پیروں پر بجھی۔

مسٹر اہان اپنی چیپ باتیں اپنے پاس رکھیں ابھی تو آپ بڑا پروفیشنل بیہویر اپنا رہے تھے اور اب یہ تھرڈ کلاس ڈائیلاگ بول کر میرا اور اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں.. آپ نے جو بھی پیپر ورک سائن کروانا ہے تو کروائیں ورنہ میں چلتی ہوں۔ عمل نے ایک ایک لفظ چپا کر کہا تھا۔

اہان نے دھواں دھار چہرے کے ساتھ عمل کو دیکھا تھا اور پاس پڑی فائل اُٹھا کر عمل کو دی تھی۔

عمل نے غصے سے فائل پکڑی،،، اور پین؟ عمل نے اہان کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔ اہان نے اسے پین تھمایا تھا۔

عمل نے غصے سے تمام پیپرز پر سائن کر کے اہان کو تھمائے اور غصے سے پیر پٹختی وہاں سے چلی گئی۔

اہان نے جلدی سے والٹ کھول کر ٹیبل پر پیسے رکھتے ہوئے باہر کی جانب بھاگا تھا۔

اہان لپکتا ہوا عمل کے پیچھے گیا عمل میری بات سنو -- عمل سرفراز نام ہے میرا--- عمل سرفراز نام سے پکاریں مجھے--- عمل نے غصے سے اہان کو دیکھتے ہوے کہا.. خیر تمہارا نام اب یہ تو نہیں---پھر بھی تمھے میرا اس نام سے پکارنا پسند نہیں تو جو تم کہو اسی سے پکاروں گا میری جان،،،اہان نے مسکراتے ہوے کہا---اپ تو مجھے اور بھی بہت سے ناموں سے پکارتے تھے--شاید اپ کو بھول چکا ہے میں آپ کو یاد دلاتی ہوں

ذلیل عورت،بے وفا،فاحشہ،اور پتا نہیں کیا کیا-- عمل نے انگلیوں پر نام گنوائے تھے --اہان کو یہ لفظ کنپٹی پر گولیوں کی طرح لگے--اہان نے آنکھیں بند کر کے ان لفظوں کا زہر اپنے اندر اتارا تھا--اہان کو اپنی روح بھی زخمی محسوس ہی تھی-- عمل غصے سے اگے بڑھ گیئ تھی ---

عمل باہر ایک جانب کیب کا انتظار کر رہی تھی۔ ہلکی ہلکی بارش کی پھوار پڑ رہی تھی۔ سردی کی شدت میں بے پناہ اضافہ ہو رہا تھا۔ رات کے گیارہ بج رہے تھے۔ عمل کا فون رنگ ہوا تھا عمل ایک طرف شیڈ کے نیچے کھڑی تھی۔

ہیلو عمل! کہاں ہو ابھی تک آئی نہیں، داور نقاہت ذدہ عالم میں بولا۔

داور میں بس آ رہی ہوں۔ میں نے کیب بک کروائی ہے۔

عمل مجھے اپنی لائیو لوکیشن سینڈ کرو۔ مجھے تمھاری بہت فکر ہو رہی ہے۔ داور کی آواز میں عمل کے لیے بہت پریشانی جھلک رہی تھی۔

عمل مسکرائی تھی۔ داور میں تمھیں اپنی لوکیشن سینڈ کرتی ہوں تم فکر نہ کرو میری کیب آتی ہی ہو گی۔ عمل نے داور کو تسلی دیتے ہوئے فون بند کیا ہی تھا کہ اہان کی گاڑی اس کے پاس آکر رُکی۔ بیٹھو عمل۔ اہان نے گاڑی میں بیٹھے ہی فرنٹ سیٹ کا دروازہ عمل کے لیے کھولا۔ میں تمھیں ڈراپ کر دیتا ہوں۔

عمل نے اہان کو دیکھتے ہی منہ پھیر لیا تھا۔

اہان گاڑی سے اتر کر عمل کے پاس جا کر کھڑا ہوا۔ بارش ایک دم سے تیز ہوئی تھی۔

عمل بارش بہت تیز ہو رہی ہے کیب اتنی جلدی نہیں آئے گی۔ پلیز رات بہت ہو رہی ہے گاڑی میں بیٹھو میں ڈراپ کر دیتا ہوں۔

مسٹر اہان ملک آپ کو ایک بات سمجھ کیوں نہیں آتی مجھے آپ کی مدد کی ضرورت نہیں۔ عمل نے غصے سے رخ پھیرتے ہوئے کہا اور اپنا موبائل دیکھا تھا۔ جہاں سگنل ڈراپ ہو گئے تھے۔ عمل نے پریشانی کے عالم میں موبائل کو دیکھا۔

عمل گاڑی میں بیٹھو تمھیں لگتا ہے میں تمھیں ایسے یہاں اکیلے چھوڑ کر جاؤں گا تو یہ تمھاری غلط فہمی ہے۔ اس لیے چپ کر کے گاڑی میں بیٹھو مجھے زبردستی کرنے پر مجبور مت کرو۔ اہان نے اب کی بار عمل کو سنجیدگی سے کہا۔

آپ سے اسی سب کچھ کی اُمید ہے آپ زبردستی کرنے کے علاوہ کر بھی کیا سکتے ہیں۔ عمل کاٹ دار لہجے میں بولی۔ اہان ملک چند لمحے اسے دیکھتا رہا اور پھر

اس کی کلائی پکڑ کر اسے گاڑی میں دھکیلا تھا۔ اور خود جلدی سے ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھول کر گاڑی میں بیٹھا۔

اس سے پہلے عمل گاڑی سے نکلتی اہان نے دروازہ لاک کیا تھا۔ کھولو لاک،،، جنگلی انسان،،، مجھے تمہارے ساتھ کہیں نہیں جانا۔ عمل حلق کے بل چیخی۔

اہان اطمینان سے گاڑی ڈرائیو کرتا رہا۔

عمل کافی دیر تک گاڑی کے لاک سے زور آزمائی کر تی رہی۔ پھر تھک ہار کر جھنجھلاتی ہوئی خاموشی سے بیٹھ گئی ۔ عمل کے بالوں سے بینڈ اتر چکا تھا۔ بال چہرے پر بکھر چکے تھے،،، جنھیں وہ جھنجھلاتی ہوئی بار بار غصے سے چہرے سے ہٹا رہی تھی۔ اہان کو بے اختیار عمل کے ساتھ ہوئی پہلی ملاقات یاد آئی،،، جب وہ بار بار اپنے چہرے پر آتے بالوں کو ہٹا رہی تھی۔ اس دن بھی اہان کا دل بے قرار ہوا تھا۔ عمل کے بالوں کو چھونے کو،،،اور آج بھی اہان کا دل بے قرار ہوا تھا عمل کے چہرے پر بکھری لٹوں کو چھونے کو۔

اہان نے ہاتھ بڑھا کر عمل کے چہرے پر لٹ کو چھونا چاہا تو عمل بدک کر گاڑی کے دروازے کے ساتھ لگ گئی۔ عمل نے سراسمیہ نظروں سے اہان کو دیکھا تھا۔

اہان کو محسوس ہوا عمل جیسے اس سے ڈر گئی ہو۔

اہان پر گھڑوں پانی پڑا تھا۔ جو وہ اس کے ساتھ سلوک کر چکا تھا۔ یقیناً عمل کے دل میں آج بھی اہان کو لے کر ڈر تھا۔

ڈر کیوں رہی ہو عمل،،، میں تمھارے لیے بلکل بے ضرر ہوں۔ میں خود کو نقصان پہنچا سکتا ہوں مگر تمھیں نہیں اہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ٹھیک کہا تم نے اہان۔ تم واقعی میں میرے لیے بے ضرر ہو۔ عمل کے چہرے پر پھیکی مسکراہٹ آئی تھی۔

لفظوں کی مار کتنی تکلیف دیتی ہے اس کا اندازہ مجھے آج ہوا ہے۔ اہان دکھ سے مسکرایا۔

چلو شکر ہے تمھیں بھی اندازہ ہوا۔ جلدی نہیں ہو گیا۔ عمل نے ایک اور طنز کیا۔ نہیں احساس تو بہت پہلے ہو گیا تھا۔ لیکن محسوس آج کیا ہے۔ جب خود تمھارے لفظوں کی مار سے مر رہا ہوں،،،۔ اہان کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے۔

گاڑی ایک جھٹکے سے رکی تھی۔ آگے آندھی و طوفان کی وجہ سے بہت سے درختوں کی شاخیں اکھڑ کر زمین پر گری ہوئیں تھیں۔ تقریبا راستہ بلکل بند تھا۔

اہان پریشان ہوا تھا۔ عمل نے بھی پریشانی کے عالم میں دیکھا۔

اہان نے گاڑی بیک کی تھی۔

عمل تمھارے ہوٹل جانے کا راستہ بند ہے۔ یہاں پاس ہی میرا اپارٹمنٹ ہے آج وہاں رُک جاؤ۔ عمل نے اہان کو یوں دیکھا جیسے وہ اپنے حواسوں میں نہیں ہے۔

مسٹر اہان آپ کا دماغ خراب ہو گیا ہے آپ نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میں آپ کے ساتھ آپ کے گھر جاؤں گی۔

مجھے یہیں پر اتار دیں۔ عمل نے ایک بار پھر لاک کھولنے کی کوشش کی۔

عمل بارش بہت تیز ہو رہی ہے اور میرا گھر پاس ہی ہے کوئی آپشن نہیں ہے ہمارے پاس۔

اہان نے گاڑی اپنے اپارٹمنٹ کی طرف موڑی تھی۔

اہان میں کہتی ہوں گاڑی روکو۔ عمل چلاتے ہوئے بولی۔

اہان مسکرایا تھا۔ عمل کتنے عرصے بعد اپنا نام بہت اچھا لگا ہے۔ تمھارے منہ سے اہان سننا مجھے ہمیشہ سے ہی بہت اچھا لگتا ہے۔

اہان کی مسکراہٹ عمل کو سر تاپا سلگا گئی۔

میں کہہ رہی ہوں،،، مسٹر اہان ملک،،، آپ نے گاڑی نہ روکی تو میں----

تو میں کیا؟ اہان اس کی بات اچکتا ہوا بولا۔

میں----- میں آپ کی جان لے لولوں گی۔ عمل غصے سے دانت پیستے ہوئے بولی۔

ہائے------- اہان مسکرایا،،، یہ جان تو ویسے ہی میری جان کی ہے۔ یوں بپھری شیرنی بنی پہلے ہی آدھی سے زیادہ جان تو میری نکال چکی ہو،،، اہان نے اس کا غصے سے تمتماتا ہوا سرخ چہرہ نظر بھر کر دیکھا تھا۔

باقی آدھی قسم لے لو تمھارے پاس آنے سے ہی نکل جائے گی،،، اہان نے اس ،،،کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔ عمل نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑانا چاہا مگر بے سود اہان کی گرفت بہت مضبوط تھی۔

مسٹر اہان ملک----- میرا ہاتھ چھوڑیں--- عمل کا غصہ سوا نیزے پر پہنچ چکا تھا۔

وہ اپنی حرکتوں سے اور باتوں سے اسے اچھا خاصہ زِچ کر چکا تھا۔

عمل کا موبائل بجا تھا۔ داور کا نمبر دیکھتے ہی عمل نے فون پک کیا ہی تھا کہ اہان نے اس سے موبائل چھین کر کال ڈسکنکٹ کر دی اور موبائل سامنے ڈیش بورڈ پر رکھ دیا۔

یہ کیا بد تمیزی ہے؟ عمل غصے سے چیخی۔ فون دو مجھے۔ داور میرے لیے پریشان ہو رہا ہو گا۔

اہان نے جھٹکے سے گاڑی روکی تھی۔ وہ کون ہوتا ہے تمھارے لیے پریشان ہونے والا؟ جب کہ تم اپنے شوہر کے ساتھ ہو۔ اہان ملک غصے سے عمل پر جھکتے ہوئے بولا۔ عمل پیچھے ہو کر دروازے کے ساتھ جا لگی تھی،،، اب پھٹی پھٹی آنکھوں سے اہان کو دیکھ رہی تھی جو چہرے پر کرختگی لیے اسے دیکھ رہا تھا۔

اہان نے ایک دم خود کو نارمل کیا۔

اب خاموش ہو کر بیٹھو،،، آواز نہ آئے تمھاری،،، ورنہ رات میرے ساتھ میری قربت میں گاڑی میں گزارنی پڑے گی۔ اب تمھاری آواز نکلی تو پوری رات ان

خوبصورت گلابی ہونٹوں پر اپنا تسلط جمائے رکھوں گا قسم کھاتا ہوں تمھیں سانس لینے کا موقع بھی نہیں دوں گا۔ اہان اس کے چہرے کے بے حد قریب ہو کر اس کے ہونٹوں کو فوکس کرتا ہوا بولا۔۔۔۔اہان کی گرم بھاپ چھوڑتی سانسوں سے عمل کو اپنا چہرہ جھلستا ہوا محسوس ہوا۔

اہان عمل سے دور ہوتا ہوا دوبارہ سے ڈرائیو کرنے لگا۔ عمل بلکل خاموش دروازے کے ساتھ چپکی سامنے ونڈو سکرین سے باہر دیکھ رہی تھی۔،،،ہلکا ہلکا بدن لرز رہا تھا۔ وہ اہان کی دھمکی سے کافی ڈر گئی تھی۔

اہان نے مسکراتے ہوئے اپنی دشمنِ جان کو دیکھا۔ جو سانس روکے بیٹھی تھی۔
اُف جانم،،، میری قربت کا اتنا خوف کہ تم نے اپنا سانس ہی روک لیا۔

اہان نے مسکراتے ہوئے عمل کو ایک بار پھر چھیڑا۔

عمل نے اس بار اس کی بات کا جواب نہیں دیا تھا۔

اہان مسکراہٹ دبائے ڈرائیو کرنے لگا۔

گاڑی عالی شان گھر کے آگے آ کر رکی تھی۔

اہان کی گاڑی دیکھ کر چوکیدار نے دروازہ کھولا۔

گاڑی اندر کار پورٹیکو میں داخل ہوئی۔ سفید سنگ مرمر فرش پر نصب تھا،،۔ عمل اتنے خوبصورت گھر کو حیرانگی سے دیکھ رہی تھی،،۔۔ کیونکہ یہ بلکل ویسا ہی تھا جیسا اس نے نکاح کے بعد اہان سے اپنی پسند کا ذکر کیا تھا۔ یہ ویسا ہی نقشہ تھا،،۔جو عمل نے خود ڈیزائن کیا تھا۔ اہان نے مسکراتے ہوئے عمل کے حیران چہرے کو دیکھا۔ اہان نے نکاح کے بعد یہ گھر عمل کے لیے بنوایا تھا۔ یہ گھر بھی اہان نے عمل کے نام کیا تھا،،، اہان اپنی سہاگ رات کو عمل کو یہ منہ کھائی کے طور پر دینا چاہتا تھا۔ عمل کو اسلام آباد بہت پسند تھا،،، اس لیے آہان نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ شادی کے بعد اسلام آباد شفٹ ہو جائے گا،،،مگر یہ سب اہان نے سر پرائز رکھا تھا،،، مگر افسوس اہان اور عمل کی زندگی میں وہ سب کچھ ہو گیا جو نہ اہان نے سوچا تھااور نہ عمل نے۔۔۔۔۔۔

اہان نے گاڑی سے اتر کر عمل کی سائیڈ کا دروازہ کھولا۔ عمل گاڑی میں ویسے ہی بیٹھی رہی۔ ،،، عمل اترو،،،۔ اہان نے نرمی سے پکارا۔ مجھے نہیں اترنا،،،میں یہیں پر ٹھیک ہوں عمل ضدی انداز میں بولی۔

عمل ضد مت کرو،،، آس پاس ملازم ہیں چوکیدار ہے۔۔کیا کہے گیں؟ اہان نے عمل کو تحمل سے سمجھانا چاہا۔

عمل غصے سے گاڑی سے اتری،،، مگر کھلے آسمان کے نیچے جا کر کھڑی ہو گئی۔ اہان نے لب بھینچ کر عمل کو دیکھا۔

بارش ابھی بھی ہو رہی تھی۔ سردی میں بے انتہا شدت آچکی تھی۔ عمل کانپتی ٹھٹھرتی بارش میں کھڑی تھی۔

اہان نے گاڑی کی پچھلی سیٹ سے چھاتا لیا اور کھول کر عمل کے اوپر کیا۔ عمل نے غصے سے وہ چھتری اُٹھا کر دور پھینک دی۔ اہان نے گہری سانس بھرتے دوبارہ سے چھتری اُٹھائی اور اس چھتری کو عمل کے اوپر کیا۔

اہان خود بارش میں بھیگ رہا تھا مگر وہ چھتری عمل کے اوپر تھام رکھی تھی۔

عمل اندر چلو باہر بہت سردی ہے۔ بیمار پڑ جاؤ گی۔

میں بیمار پڑوں یا مر جاؤں آپ کو اس سے کیا؟

ایسی ہی ایک سردی کی رات میں آپ نے مجھے بارش کے نیچے کھڑا کیا تھا۔ عمل کی آواز بھیگی تھی۔

عمل کی بات اسے کافی مضطرب اور بے کل کر گیئ تھی۔۔ اہان نے عمل کی بات پر اپنا ماتھا مسلہ تھا۔ اور اپنی کنپٹیوں کو دبایا تھا۔۔اپنے بالوں کو اپنی مٹھی میں جکڑا تھا۔۔ ۔وہ کیسے اسے بتاتا؟وہ برسوں پچھتاوے کی آگ میں جلا ہے۔۔ایک پل سکون میں نہیں رہا۔۔اہان نے بڑی مشکل سے خود پر قابو پایا تھا۔۔ تھوڑی دیر رک کر لب بھینچ کر عمل کو دیکھا۔۔

اور پھر اہان،،، عمل کا ہاتھ پکڑ کر اسے کھینچتا ہوا اندر لے جانے لگا۔اہان مجھے چھوڑو،،، میں تمھارے ساتھ اندر نہیں جاؤں گی۔

عمل چیختے ہوئے بولی۔

اہان رکا تھا،، عمل خاموشی سے چلو تماشہ مت کرو ورنہ میں تمھیں اُٹھا کر لے جاؤں گا۔ چلو اب میرے ساتھ۔ اہان اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچتا ہوا اندر لاؤنج میں لایا۔

عمل نے لاؤنج میں آ کر اپنا ہاتھ ایک جھٹکے سے چھڑایا اور غصے سے ایک طرف صوفے پر بیٹھ گئی۔ اہان نے جلدی سے ہیٹر آن کیا،، اہان نے محسوس کیا عمل کے کپڑے بھیگ چکے تھے اور عمل ٹھٹھر رہی تھی۔ اہان تیزی سے اندر گیا اور ایک آرام دہ ٹی شرٹ اور ٹراوزر عمل کے لایا۔

عم تم بیمار پڑ جاؤ گی۔ تمھارے کپڑے اچھے خاصے بھیگ چکے ہیں۔ چینج کر لو۔

عمل نے اہان کے ہاتھ میں کپڑے دیکھ کر اپنا منہ پھیر لیا۔

مسٹر اہان،،، میں یہاں پر صرف آج کی رات رکنے کے لیے آئی ہوں۔ مجھے آپ کی کوئی بھی چیز نہیں چاہیے،،۔ اور آپ کے یہ کپڑے تو بلکل بھی نہیں۔

عمل یہ کپڑے میرے بے شک ہیں مگر میں نے انھیں ابھی تک پہنا نہیں۔یہ بلکل نیئے ہیں،،انھیں پہن لو۔ورنہ تم بیمار پڑ جاؤ گی سردی بہت ہے۔

اہان نے بہت آرام سے عمل سے کہا اور ویسے بھی مجھ سے لڑنے کے لیے تمھارا صحت مند ہونا بہت ضروری ہے۔ ورنہ مجھ سے لڑو گی کیسے؟ اہان نے شرارتی نگاہوں سے عمل کو دیکھا۔۔۔ عمل نے گھور کر اہان کو دیکھا تھا۔ اور غصے سے اہان سے کپڑے چھینے ۔ عمل کو واقعی میں بہت سردی لگ رہی تھی۔۔۔ عمل سامنے روم ہے تم وہاں پر جا کر چینج کر سکتی ہو۔

اگر روم میں نہیں جانا تو پھر یہیں پر چینج کر لو،،، اگر یہیں پر کرو گی تو مجھے بہت اچھا لگے گا،،،اہان بے باک لہجے میں عمل کو اوپر سے نیچے گھورتے ہوئے بولا،،، عمل نے اس بات پر اہان کو کھا جانے والی نظروں سے گھورا تھا۔

چیپ، بے شرم، بیہودہ انسان ۔ عمل نے بڑبڑاتے ہوئے کمرے کا رُخ کیا تھا۔

اِٹس مائی پلیئر! اہان عمل کی بڑبڑاہٹ سن کر اونچی آواز میں بولا۔

عمل نے اہان کی بات پر زور دار آواز میں دروازہ بند کیا تھا۔

اہان نے مسکراتے ہوئے بند دروازے کو دیکھا۔

یہ کپڑے کسی انسان کے ہیں یا جن کے ؟۔ عمل نے آئینے میں خود کو دیکھا۔ اہان کی ٹی شرٹ میں اس کا نازک سراپا بلکل چھپ گیا تھا۔ ٹراوزر کو اس نے نیچے سے فولڈ کیا ہوا تھا اور ٹراوزر کی اِلاسٹک ڈوری کو اس نے زور سے باندھ کر بڑی مشکل سے خود پر ٹکایا ہوا تھا۔

عمل اپنے گیلے بال ٹاول سے خشک کر کے باہر لاؤنج میں آئی۔

اہان ابھی تک گیلے کپڑوں میں ہی بیٹھا ہوا تھا۔ اہان کو لگ رہا تھا کہ جیسے وہ اندر جائے گا تو عمل اسے چھوڑ کر چلے جائے گی۔ اہان کو بھی اب گیلے کپڑوں میں سردی لگنے لگ گئی تھی۔۔ اہان نے اپنا کوٹ اُٹھا کر صوفے پر پھیلایا ہی تھا کہ عمل کو دیکھ کر اہان مسمرائز ہو کر رہ گیا۔

بلیک ٹی شرٹ بلیک ہی ٹراوزر پہنے گیلے بالوں میں بے انتہا خوبصورت لگ رہی تھی۔ ہاف بازو ٹی شرٹ میں عمل کی سفید رنگت کندن کی طرح دھمک رہی تھی۔ گلابی ہونٹ ابھی تک کپکپا رہے تھے۔

عمل کو دیکھ کر اہان کے اندر بہت سے جذبات انگڑائی لے کر بیدار ہوئے۔ جوانی کے پر زور تقاضے اہان کے اندر سر اُٹھانے لگے۔ جسے وہ سب سے زیادہ محبت کرتا تھا۔۔دیوانوں کی طرع جسے چاہتا تھا،،جس کی قربت کو وہ ہر رات ترسا تھا۔۔ وہ شعلہ جوالہ بنی اس کے سامنے کھڑی تھی۔ خدا نے اِسے صرف اِسی کے لیے بنایا تھا،،۔ اس کی بیوی اس کی ملکیت ہونے کے احساس سے اہان ٹرانس کی کیفیت میں عمل کی طرف بڑھا۔

عمل اہان کی طرف سے رُخ پھیر کر آتش دان کے سامنے جا کھڑی ہوئی تھی۔

اہان نے ایک جھٹکے سے اسے اس کی کمر سے تھام کر اسے اپنے سامنے کیا اور اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرتا ہوا دیوانہ وار چومنے لگا۔ اہان دیوانوں کی طرح اس کی آنکھوں، اس کے گالوں، اس کے ماتھے پر اپنا لمس

چھوڑنے لگا۔ اہان یکدم عمل کے ہونٹوں پر جھکا تھا اور عمل کی سانسیں روک دیں۔ عمل جو اہان کے اس طرح قریب آنے پر شاک میں تھی۔ عمل ایک دم ہوش میں آئی۔ عمل نے اہان کے سینے پر ڈھیر سارے مکے برسائے۔ اہان نے اس کی کلائیاں اس کی کمر پر لے جا کر لاک کیں اور عمل کے بالوں کو اپنی مٹھی میں لے کر اس کے ہونٹوں پر پھر سے جھکا۔ سالوں کی اپنی پیاس مٹانے لگا۔ عمل بری طرح جھٹپٹاتے ہوے اسے خود سے دور کرنے لگی۔۔اسے پیچھے ہٹانے لگی،،، مگر اہان نے سے چھوڑا نہیں عمل کی آنکھون سے آنسو رواں ہو گئے۔ اہان نے اس کے آنسو محسوس کیے تو ایک جھٹکے سے اسے چھوڑتا ہوا پیچھے ہوا،،، عمل گہرے گہرے سانس لینے لگی۔

تم ایک انتہائی سفاک، جنگلی اور بیہودہ انسان ہو آج بھی بلکل ویسے ہی ہو۔ کوئی فرق نہیں آیا تم میں۔ کل بھی تم ایسے ہی مجھ پر اپنی مردانگی جتاتے تھے ایسے ہی ہر رات میرے ساتھ زبردستی کرتے تھے اور آج بھی تم نے میرے ساتھ۔۔۔۔۔ باقی کی بات عمل کے آنسوؤں میں دب کر رہ گئی۔

عمل چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر سسکنے لگی۔

اہان تڑپ کر آگے بڑھا۔ مت قریب آؤ میرے۔ عمل نے ہاتھ کے اشارے سے اہان کو روکا۔ قریب مت آنا میرے،،،۔ تمھارا لمس جیسے برسوں پہلے مجھے زہریلے ناگ کی طرح لگتا تھا آج بھی مجھے ویسے ہی لگا ہے کہ مجھے اپنے ہی وجود سے گھن محسوس ہو رہی ہے۔۔ عمل پھٹ پڑی۔

عمل کی باتیں اہان کو آگ ہی لگا گئیں۔

کیا زبردستی کی ہے ؟ میں نے تمھارے ساتھ ہاں۔۔۔ بیوی ہو میری، حق رکھتا ہوں تم پر،،، اہان تڑخ کر بولا۔

یہ جو تم دھونس جماتے ہو اپنے شوہر ہونے کی۔ یہ جو غرور ہے کہ تم میرے شوہر ہو اور تمھیں حق حاصل ہے میرے ساتھ کچھ بھی کرنے کا،،، تو نہیں رہو گے،،۔ تم میرے شوہر،،،میں تم سے خلع لوں گی۔ سنا تم نے،،، میں تم سے خلع لوں گی۔ عمل حلق کے بل چیخی۔

عمل اپنی باتوں سے اہان کو سرتاپا سلگا گئی،،،۔ اہان خلع والی بات پر تڑپ اُٹھا اور نہ چاہتے ہوئے بھی غصے سے عمل کی طرف بڑھ کر اپنی سخت گرفت میں عمل کی کلائی لی۔کیا کہا تم نے؟ مجھ سے خلع لو گی،،، مِس عمل اہان،،، ایک بات کان کھول کر سن لو میں تمیں طلاق دے دوں یہ ہو نہیں سکتا اور تم مجھ سے خلع لو یہ میں ہونے نہیں دوں گا۔

عمل نے اہان کی سخت گرفت پر سسکی لی تھی۔ اہان نے عمل کی سسکی پر ایک دم سے اس کی کلائی چھوڑی اور مضطرب سا اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا۔ عمل سسکیوں سے رو رہی تھی۔

آئی ایم سوری عمل! میں تمھیں ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اہان پشیمانی سے بولا۔ مگر تم مجھے ہرٹ کر چکے ہو ہر بار کی طرح۔ عمل چیخ کر بولی۔

اور کیا کہا تم نے؟ تم مجھے خلع نہیں لینے دو گے۔ جس طرح تمھیں لگتا ہے کہ ہر حق صرف تمھیں ہی حاصل ہے اس طرح میرے رب نے مجھے بھی بہت سے حقوق دیلے ہیں۔۔ ان میں سے ایک حق دیا ہے خلع کا۔ اگر عورت ناپسندیدہ مرد

کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تو اللہ نے اسے خلع کا حق دیا ہے،،، اور وہ حق تم مجھ سے چھین نہیں سکتے۔۔ مسٹر اہان ملک۔۔۔

عمل نے سپاٹ لہجے میں کہا تو اہان کا دل کٹ کر رہ گیا عمل کی باتوں سے۔

اتنی نفرت تھی عمل کے دل میں۔ اہان نے تڑپ کر اپنے دل پر ہاتھ رکھا تھا۔

اگر خدا نے تمھیں یہ حق دیا ہے تو خدا نے معاف کرنے کا حکم بھی دیا ہے۔ پلیز عمل،،، مجھے معاف کر دو۔ میں تم سے اپنے ہر ظلم کی معافی مانگتا ہوں پلیز۔ اہان ہاتھ جوڑے سر جھکائے عمل کے سامنے کھڑا تھا۔ ہاں اہان جیسا مرد جسے اپنے آپ پر غرور تھا مگر آج وہ ایک عورت کے سامنے سر جھکائے کھڑا تھا۔ اپنا سارا غرور اپنا سارا طنطنہ بھلائے سر جھکائے پشیمان سا کھڑا تھا۔۔

،،،نہیں اہان ملک،،،میں تمھیں معاف نہیں کر سکتی،،۔ کبھی نہیں کروں گی کس کس بات کا حساب دو گے؟ میرا باپ میرے لیے تڑپتے ہوئے مر گیا۔ میں وہ بد نصیب بیٹی ہوں جس نے اپنے باپ کا آخری دیدار بھی نہیں کیا۔ صرف

تمھاری وجہ سے،،،روز میرے کردار پر انگلی اٹھاتے تھے-- روز میرے جسم پر اپنی وحشی بربریت دکھاتے تھے-میرے بدن کو جانوروں کی طرح نوچتے کھسوٹتے تھے-- میری اہانت کرتے تھے،،،میری تذلیل کرتے تھے،،،میری محبت میں کسی دوسرے کو شریک کیا۔ کس کس بات کی معافی مانگوگے؟اہان ملک--- عمل غصے سے چیختے ہوئے بولی۔

پلیز عمل مجھے معاف کر دو۔ عمل تم جو کہو گی میں وہ کروں گا۔ ساری عمر تمھارے سامنے ایسے ہی کھڑا رہوں گا۔ بے شک مجھے معاف نہ کرو مگر مجھے جدائی کی وعید مت سناؤ۔ اہان تڑپتے ہوئے عمل کی طرف بڑھا۔

عمل دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔ رُک جاؤ اہان ملک،،،میرے قریب مت آنا میں تم پر ،اب اعتبار نہیں کر سکتی کیونکہ تم میرا بھروسہ، اعتبار توڑ چکے ہو۔ یہ وعدے قسمیں پہلے بھی تم ایک دفعہ مجھ سے کر چکے ہو۔ اب نہیں عمل اٹل لہجے میں بولی۔

عمل اتنی ظالم مت بنو۔ معافی مانگنے سے تو خدا بھی معاف کر دیتا ہے۔ پہاڑ جتنے گناہ بھی لے کر خدا کے سامنے جاؤ ایک ندامت کا آنسو ایک پشیمانی کے سجدے سے اللہ اسے معاف کر دیتا ہے۔

کیونکہ وہ خدا ہے،،۔مگر میرے اندر خدا جتنا ظرف نہیں۔ میں ایک انسان ہوں،،،اور میرے اندر انسان ہی جتنا ظرف ہے۔۔ عمل اہان کی بات کاٹتے ہوئے بولی۔

اہان لب بھینچ کر کچھ پل عمل کو دیکھتا رہا اور پھر آگے بڑھ کر عمل کی کلائی کو پھر سے اپنی سخت گرفت میں لیا۔

تو پھر سن لو میری ایک بات تم،،،ساری زندگی میرے نام سے اپنا پیچھا نہیں چھڑا سکتی۔ وہ بس ایک ہی صورت میں ممکن ہے کہ میری جان اپنے ہاتھوں سے لے لو،،، خلع لینا چاہتی ہو مجھ سے،،۔ تو اپنا شوق پورا کر کے دیکھ لو،،، یہاں کی کچہریاں میں اپنی جیب میں لیے پھرتا ہوں۔۔۔ ساری عمر سر پٹختی رہو گی عدالت کی دہلیز پرمگر مجھ سے خلع نہیں لے سکو گی ۔۔ تم سے دستبردار میں مر کر بھی

نہیں ہو سکتا کجا کہ اپنی زندگی میں ہو جاؤں۔ آئندہ کے بعد یہ واہیات لفظ میرے سامنے مت لینا۔ اہان عمل کی کلائی ایک جھٹکے سے چھوڑتا ہوا باہر نکل گیا۔

عمل چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔

اہان عمل کو چھوڑ کر غصے سے باہر آیا۔ باہر لان میں اہان کافی دیکر تک ٹہلتا رہا۔ دل کا درد تھا کہ چین نہیں لینے دے رہا تھا۔ شدید درد کی لہر اہان کے دل میں اُٹھتی اور پورے وجود میں پھیل جاتی۔ اہان قطرہ قطرہ مر رہا تھا۔ برسوں پہلے جس آگ میں وہ عمل کو جھلسانا چاہتا تھا آج اس آگ میں خود جھلس رہا تھا۔ ہاں وہی تو زمہ دار تھا اس دل کے درد کا۔ اس تنہائی کا۔ سالوں کے ہجر کا۔ اہان نے ٹھنڈی سانس بھری تھی اس سانس میں ہزاروں صدیوں کی تشنگی تھی۔

خلع کا لفظ کسی چابک کی طرح لگا تھا اہان کو۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔۔ عمل میں تمھیں کبھی نہیں چھوڑ سکتا کبھی نہیں۔ میں تمھارے وجود پر کسی اور کی چھاپ برداشت نہیں کر سکتا۔

تم صرف میری ہو،،، عمل صرف میری،،، اہان مضطرب سا لان میں چکر لگاتا باہر طویل ترین کوریڈور میں آیا۔

چوکیدار اہان ملک کو اتنی سردی میں دیکھ کر حیران رہ گیا۔ بارش تھم چکی تھی،،۔ مگر ہوا کے تھپیھڑے اور شدید ہو چکے تھے۔ وہ خود اس وقت گرم کوٹ پہنے اونی ٹوپی پہنے گیٹ سے ملحقہ چھوٹے سے کمرے میں ہیٹر آن کیے بیٹھا تھا۔

پچھلے دو سالون سے وہ اہان کے ساتھ تھا اور دو سالوں میں اس نے سردی کی شدید قہر برساتی راتوں میں اہان کو اکثر ٹہلتے ہوئے دیکھا تھا،،،اس نے ترحم آمیز نگاہوں سے اہان کو دیکھا،،،پتہ نہیں کیا غم کھائے جا رہا ہے اہان صاحب کو۔۔اللہ ان کو سکون عطا کرے۔۔رحیم کاکا دعا دیتے ہوئے اٹھ کر اہان کے

پاس آئے۔۔۔۔اہان اپنے تمام ملازموں کے ساتھ بہت مہربان تھا وہ ان کے بنا کچھ کہے ان کی امداد کرتا تھا۔۔ان سے بہت اچھا سلوک کرتا تھا۔۔ تمام ملازم بھی اہان سے بہت محبت کرتے تھے۔۔

صاحب آج سردی بہت ہے اندر چلے جائیں،،۔ بیمار پڑ جائیں گے،،،رحیم کاکا اہان کے پاس آ کر بولے۔

اس جسم کو اب کچھ محسوس نہیں ہوتا،،اس جسم میں جو درد ہر وقت پنپتا ہے وہ محسوس ہی نہیں کرنے دیتا کسی اور تکلیف کو،،،اہان خود سے بڑ بڑایا۔

جی! رحیم کاکا اہان کی بڑ بڑاہٹ سن نہ سکا تھا۔ کچھ نہیں رحیم کاکا آپ جائیں ،،،میں ابھی چلا جاتا ہوں اندر

جی صاحب! رحیم کاکا یہ کہہ کر جانے ہی لگے تھے کہ اہان نے پکارا ،،،،، رحیم ،،،کاکا

جی صاحب! رحیم کاکا پلٹے۔

وہ آپ کے پاس سگریٹ ہے۔ اہان نے اس سے پہلے کبھی سموکنگ نہیں کی تھی۔۔ مگر آج عمل کی باتوں نے اس کا دل چیر کر رکھ دیا تھا جیسے۔

رحیم کاکا متعجب نظروں سے اہان کو دیکھتے ہوئے اہان کو اس کی مطلوبہ چیز ہاتھوں میں تھما کر چلے گئے۔

اہان ہاتھوں میں سگریٹ دبائے دوبارہ سے لان میں آیا،،۔اور وہاں پر چیئر پر بیٹھ کر سگریٹ منہ کو لگائے لمبے لمبے کش لینے لگا،، شاید اس طرح اس کے دل کا درد کم ہو جاتا مگر وہ جانتا تھا یہ تو صرف خود کو بہلانے کا ایک طریقہ ہے،،،ورنہ یہ درد تو صرف عمل کی قربت، عمل کی محبت ہی دور کر سکتی تھی۔ اہان کو پورا وجود شعلوں کی لپیٹ میں تھا صرف عمل کی محبت کی پھوار ہی ان شعلوں کو ختم کر سکتی تھی۔

عمل رات کو صوفے پر ہی بیٹھے بیٹھے کب سو گئی اسے پتہ ہی نہ چلا۔ صبح کی روشنی کی پہلی کرن کھڑکیوں سے جھانکتی اندر آئی تھی۔ عمل ہڑ بڑا کر اٹھی اور جلدی سے ٹائم دیکھا۔ جہاں صبح کے سات بج رہے تھے عمل نے جلدی سے اپنے کپڑے پہنے جو آب سوکھ چکے تھے،،، کوٹ پہنا اورہاتھوں کو آپس میں رگڑ تے باہر آئی تھی وہ جلد از جلد اس گھر سے دور جانا چاہتی تھی۔ عمل باہر آئی ہی تھی کہ لان میں ایک چیئر پر اہان بیٹھا نظر آیا جو کرسی کے ساتھ ٹیک لگائے سو رہا تھا۔ عمل نے حیرانگی سے اسے دیکھا جو بنا کسی گرم کپڑے کے سو رہا تھا،،، عمل نے اسے دیکھ کر جرجھری لی تھی۔ وہ چلتی ہوئی اس کے قریب آئی وہ کرسی پر سکڑا سو رہا تھا۔ ماتھے پر بکھرے بال، ہونٹوں کو سختی سے ایک دوسرے میں پیوست کیے ہوئے تھا۔ سوتے ہوئے وہ بہت معصوم لگ رہا تھا بلکل ایک معصوم بچے کی طرح۔۔

آج بھی تمہاری شخصیت ویسے ہی ہے وہی ان بان والے شخص لگتے ،،،ہو،،،وہی شاندار پرسنیلٹی،،، جولگلے بندے کو پل میں تمہارا اسیر کر دیتی ہے

وہی چہرے پر معصومیت، وہی نرمی کا تاثر جس سے تم میرا دل تسخیر کر چکے تھے،،، چپکے سے میرے دل کی سر زمین میں داخل ہوئے،،، عمل استہزائیہ ،،، مسکرائی تھی اور اسی طرح چپکے سے ہی میرے دل سے اُتر گئے اہان ملک جس طرح کے تم نظر آتے ہو تم بلکل ویسے نہیں ہو۔ تم ایک ڈبل فیس انسان ہو۔اندر سے اور باہر سے اور،،، میں تم سے نفرت کرتی ہوں،،، اہان ملک نفرت،،، عمل غصے سے منہ پھیرتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔

اہان ملک ہڑ بڑا کر اٹھا تھا اسے اپنے پاس عمل کی موجودگی کا احساس ہوا تھا۔

اہان جلدی سے اندر کی طرف بڑھا مگر وہ اسے لاؤنج میں کہیں نظر نہ آئی۔ اہان نے جلدی سے کمرے کی طرف بڑھا،،، وہاں پر عمل کے اتارے ہوئے کپڑے نظر آئے جو عمل نے رات کو پہنے تھے۔ اہان نے واش روم اور ہر جگہ عمل کو دیکھا مگر وہ کہیں نظر نہ آئی۔ اہان جلدی سے باہر گیٹ کی طرف گیا۔ گیٹ کا دروازہ کھلا دیکھ کر اہان باہر سڑک پر آیا مگر عمل کہیں نہیں دکھائی دی۔ اہان نے لمبا گہرا سانس لیا تھا۔ یعنی کہ وہ جا چکی ہے،،،اہان شکست خوردہ قدم لیے

اندر داخل ہوا،،۔ گیٹ بند کرتا اپنے کمرے میں آیا اور عمل کے اتارے ہوئے کپڑوں کو کافی دیر تک سینے سے لگا کر بیٹھا رہا اور پھر بہت احتیاط سے ان کپڑوں کو اپنی الماری میں رکھ دیا۔

عمل جب ہوٹل میں آئی تو داور کو نیچے ہوٹل لابی ایریا میں بے چینی سے ٹہلتے پایا۔

عمل کو دیکھ کر داور بے قراری سے آگے بڑھا۔

عمل تم کہاں تھی رات بھر؟ تم ٹھیک تو ہو داور پریشانی کے عالم میں ایک ہی سانس میں بولا۔ تو عمل مسکرا کر رہ گئی۔

داور میں ٹھیک ہوں،،، مگر تم یہاں پر کیا کر رہے ہو۔ تمھاری طبیعت ٹھیک نہیں،،، تمھیں کمرے میں ہونا چاہیے تھا۔ عمل مسکراتے ہوئے دھیمے لہجے میں بولی۔

عمل میں نے رات جاگ کر گزاری ہے۔۔۔ پوری رات میں نے کانٹوں پر گزاری ہے۔ ساری رات تمھیں فون کرتا رہا مگر تمھارا فون نان ریچ ایبل آ رہا تھا۔۔

کہاں تھی یار تم؟ میں کتنا پریشان ہو گیا تھا۔ داور میں بلکل ٹھیک ہوں۔ بارش کی وجہ سے راستے بند تھے تو مجھے اُدھر ہی رکنا پڑا۔ عمل نے داور سے اہان والی بات چھپائی تھی وہ پہلے ہی اتنا پریشان تھا وہ اسے بتا کر مزید پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔ مگر عمل تم مجھے لینڈ لائن سے ہی فون کر لیتی،،، داور نے شکوہ کیا۔

داور لینڈ لائن بھی نہیں مل رہا تھا۔ میں بہت تھک گئی ہوں اب میں آرام کرنا چاہتی ہوں عمل تھکے تھکے لہجے میں بولی۔ وہ واقعی میں بہت تھک گئی تھی۔۔ کل رات اہان کے گھر میں ہر گھڑی اس نے بہت بے سکونی سے گزاری تھی۔ عمل کہتے ہوئے اپنے روم کی طرف بڑھ گئی۔ داور کی نظروں نے دور تک عمل کا پیچھا کیا تھا۔ وہ عمل کے ہر رنگ سے واقف تھا۔ کچھ تو ایسا ہے،،جو عمل اس سے چھپا رہی ہے۔ داور چینی سے سوچتا ہوا اپنے روم میں چلا گیا۔

عمل کیا ہوا ہے؟ کچھ تو بتاؤ،،، داور اور عمل اس وقت ہوٹل کے ڈائننگ ایریا میں بیٹھے ہوئے تھے۔ دوپہر کا وقت تھا سردی کی وجہ سے ہوٹل میں رش کافی کم تھا۔ زیادہ تر ٹیبل خالی تھے۔ عمل اور داور ایک الگ تھلگ اور پُر سکون ٹیبل کے گرد بیٹھے ہوئے تھے۔۔ سامنے لگے بڑے بڑے گلاس والز جہاں سے دور بلندی پر سر سبز پہاڑ نظر آ رہے تھے۔ ہلکی ہلکی بارش پھر شروع ہو چکی تھی ایک عجیب پر فسوں اور اداس منظر پیش کر رہی تھی۔

مجھے کچھ نہیں ہوا،،،مگر مجھے یہ ڈیل،،۔ اہان ملک کے ساتھ نہیں کرنی۔۔۔ مجھے اس سے کوئی بدلہ نہیں لینا۔ مجھے یہاں سے جانا ہے بس،،، مجھے اٹلی واپس جانا ہے۔

داور عمل کی بات پر یکدم سیدھا ہوا تھا۔ عمل کیا ہوا ہے؟ کل تک تم بلکل ٹھیک تھی آج اچانک کیا ہو گیا ہے۔ کل کی میٹنگ میں کوئی بات ہوئ ہے کیا؟داور پریشان ہوا۔۔ کچھ نہیں ہوا ہے،،، تمھیں سمجھ کیوں نہیں آتی ایک

بات،،، داور،، مجھے اہان ملک کے ساتھ کام نہیں کرنا اور نا ہی مجھے اس کوئی بدلہ لینا ہے ---- عمل جھنجھلاتی ہوئی بولی۔

لیکن عمل؟ لیکن عمل کیا داور،،، اس نے تمھیں گولی ماری تھی۔ پورے اڑتالیس گھنٹے بعد تم ہوش میں آئے تھے۔

کیا ہوا تھا؟؟ ہاں بتاؤ۔ تمھارا بیان پولیس والوں نے ریکارڈ کیا،،، ہماری ایف آئی آر پولیس والوں نے درج کی؟ اہان ملک کا نام سنتے ہی ان لوگوں کو ٹھنڈے پسینے آنے لگے تھے۔ کتنا با اثر ہے وہ،،، اور ہم لوگ تو چیونٹیوں جیسے ہیں اس کے سامنے،،،جسے جب چاہے وہ مَسل کر رکھ دے۔ یقیناً اہان ملک نے تب بھی پولیس والوں کو پیسے دے دلا کر وہ کیس رفع دفع کر دیا ہو گا۔

وہ مجھے طلاق نہیں دے گا داور۔ عمل کی آنکھوں میں آنسو پانی کی صورت میں اکھٹے ہونے لگے۔ عمل نے بے دردی سے اپنی آنکھیں مسلیں۔

تمھیں اہان نے کچھ کہا ہے ناں، داور نے عمل کی طرف دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا۔

عمل نے گہرا سانس لیا۔

ہاں کل رات کی میٹنگ اہان ملک کے ساتھ تھی۔۔ واپسی پر بارش اور سگنل نہ ہونے کی وجہ سے اہان ملک مجھے ڈراپ کرنے آ رہا تھا کہ راستہ بند ہونے کی وجہ سے مجھے اس کے گھر رکنا پڑا۔۔۔ میں نے اس سے خلع مانگی تھی اس نے صاف انکار کر دیا۔ داور نے سختی سے اپنی مٹھیاں بھینچی تھیں۔

عمل اس نے تمھیں پھر سے ہرٹ تو نہیں کیا۔ عمل نے نظریں چرائیں تھیں۔

عمل سچ بتاؤ اس نے تمھیں کوئی نقصان تو نہیں پہنچایا۔ ہرٹ تو نہیں کیا۔ داور مضطرب ہوا تھا۔

نہیں داور اس نے مجھے ہرٹ نہیں کیا مگر وہ بلکل پہلے والا اہان ملک ہے،،،وہ مجھ سے معافی مانگ رہا تھا لیکن میں جانتی ہوں،،وہ ڈبل فیس انسان ہے،،، تم نہیں جانتے داور جب وہ میری زندگی میں آیا تھا میں اس کے لیے جیسے کانچ کی گڑیا تھی۔وہ مجھے چھوتے ہوے بھی ڈرتا تھا۔۔کہیں میں ٹوٹ ہی نا جاؤں۔۔

کتنے وعدے کتنی قسمیں کھائیں تھیں ۔۔کیا ہوا؟ عمل کی آواز بھیگی تھی ہر وعدہ ہر قسم اس نے اپنے ہی پیروں تلے روند دیا۔۔پاپا بیٹے سے بڑھ کر درجہ دیتے تھے۔۔اہان کو۔۔

پاپا کتنے روئے ہوں گیں تڑپے ہوں گے میرے لیئے۔۔

مگر آہان ملک کو رحم نہ آیا۔۔وہ مجھ سے معافی مانگ رہا تھا۔۔ جھوٹا ہے وہ،،،پھر سے ایک جھوٹا وعدہ۔۔اس نے میرے وجود کو ہی نہیں میری روح کو بھی زخمی

کیا ہے۔ اس کے لئے میں اسے کبھی معاف نہیں کروں گی،،، کبھی نہیں۔۔ عمل ایک دم سے جیسے ٹوٹ کر بکھری تھی۔۔ عمل کا ایک ایک لفظ داور کے دل کو چیر رہا تھا۔۔وہ اپنے آپ کو اس سب کا قصور وار سمجھ رہا تھا ۔۔ کاش وہ عمل کو چھوڑ کر نا جاتا تو آج شاید یہ سب کچھ نہ ہوتا۔۔داور وہ مجھے ڈائیورس نہیں دے گا۔۔ وہ ساری زندگی مجھے اپنے نام پر بیٹھائے رکھے گا۔ عمل کی بات پر داور چونکا تھا۔۔

عمل ایسا کچھ نہیں ہو گا۔ وہ تمھیں بہت جلد طلاق دے گا،،، کیا تمھیں مجھ پر یقین ہے؟ داور نے عمل کو دیکھتے ہوئے اپنائیت سے کہا۔ خود سے بھی زیادہ یقین ہے تم پر۔ عمل آنکھوں میں آنسوؤں کی چادر لیے دھیمے لہجے میں بولی۔

ٹھیک ہے ،،،، جیسا تم کہو گی ویسا ہی ہو گا،،۔ہم اٹلی جائیں گے ،،۔مگر اہان ملک سے ڈائیورس پیپر سائن کروا کر۔ داور حتمی لہجے میں کہتا ہوا کچھ سوچنے لگا۔

اہان اپنی سیکرٹری شانزے کے ساتھ ہوٹل میں داخل ہی ہوا تھا کہ اہان کا موبائل رِنگ ہوا۔ نمبر دیکھ کر اہان کا موڈ بے انتہا خراب ہوا تھا۔

ہیلو! اہان سرد آواز میں بولا۔

ٹھیک ہے آ رہا ہوں۔ اہان سپاٹ انداز میں کہتا فون بند کر چکا تھا۔ اور اپنے قدم ہوٹل کے باہر کی جانب بڑھائے۔

شانزے حیران ہوئی۔ سر کہاں جا رہے ہیں آپ؟ اہان بنا کچھ بولے تیز تیز قدموں سے باہر کی جانب بڑھ رہا تھا۔ وہ اتنی تیزی سے قدم اُٹھا رہا تھا کہ شانزے کو بھاگ کر اس کے ہمقدم ہونا پڑا۔

سر کلائنٹ ناراض ہو جائے گا آپ جانتے ہیں کتنی مشکل سے ہم نے میٹنگ کے لیے ان سے ٹائم لیا ہے۔

اہان ایک دم رُکا،،، میرے لیے جو امپورٹینٹ ہے میں وہیں پر جا رہا ہوں۔ اہان نے سنجیدگی سے کہا مگر سر یہ ڈیل ہمیں نہ ملی تو کروڑوں کا نقصان ہو جائے گا۔ شانزے اہان کا سرد اور سپاٹ چہرہ دیکھ کر آہستگی سے بولی۔

واٹ ایور،،، مِس شانزے،،، مجھے اس سے فرق نہیں پڑتا۔ آپ نے چلنا ہے تو میرے ساتھ چلیں،،، ورنہ آپ یہاں پر رک سکتی ہیں۔۔۔اہان سنجیدگی سے کہتا وہاں سے واک آؤٹ کر گیا۔ شانزے نے گھور کر اہان کی پشت کو دیکھا تھا اور پھر بھاگتے ہوئے اہان کے پیچھے گئی تھی۔

شانزے حیرانگی سے اہان ملک کو دیکھ رہی تھی جو بے انتہا سنجیدہ اور سرخ چہرہ لیے ڈرائیونگ کر رہا تھا۔

یہ اہان سر کو کیا ہوا ہے؟ ابھی کچھ دیر پہلے تو بلکل ٹھیک تھے۔ یہ میٹنگ کتنی امپورٹینٹ تھی اہان سر کے لیے۔ کس کا فون ہو سکتا ہے؟ شانزے لب کاٹتی ہوئی سوچ رہی تھی۔

گاڑی ایک ہوٹل کے سامنے رکی۔ اہان ملک گاڑی کو لاک کرتا ہوا اندر داخل ہوا۔

اہان ملک گرے سٹرپ شرٹ، گرے جینز پہنے ہوئے تھا اور گرے ہی کوٹ پہنے ہوے تھا۔ اہان نے ہوٹل میں داخل ہوتے ہی کوٹ اتار کر اپنے بازو پر ڈالا تھا۔ اس سردی کے موسم میں بھی اہان ملک کے وجود سے شعلے نکل رہے تھے۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے داور کا فون آیا تھا جس میں اس نے اسے عمل کے متعلق بات کرنے کے لیے بلایا تھا۔۔۔ اہان ملک کو تو آگ ہی لگ گئی تھی اس کی بیوی کے متعلق داور نے اس سے ہی بات کرنی تھی۔۔۔ دل میں بھانبھڑ جل اٹھے تھے۔۔اہان کا جی اس ٹائم پوری دنیا کو آگ لگانے کو کر رہا تھا۔۔

شانزے رُک کر متعجب نظروں سے اہان کو دیکھا۔ سر ہوٹل کافی گرم ہے مگر سردی پھر بھی ہے آپ کوٹ پہن لیں۔۔۔ شانزے کی بات پر اہان ملک نے گھور کر شانزے کو دیکھا۔۔ شانزے نے گڑ بڑاتے ہوئے نظریں چرائیں تھیں۔

یکدم اہان رکا تھا اور رک کر آپنی آئی برو ایک ہاتھ کی انگلیوں سے مسلی تھی اور بالوں میں اضطرابی انداز میں ہاتھ پھیرا۔اہان ملک ایک دم بہت بے چین ہوا تھا۔۔ شانزے نے اہان کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔

سامنے ہی ایک خوبصورت سی لڑکی ایک انتہائی ہینڈ سم لڑکے کے ساتھ ایک ٹیبل کے گرد بیٹھی ہوئی تھی۔

اہان غصے سے آگے بڑھا،،۔ جہاں عمل اور داور بیٹھے ہوئے تھے ۔۔اہان نے عمل کو اپنی سخت نظروں کے حصار میں لیئے اس کے سامنے چیئر کھینچتے ہوئے بیٹھ گیا۔ شانزے بھی اہان کے ساتھ والی چیئر پر براجمان ہوئی۔

اہان نے داور کو بلکل نظر انداز کیا ہوا تھا اور عمل کو اپنی سخت سپاٹ قہر برساتی نظروں سے گھور رہا تھا۔۔

عمل اس وقت ڈارک بلو لانگ فراک اور چوڑی دار پاجامے میں ملبوس تھی دوپٹہ اس نے مفلر سٹائل میں لیا ہوا تھا۔ کندھے پر ایک طرف آف وائٹ چھوٹی سی

گرم شال ڈال رکھی تھی بالوں کو اونچی پونی کو صورت میں باندھا ہوا تھا۔۔ ہاتھوں کو سینے پر باندھے وہ سنجیدہ چہرہ لیے سامنے دیکھ رہی تھی۔ اہان ملک کو اس نے ایک نظر بھی نہیں دیکھا تھا۔ یہ بات تو اہان ملک کو اور آگ لگا گئی تھی۔

شانزے نے گھبرا کر ایک نظر اہان ملک کو دیکھا۔ جو سرد نظروں سے سامنے بیٹھی لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔ کوئی بھی ایک دوسرے سے بات نہیں کر رہا تھا۔ ماحول بہت تناؤ کی صورت لیے ہوئے تھا۔

شانزے نے دوبارہ سے اہان کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔ شانزے کو وہ لڑکی بے انتہا خوبصورت لگی۔ ڈارک بلو سوٹ میں اس کی سفید رنگت اور نمایاں ہو رہی تھی۔ خوبصورت نین نقش سب سے بڑھ کر اس کی گہری نیلی آنکھیں بے انتہا خوبصورت تھیں اس پر گہری لمبی پلکوں کا سایہ ان آنکھوں کو اور خوبصورت بنا رہا تھا۔ شانزے ایک دم عمل سے جیلس ہوئی تھی،،، بے شک اہان ملک،،،اسے سرد نظروں سے دیکھ رہا تھا مگر وہ جانتی تھی اہان کی آنکھیں ستاروں کی مانند چمک رہی ہیں،،، کیونکہ آج سے پہلے شانزے کو یہ آنکھیں بے انتہا بنجر لگتی

تھیں۔۔ زندگی میں پہلی بار شانزے کسی سے جیلس ہوئی تھی۔۔ کسی کے حسن کے آگے مرعوب ہوئی تھی پتا نہیں وہ واقعی میں اتنی خوبصورت تھی یا پھر اہان کا ایسے اس کی طرف دیکھنا اس کو بے انتہا خوبصورت بنا رہا تھا۔۔۔ شانزے کو اپنا آپ پھیکا لگنے لگا اُس کے سامنے،،، شانزے اس وقت وائٹ ٹائیٹ پینٹ اور وائٹ لُوز سی جرسی شرٹ پہنے ہوئے تھی۔ شرٹ کندھوں سے نیچے ڈھلکی ہوئی تھی۔۔ بالوں کو اس نے بڑے سٹائل میں چٹیا بنا کر ایک سائیڈ پر ڈالا ہوا تھا۔

مسٹر اہان ملک،،، یہ کچھ پیپرز ہیں ہم یہ ڈیل کینسل کرتے ہیں۔ ہم نے سائن کر دیے ہیں آپ بھی سائن کر دیں۔ داور نے پھیلی خاموشی کو توڑتے ہوئے کہا۔

اہان ملک نے استہزائیہ مسکراہٹ کے ساتھ وہ پیپرز لیے تھے اور پیپرز کو ایک نظر دیکھ کر انھیں ٹیبل پر رکھ دیا۔ اور یہ خلع کے پیپرز ہیں،،، پلیز ان پر سائن کر دو۔ داور نے خلع کے پیپرز اہان کی طرف بڑھائے۔

شانزے حیران ہوئی خلع کے پیپرز کا سن کر۔ اہان پیپرز تھامتا ہوا ہنسا تھا۔ عمل نے ایک نظر اہان ملک کو دیکھا تھا اہان ملک بھی اسی کی طرف دیکھ رہا تھا۔ عمل نے اہان ملک کی سرخ اور سپاٹ نظروں کو دیکھ کر گھبراتے ہوئے اپنی نظریں پھیریں تھیں۔

اہان نے خلع کے پیپرز پکڑ کر مسکرا کر ایک نظر عمل کو دیکھا اور پھر ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے۔

عمل نے غصے سے اہان ملک کو اور ان پیپرز کو دیکھا تھا جو ٹیبل پر ٹکڑوں کی صورت میں پڑے تھے۔ منع کیا تھا نہ تمھیں میں نے کہ یہ خرافات اپنے ذہن سے نکال دو۔ تمھیں خلع نہیں ملے گی۔ اہان نے ذرا سا آگے جھک کر ٹیبل پر دونوں ہاتھ رکھے عمل کو سخت نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

اہان،،، تم عمل سے ایسے بات نہیں کر سکتے۔ داور اپنا غصہ ضبط کرتا اپنے لہجے کو حتی الامکان ہموار کرتا ہوا بولا۔

اہان نے اپنا ایک ہاتھ گردن پر پیچھے کی طرف لے جا کر پھیرا تھا اور اپنی آنکھیں بند کیں تھیں اور دوسرے ہی پل اہان نے ٹیبل پر پڑا گلاس اٹھا کر زمین پردے مارا۔

عمل نے ایک دم ہڑبڑا کر داور کو دیکھا تھا۔ شانزے بھی گھبرائی تھی۔ آس پاس کے لوگ بھی متوجہ ہوئے۔

میں اپنی بیوی سے بات کر رہا ہوں تم بیچ میں مت بولو تو تمھارے لیے یہی ٹھیک ہو گا۔ اہان نے داور کو سخت لہجے میں وارن کیا۔

اہان تماشہ مت کرو یہاں پر۔ داور بھی غصے سے بولا۔

تماشہ میں کر رہا ہوں یا پھر تم؟ اہان یکدم چیخا تھا۔ جب میں کہہ رہا ہوں کہ میرے اور عمل کے معاملات سے تم دور رہو،،، تو پھر تم دور رہو۔

شانزے کو اپنے سامنے سب کچھ گھومتا ہوا محسوس ہوا۔ خلع، بیوی، عمل، اہان سر شادی شدہ ہیں۔ شانزے کو اپنی سانسیں اٹکتی ہوئیں محسوس ہوئیں۔

بہت شوق ہے نہ تمھیں پیپرز دیکھانے کا چلو ایک پیپر میں دیکھاتا ہوں مِس عمل اہان ملک،،،،،اہان ایک ایک لفظ چباتا ہوا عمل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔

مِس شانزے بلو رنگ کی فائل دیں مجھے۔ اہان نے ابھی تک نظریں عمل پر گاڑھی ہوئیں تھیں شانزے نے جلدی سے وہ فائل اہان کو پکڑائی۔

یہ لیں مِس عمل اہان،،،، ان پیپرز پر آپ کے سائن بھی موجود ہیں اچھی طرح دیکھ لیں۔ آپ یہ کنٹریکٹ بیچ میں نہیں چھوڑ سکتیں۔ آپ کو یہ کنٹریکٹ پورا کرنا پڑے گا اور نہ ہی آپ اس ملک سے باہر جا سکتی ہیں اہان ملک نے چیئر سے ٹیک لگا کر عمل کو دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

عمل بے یقینی سے ہاتھوں پہ پکڑی فائل کو دیکھ رہی تھی یہ وہی پیپرز تھے جو اہان ملک نے کل رات اس سے سائن کروائے تھے،،، اور اس نے غصے میں بنا پڑھے سائن کر دیئے تھے۔

داور نے بھی بے یقینی سے ان پیپرز کو دیکھا۔ عمل نے یکدم وہ فائل اور اس میں موجود پیپرز پھاڑ دیئے۔

اہان ملک ابھی بھی چیئر کے ساتھ ٹیک لگائے اطمینان سے عمل کو دیکھ رہا تھا۔ اور ایک دم مسکراتے ہوئے سیدھا ہوا۔

ویسے نا حق آپ نے اتنی محنت کی مائی ڈیئر وائفی۔ یہ پیپرز فوٹو کاپی تھے اور اوریجنل میرے پاس ہیں۔ غصے میں شاید آپ نے دیکھے نہیں۔ اہان ملک اطمینان سے بولتا ہوا عمل کو سلگا گیا۔

مسٹر اہان ملک میں آپ کے ساتھ کوئی ڈیل نہیں کروں گی اور نہ ہی آپ کی شکل دوبارہ دیکھنا پسند کروں گی۔ میں آج ہی اٹلی واپس جا رہی ہوں دیکھتی ہوں آپ مجھے کیسے روکتے ہیں۔ عمل ایک ایک لفظ چباتے ہوئے غصے سے وہاں سے چلی گئی۔ داور بھی عمل کے پیچھے گیا تھا۔

آہان نے داور کو عمل کے پیچھے جاتا دیکھ کر استھزئیہ مسکراہٹ کے ساتھ بے چینی سے اپنی بئیرڈ پہ ہاتھ پھیرا تھا اور پھر ٹیبل پہ بچھے کپڑے کو یک دم کھینچا تھا۔۔ٹیبل پہ پڑے شیشے کے گلاس اور برتن چھناکے سے نیچے گر کر چکنا چور ہوے تھے۔۔ شانزے ہڑبڑا کر چیئر چھوڑ کر اٹھی تھی۔۔اور خوفزدہ نظروں سے اہان کو دیکھ رہی تھی۔۔جس کی آنکھیں خون چھلکا رہی تھیں۔۔۔

عمل ہوٹل میں آنے کے بعد غصے سے کمرے میں ٹہل رہی تھی۔ داور بھی اس وقت عمل کے کمرے میں صوفہ پر بیٹھا سنجیدگی سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ عمل نے ٹہلتے ٹہلتے سائیڈ ٹیبل پر پڑا واز اُٹھا کر زمین پر دے مارا۔ عمل کیا ہو گیا ہے کنٹرول یور سیلف،،، داور کب سے عمل کی حرکتیں دیکھ رہا تھا برداشت نہ ہو تو بول پڑا۔

داور تم مجھے کہہ رہے ہو۔ تم نے دیکھا اہان ملک نے کیا کیا ہے۔ وہ کبھی نہیں بدل سکتا۔ وہ ایک دھوکے باز کمظرف انسان ہے کس طرح اس نے مجھ سے دھوکے سے پیپرز سائن کروا لیے۔ عمل غیض و غضب کے عالم میں بولی۔

داور نے لمبی سانس لی تھی اور چلتا ہو عمل کے پاس آیا۔

عمل اب جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔ اب تم کیوں اپنا خون جلا رہی ہو۔ جب تم جانتی ہو اہان کی فطرت کو تو تم نے بغیر دیکھے سائن کیوں کیے؟داور نے تحمل سے عمل کو سمجھانا چاہا تو عمل ہتھے سے اکھڑ گئی۔ داور تم مجھے اس بات کے لیے قصور وار سمجھ رہے ہو۔ اس نے مجھے اس دن اتنا غصہ دلایا تھا کہ بس میں نے جلدی سے سائن کر دیئے،،،اور صحیح کہہ رہے ہو میری ہی غلطی تھی میں نے جانتے بوجھتے اس دوغلے بد فطرت جھوٹے انسان پر یقین کیسے کر لیا۔

عمل تقریباً چیختے ہوئے بولی۔ عمل کام ڈاؤن پلیز! کنٹرول کرو خود کو۔ اس طرح خود کو تکلیف دینے سے کیا ہو گا۔ ٹھیک ہے ہم یہ ڈیل نہیں کریں گے۔ تم ریلیکس رہو۔

داور کے سمجھانے پر عمل نے خود پر ضبط کرتے ہوئے بیڈ پر بیٹھ کر سر ہاتھوں میں تھاما۔

داور پلیز،،، تمھیں خدا کا واسطہ ہے مجھے یہاں نہیں رہنا مجھے اٹلی واپس جانا ہے۔ پلیز مجھے اٹلی لے چلو۔ عمل نے بہتے آنسوؤں کے ساتھ داور سے کہا تو داور عمل کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر پریشان ہوا۔ کتنی کوشش کرتا تھا وہ کہ عمل کی آنکھوں میں آنسو نہ آئیں مگر بار بار کچھ نہ کچھ ایسا ہو جاتا کہ وہ بے بس ہو جاتا۔ وہ تو صرف یہی چاہتا تھا کہ عمل کے دل میں جو پرسوں سے آگ جل رہی ہے۔ اہان کے دیئے ہوئے زخم جو ناسور بن رہے ہیں اس پر وہ مرہم رکھ دے۔ یہ تبھی ممکن تھا جب اہان عمل کی زندگی سے پوری طرح نکل جاتا۔

عمل مکمل طور پر اہان کو بھول جاتی۔ داور چاہتا تھا عمل کے دل میں اہان کے لیے کوئی جذبہ نہ ہو نہ محبت کا اور نہ ہی نفرت کا۔

کیونکہ نفرت محبت سے بھی بڑی ظالم شے ہوتی ہے۔ نفرت کی آگ میں جلنے والا اندر ہی اندر اک لاوے کی طرح ابلتا رہتا ہے۔اور یہ نفرت تب ہی ختم ہو گی جب عمل اہان کو معاف کر دیتی یا پھر اپنا بدلہ لے لیتی تو اسے سکون آ جاتا۔ وہ جانتا تھا یہ سب آسان نہیں تھا۔اتنی اسانی سے اہان عمل کو خلع دے دیتا۔۔یہ بھی آسان نہیں تھا۔ مگر جلد یا بدیر یہ کام ہو جاتا مگر عمل ہمت ہار گئی تھی۔

داور کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ عمل کس چیز سے بھاگ رہی ہے۔ کیونکہ عمل اتنی کمزور تو نہیں ہے۔اس نے ڈیڑھ سال اہان کا ظلم چپ چاپ برداشت کیا تھا۔ اتنا سب کچھ ہونے کے باوجود اس نے خود کو سنبھالا،،، مگر آج کیا چیز اسے کمزور کر رہی ہے۔

کہیں عمل۔۔۔۔۔ یہ سوچ آتے ہی داور نے بے چینی سے اپنے دل پر ہاتھ رکھا تھا اور ٹھنڈا گہرا سانس لیا۔ ٹھیک ہے عمل! تم جیسا چاہو گی ویسا ہی ہو گا۔ داور

نے ہار مانتے ہوئے کہا ہم آج ہی اٹلی جائیں گے۔ تم سامان پیک کرو ہم ابھی چیک آؤٹ کریں گے۔ داور یہ کہتا کمرے سے نکل گیا۔

ہوٹل سے چیک آؤٹ کرنے کے بعد گاڑی میں بیٹھی عمل نے سکھ کا سانس لیا تھا۔ وہ پاکستان سے جا رہی ہے اس اہان ملک سے دور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔ عمل نے سیٹ سے ٹیک لگائے اپنی آنکھیں اطمینان سے موندی تھیں۔

دو آنسو پلکوں کی باڑ توڑتے ہوئے باہر کو آئے تھے۔ آج وہ شاید پہلے سے بھی زیادہ زخم لے کر جا رہی تھی۔ اس کے دل کے زخم پھر سے ہرے ہو چکے تھے اس ستمگر کو دیکھ کر،،،مگر اک سکون اسے اپنے ارد گرد بکھرتا ہوا محسوس ہوا کہ اس ستمگر کو وہ آئندہ کے بعد کبھی نہیں دیکھے گی۔

اسے اہان کے نام کے ساتھ تو رہنا قبول تھا۔ مگر اہان کے ساتھ نہیں۔ اسلام آباد انٹر نیشنل ایئر پورٹ پر آتے ہی داور اور عمل ائیر پورٹ کے اندر داخل ہوئے۔ ابھی انہوں نے چیک اِن کیا ہی تھا۔ داور کو کلیرنس مل گئی تھی مگر عمل کو روک لیا گیا۔ ایک لیڈی آفیسر اور ایک میل آفیسر عمل کے پاس آئے تھے۔ مِس عمل آپ ہمارے ساتھ چلیں گی۔

لیکن کیوں؟ عمل حیران ہوئی۔

کیونکہ آپ کو کلیرنس نہیں مل سکتی آپ ہمارے ساتھ چلیں۔

عمل حیران ہوتی ہوئی ان کے ساتھ ایک کمرے میں داخل ہوئی۔

مِس عمل آپ یہ فلائٹ نہیں لے سکتی بلکہ اِن فیکٹ آپ پاکستان چھوڑ کر نہیں جا سکتیں۔ میل آفیسر بہت شائستگی سے عمل سے مخاطب ہوا۔

یہی تو میں پوچھنا چاہتی ہوں۔ آپ کے پاس کیا اتھارٹی ہے کہ آپ مجھے روک سکیں۔

اسپائر ٹیکسٹائل اینڈ فیبرک کمپنی کے ساتھ آپ نے معاہدہ کیا تھا۔ جس پر آپ کے سائن موجود ہیں آپ یہ ڈیل چھوڑ کر نہیں جا سکتی۔

وہ میل آفیسر اس بار بھی انتہائی شائستگی سے عمل سے مخاطب تھا۔

عمل کا پارہ ہائی ہوا تھا یہ سن کر۔ تو مسٹر اہان ملک نے یہ کروایا ہے آپ سے۔ویسے کتنے پیسے دیئے ہیں انہوں نے آپ کو؟

میل آفیسر کا چہرہ سرخ ہوا تھا عمل کی بات سن کر۔

مِس عمل دیکھیں،،، آپ یوں الزام نہیں لگا سکتیں کیونکہ آپ نے ایک کنٹریکٹ سائن کیا ہے۔ جس وجہ سے مسٹر اہان ملک نے آپ کے خلاف کمپلین لکھوائی ہے۔

یہی تو میں کہہ رہی ہوں،،، آفیسر آپ لوگوں کے پاس یہ اتھارٹی نہیں ہے کہ مجھے روک سکیں۔

میرا نام ای سی ایل میں نہیں ہے کہ آپ مجھے یوں پریشان کریں میں آپ کی کمپلین کر سکتی ہوں۔ عمل بے انتہا غصے کے باوجود ضبط سے بول رہی تھی۔ مگر اس کا دل تو کر رہا تھا اس آفیسر کا منہ توڑ دے۔

جی صحیح کہا! آپ نے ان کے پاس اتھارٹی نہیں ہے مگر ہمارے پاس تو اتھارٹی ہے۔

عمل نے آواز کی سمت میں دیکھا دروازے سے ایک پولیس آفیسراور دو لیڈی کانسٹیبلز ندر داخل ہوئیں تھیں۔

میم آپ کے خلاف ایف آئی آر اہان ملک نے درج کروائی ہے۔ آپ پر دھوکہ دہی کا الزام لگایا ہے۔ آپ پاکستان چھوڑ کر نہیں جا سکتیں۔ جب تک آپ یہ کنٹریکٹ پورا نہ کر لیں۔ یہ آفیسر بھی عمل کے ساتھ بہت شائستگی سے مخاطب ہوا۔

واٹ ربش! عمل چلائی۔ آپ لوگ یہ سب نہیں کر سکتے۔ آپ سب کو اہان ملک نے پیسہ کھلایا ہے میں اچھی طرح جانتی ہوں۔

میم! آپ زیادہ سین کریٹ کریں گی تو مجبوراً ہمیں آپ کو گرفتار کرنا پڑے گا۔ پلیز آپ ہمیں مجبور نہ کریں۔۔۔۔ آپ کا پاسپورٹ بھی اب ہمارے پاس ہی رہے گا۔ پولیس آفیسر نے امیگریشن آفیسر سے عمل کا پاسپورٹ کلیکٹ کرتے ہوئے کہا۔ عمل نے غصے سے سب کو ایک نظر دیکھا پھر درواز دھاڑ سے بند کرئے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔

اہان جو اپنے آفس میں بے چینی سے ٹہل رہا تھا کہ فون رنگ ہوئے پر بے تابی سے اہان نے فون اٹھایا اُٹھایا۔ سر آپ کا کام ہو گیا ہے۔مِس عمل آج اٹلی نہیں جا سکیں اور ان کا پاسپورٹ بھی لے لیا گیا ہے۔

اہان اپنی آفس چیئر پر اطمینان کی سانس لیتا ہوا بیٹھا۔

میں نے جیسے کہا تھا ویسے ہی کیا ہے ناں۔ اسے پریشان تو نہیں کیا؟

جی سر ہمارے ساتھ لیڈی آفیسرز بھی موجود تھیں۔آپ کے کہنے پر ہم نے بہت تحمل سے ان سے بات کی ہے۔

ٹھیک ہے پاسپورٹ میرے آفس میں پہنچا دو۔ اہان نے کہتے ساتھ ہی فون بند کر دیا۔

سوری عمل میں جانتا ہوں تم مجھے بہت غلط سمجھو گی مگر میں تمھیں خود سے اب دور نہیں کر سکتا۔ میں وہ ہر چیز کی وجہ ہی ختم کر دوں گا جو تمھیں مجھ سے دور لے کر جائے گی۔ تمھیں مجھ سے رہائی ایک ہی چیز سے مل سکتی ہے وہ ہے میری موت۔ اہان اپنی آفس چیئر سے ٹیک لگائے آنکھیں موندیں خود کو ریلیکس کرنے کی کوشش کرنے لگا۔

عمل ایئر پورٹ سے باہر آتے ہی لمبے لمبے سانس لینے لگی۔ اسے اس ٹائم اہان ملک سے شدیدی نفرت محسوس ہو رہی تھی۔ عمل کا دل کر رہا تھا کہ وہ پوری دنیا کو توڑ مڑوڑ کر رکھ دے۔ عمل کو اپنا آپ بہت بے وقعت لگ رہا تھا۔ میں

اچھی طرح جانتی ہوں مسٹر اہان ملک،،، تم نے اپنے پیسے کے بل بوتے پر یہ کیا ہے۔ تم یہی چاہتے ہو ناں کہ میں یہاں سے نہ جاؤں،تو ٹھیک ہے میں یہیں پر

رہوں گی مگر تمھاری زندگی کو جہنم بنا دوں گی۔ اب میں خود تمھارے ساتھ یہ کنٹریکٹ کرنا چاہتی ہوں۔

دیکھنا چاہتی ہوں تم اور کتنا پستی تک گر سکتے ہو۔ یہ تو طے ہے،،، تم عمل کو اب پا نہیں سکتے،،، اور جہاں تک بات ہے خلع کی تو بہت جلد میں تم سے خلع لوں گی۔ اگر تم نے مجھے آسانی سے خلع نہ دی تو میں تمھارے خلاف میڈیا پر جاؤں گی۔ اب تمھارے ہر وار کا جواب دوں گی۔ تم اب منہ چھپا نہیں سکو گے اہان ملک،،، تمھارا گھناؤنا چہرہ دنیا کے سامنے لاؤں گی۔ عمل لمبے لمبے سانس لیتے اپنا اشتعال کم کرنے لگی۔

عمل تم ٹھیک ہو۔ داور عمل کو ڈھونڈتا ہوا ایئر پورٹ سے باہر آیا تھا۔

ہاں اب بلکل ٹھیک ہوں۔ عمل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

کیا ہوا ہے؟ داور نے عمل کو مسکراتے ہوئے دیکھ کر پوچھا،،، کیونکہ وہ تو بہت شدید ری ایکشن کا منتظر تھا۔

کیا ہوا ہے مجھے؟ بلکہ اب تو سب ٹھیک ہوا ہے۔ تم یہی چاہتے تھے نہ کہ میں یہاں پر رہوں،،،، اہان ملک کا مقابلہ کروں تو ٹھیک ہے،، میں یہ کنٹریکٹ کروں گی،، اہان ملک کے ساتھ۔

عمل وہ تمھیں اس لیے یہاں پر روکنا چاہتا ہے،، کیونکہ وہ اپنی غلطی پر شرمندہ ہے،،وہ صرف تم سے معافی کا طلبگار ہے۔

تم اہان ملک کی سائیڈ لے رہے ہو؟ عمل نے داور کی بات کاٹتے بھڑکتے ہوئے کہا۔

نہیں سچائی بیان کر رہا ہوں۔ وہ تمھارے دل میں واپس اپنی رسائی چاہتا ہے۔ اب یہ تم پر ڈیپینڈ کرتا ہے کہ تم اسے معاف کرتی ہو کہ نہیں۔داور جیسے عمل کو کرید رہا تھا۔

اور تمھیں بھی یہی لگتا ہے کہ میں اسے معاف کر دوں گی عمل استھزائیہ بولی۔ داور نے عمل کی بات پر نظریں چرا کر آسمان کو دیکھا تھا۔ جہاں بادلوں نے بسیرا ڈالا ہوا تھا۔

پتہ نہیں، یا شاید،،،داور ابھی بھی آسمان کو دیکھ رہا تھا۔ شاید آج پھر بارش ہو گی۔ داور نے بات بدلی تھی۔

عمل کو داور کی آواز میں نمی محسوس ہوئی۔ وہ جانتی تھی داور کیا سوچ رہا ہے۔

داور ایسا کچھ نہیں ہو گا جو تم سوچ رہے ہو۔ داور نے عمل کو مسکراتے ہوئے دیکھا۔ مجھے صرف تمھاری خوشی چاہیے عمل۔ یہ اہان ملک کے ساتھ بزنس ڈیل ہی

نہیں ہے یہ وہ عرصہ ہے جس میں ہماری قسمت کا فیصلہ ہو گا۔ تمھارا فیصلہ جو بھی ہو گا میں ہمیشہ تمھارا ساتھ دوں گا۔ داور نے سرد آہ کھینچ کر اپنی ہتھیلیوں کو رگڑا تھا۔

،،،داور جب مجھے اہان ملک ڈائیورس کر دے گا تو میں تمھارے ساتھ نئی زندگی نہیں عمل مجھے کوئی جھوٹی اُمید مت دینا۔ کیونکہ میرا دل تمھاری طرف سے خوش فہم نہیں ہے۔ جس دن یہ خوش فہم ہوا تو یہ خود غرض ہو جائے گا صرف اپنی خوشی کا سوچے گا اور میں خود غرض نہیں بننا چاہتا۔اور اگر پھر اس دل کو تم نہ ملی تو شاید یہ دھڑکنا ہی بند کر دے۔ داور نے عمل کو دیکھتے ضمسکراتے ہوئے کہا۔ داور پلیز! ایسی باتیں نہ کرو،،اس دل کے ابھی پچھلے زخم نہیں بھرے،،تم اپنی باتوں سے مجھے مزید تکلیف دے رہے ہو،،تم میرے سب سے اچھے دوست ہو۔میں تمھیں کبھی نہیں کھو سکتی۔۔

ہاں صرف دوست ہی تو ہوں۔۔

داور خود سے بڑبڑایا۔۔

ایک بات سن لو تم۔ میں اہان کو معاف نہیں کروں گی کبھی بھی نہیں۔ عمل اٹل لہجے میں بولی۔

جانتا ہوں میں! داور مسکرایا۔

کیا جانتے ہو،، عمل حیران ہوئی۔

یہی کہ تم اسے معاف نہیں کرو گی۔

اب مجھے بتائیں مادام،،، میرے لیے کیا حکم ہے۔ پاکستان سے جانے پر آپ پر پابندی لگی ہے میں اس پابندی سے مستثنیٰ ہوں۔ داور نے بات بدلتے مسکراتے ہوئے کہا۔ عمل ہنس پڑی تھی،، آپ کے لیے یہی حکم ہے کہ آپ جائیں اٹلی اور اپنا تمام پیپر ورک کمپلیٹ کر کے واپس آئیں۔ اب ہم اپنی نئی زندگی کا آغاز یہیں سے کریں گے اپنے ملک اپنے پاکستان میں۔۔ عمل خوشگوار لہجے میں بولی۔

ڈیٹس آ سپرٹ---۔ یہ ہے میری عمل،،میری دوست، داور اس کو خوش اور پُر اعتماد دیکھ کر بولا۔

اوکے! میں چلتا ہوں ورنہ فلائٹ مِس ہو جائے گی۔

اور تم نے اب کچھ نہیں سوچنا۔ ہوٹل جاؤ آرام کرو۔ مجھے کچھ دن لگیں گے پیپر ورک کمپلیٹ کرکے آنٹی کو ساتھ لے آؤں گا۔ داور تیزی سے بولتا ہوا سامان کی ٹرالی گھسیٹتا اندر کی جانب بڑھا۔

عمل جانتی تھی وہ اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو چھپا رہا ہے۔ میرا وعدہ ہے تم سے داور تم تہی داماں نہیں رہو گے،،یہ وعدہ ہے تمھاری دوست کا،، عمل نے نم آنکھوں سے داور کی پشت کو دیکھا تھا۔

عمل ساری رات سو نہ سکی تھی۔ اہان پر غصہ تھا کہ بڑھتا ہی جا رہا تھا۔ صبح عمل کی آنکھ کھلی دس بج رہے تھے۔ عمل نے اپنے دُکھتے سر کو دونوں ہاتھوں سے دبایا تھا۔ عمل نے انٹر کام پر اپنے لیے چائے منگوائی۔ چائے پینے کے بعد عمل نے شاور لیا تھا اور اب بلو جینز کے اوپر ریڈ شارٹ فراک جس کے اوپر شارٹ بلو لیدر جیکٹ پہنی، بالوں میں ریڈ پنز لگا کر انھیں کھلا چھوڑ رکھا تھا اور ریڈ ہی لپ سٹک لگائی تھی۔

اور اپنا چھوٹا سا ریڈ قلچ اُٹھائے ہوٹل سے باہر آئی تھی۔ کیب کروا کر وہ اہان ملک کے آفس جا رہی تھی۔ جیسے جیسے منزل قریب آ رہی تھی عمل کا غصہ بڑھتا جا رہا تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا اہان ملک کا گلہ دبا دے۔ جو اس نے کل چیپ حرکت کی تھی۔ عمل کا دماغ سلگانے کے لیے کافی تھا۔ میں جانتی ہوں میرا پاسپورٹ بھی تمھارے پاس ہے مسٹر اہان ملک۔ عمل نے اپنی مٹھیاں بھینچ کر اپنا غصہ ضبط کیا تھا۔

عمل غصے سے اہان ملک کے آفس میں داخل ہوئی۔ اہان ملک کے روم کا پوچھ کر وہ اندر آئی تھی کہ اہان ملک کی سیکرٹری شانزے نے اسے روکا۔ میم،، آپ اندر نہیں جا سکتیں۔ سر اس وقت میٹنگ میں ہیں۔ شانزے نے عمل کو اوپر سے نیچے تک گھور کر اپنا حسد چھپاتے ہوئے پروفیشنل انداز میں کہا کیونکہ عمل اس وقت بے انتہا خوبصورت لگ رہی تھی۔ ریڈ شارٹ فراک وِد بلو جینز اور بلو چمکتی ہوئی چھوٹی سی لیدر جیکٹ میں عمل بہت زیادہ پُر کشش لگ رہی تھی۔ اور عمل کی آنکھوں سے نکلتے شرارے عمل کو اور جاذب ِ نظر بنا رہے تھے۔ اہان ملک تو ویسے ہی پاگل تھا عمل کے لیے۔ اگر آج اسے دیکھ لیتا تو یقینا اپنی جان سے جاتا۔ شانزے نے غصے سے عمل کو گھورا۔

ہٹو راستے سے مجھے تمھارے سر سے ابھی اسی وقت ملنا ہے۔ عمل نے شانزے کو غصے سے ہٹاتے ہوئے کہا۔

میم،،، آپ سمجھنے کی کوشش کریں بہت اہم میٹنگ ہے۔ سر نے تمام امپورٹینٹ کالز تک لینے سے منع کر رکھا ہے۔ آپ ویٹ کریں۔ عمل شانزے کی بات نظر انداز کرتی اسے ہٹاتی ہوئی غصے سے اہان کے روم کی طرف بڑھی۔

میم پلیز،، اہان سر بہت غصہ ہوں گے شانزے چلاتی ہو عمل کے پیچھے گئی تھی۔

عمل تب تک دروازہ کھول کر اندر جا چکی تھی۔ اہان اس وقت میٹنگ میں تھا۔ عمل اندر داخل ہوئی تو اُدھر بیٹھے ہوئے تمام لوگ عمل کی طرف متوجہ ہوئے۔ اہان نے بھی نظر اُٹھا کر دیکھا تو پھر اپنی نظریں ہٹانا ہی بھول گیا۔ اہان بے یقینی سے عمل کو دیکھ رہا تھا۔ جو آنکھوں میں شرارے لیے اہان کو گھور رہی تھی۔ سر میں نے بہت منع کیا انھیں مگر انھوں نے میری ایک نہیں سنی۔ شانزے وضاحتی انداز میں بولی۔ وہ واقعی میں پریشان تھی کیونکہ یہ میٹنگ بہت اہم تھی۔

وہاں پر بیٹھے دوسرے ارکان نے بھی دلچسپی سے عمل کو دیکھا جو واقعی میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔ عمل نے ٹائٹ جینز کے ساتھ بہت شارٹ فراک پہن رکھا تھا اور شارٹ جیکٹ عمل کی خوبصورتی کو چھپانے میں نا کام تھی۔

اہان نے فوراً سے سامنے بیٹھے ارکان کی نظریں پہچان لیں تھیں جو حوس بھری نظروں سے عمل کو دیکھ رہے تھے۔

اہان نے ضبط کے مارے اپنی مٹھیاں بھینچیں اور سرخ آنکھوں سے عمل کو گھورا تھا۔ جو اب آرام سے کھڑی مسکراتے ہوئے اہان کو دیکھ رہی تھی۔ وہ جان بوجھ کر ایسا لباس پہن کر آئی تھی۔اہان ملک کی آنکھوں میں آج غصہ اور جلن عمل کو مزہ دے گئی۔

ٹھیک ہے جینٹلمینز،،،آج کی میٹنگ ختم ہوتی ہے۔ آپ لوگ جا سکتے ہیں۔ اہان عمل کو گھورتے سرد لہجے میں بولا۔ شانزے نے حیرانگی سے اہان کو دیکھا یہ میٹنگ تو بہت اہم تھی اور سر نے کینسل کر دی۔

میٹنگ میں شریک ارکان کے چہرے پر ناگواریت کا تاثر ابھرا تھا۔ انھیں اہان کی بات پسند نہیں آئی تھی۔ اس لیے وہ لوگ غصے سے چلے گئے۔

مِس شانزے آپ بھی جائیں اور دروازہ بند کرتی جائیں۔ اہان نے سپاٹ لہجے میں شانزے کو حکم دیا۔ شانزے اپنے تاثرات چھپاتی وہاں سے چل دی۔ یہ لڑکی اہان سر کو برباد کر دے گی۔ یہ بزنس برباد ہو جائے گا اگر اہان سر اسی طرح اپنی میٹنگز کینسل کرتے رہیں گے تو۔

وہ لوگ بہت غصے میں گئے ہیں یقیناً یہ ڈیل بھی ہمارے ہاتھ سے نکل گئی ہے۔ شانزے نے باہر آ کر غصے میں ہاتھ میں پکڑا موبائل ٹیبل پر مارا تھا۔

کیا یہ لڑکی بہت امپورٹینٹ ہے سر کے لیے؟ سر نے اتنے امپورٹینٹ کلائنٹس کو ناراض کر دیا۔ شانزے نے دکھی دل کے ساتھ سوچا۔

اہان چیئر پر بیٹھا عمل کے لباس کو غصے سے دیکھ رہا تھا۔

ویسے مجھے لگتا ہے یہ جیکٹ بھی تم نے فضول میں پہنی ہے۔ اسے بھی رہنے دیتی۔ اہان نے قہر برساتی نظروں سے عمل کو گھورتے طنزیہ لہجے میں کہا۔

ہے ناں،،،، مجھے بھی یہی لگتا ہے۔ کوئی بات نہیں ابھی باہر جاتے ہوئے اتار دوں گی۔ عمل نے مسکراتے ہوئے کہا تو اہان ملک سر تاپا سلگ اُٹھا۔

اہان ایک دم اُٹھا تھا اور عمل کو دیوار کے ساتھ پن کیا۔ مِس عمل اہان ملک یہ تمھارا اٹلی نہیں ہے جہاں تم یہ فضول ڈریسنگ کرو۔ جب یہاں کوئی لڑکی ایسی ڈریسنگ کرتی ہے تو اسے بہت سی ہوس زدہ نظروں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہاں میرے سامنے بیٹھے کتنے تمھیں کن نظروں سے گھور رہے تھے تم نے محسوس نہیں کیا یا پھر جانتے بھوجتے انجان بن رہی ہو۔ اور باہر کتنے ہی لوگوں نے آج

تمھیں دیکھ کر اپنی آنکھیں سینکی ہوں گی اہان غصے سے عمل کے ارد گرد ہاتھ رکھے سرد لہجے میں دھاڑا تو ایک پل کے لیے عمل کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ محسوس ہوئی مگر دوسرے ہی لمحے خود پر قابو پایا۔

جانتی ہوں یہ تمھارا پاکستان ہے۔ یہاں پر تمھارے ہی جیسے لوگ ہوں گے۔ اگر یہ میرا اٹلی ہوتا ناں تو یہ جو تم نے فضول حرکت کی ہے مجھے اٹلی جانے سے روکنے کی،،وہاں پر تم کرتے تو،، تم ابھی تک جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہوتے۔ عمل غصے سے بولی۔

!او رئیلی

اور جو کنٹریکٹ تم بیچ میں چھوڑ کر جا رہی تھی اس کا کیا۔

تم نے دھوکے سے پیپر سائن کروائے ہیں مجھ سے۔آج پھر سے یہ ثابت کر دیا کہ تم آج بھی ویسے ہی ہو عمل نفرت سے منہ پھیرتے ہوئے بولی۔

ٹھیک کہا تم نے میں بلکل ویسا ہی ہوں۔ اہان نے عمل کا منہ دبوچ کر اس کا رُخ اپنی طرف کیا اور عمل کے ہونٹوں پر جھک کر انھیں شدت سے اپنی دسترس میں لیا۔ عمل تو پھڑ پھڑا کر رہ گئی۔ عمل نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بھر پور مزاحمت کی تو اہان نے عمل کے دونوں ہاتھوں کو اوپر کرکے اپنے ایک ہاتھ سے دیوار پر لاک کیا اور دوسرے ہاتھ سے عمل کے بالوں میں ہاتھ ڈالتا ہوا بہت شدت سے اس کی سانسوں کو انہیل کرنے لگا۔ اہان بہت شدت سے عمل کے ہونٹوں پر جھکا ۔اپنا غصہ اتار رہا تھا۔ جو ریڈ لپ سٹک لگائے اس طرح کا حلیہ لے کر کتنے ہی لوگوں کے سامنے سے گزر کر آئی تھی۔ عمل کی مزاحمت جب دم توڑ نے لگی تو اہان ایک جھٹکے سے پیچھے ہوا تھا۔ عمل اپنا تنفس درست کرتے اہان کو سرخ چہرے کے ساتھ گھور رہی تھی۔ اہان نے مسکراتے ہوئے عمل کو دیکھا ویسے لپ سٹک کا ٹیسٹ بہت اچھا تھا۔ یقینا اٹلی کے مہنگے برینڈ کی ہو گی۔

اہان نے مسکراتے ہوئے اپنے ہونٹ انگھوٹے سے صاف کرتے ہوے عمل کو آنکھ ماری تھی۔ اِیڈیٹ، بدتمیز، بے شرم، بیہودہ انسان! عمل چلائی تھی۔ تمہارے منہ سے یہ الفاظ اپنے لئے اتنی مرتبہ سن چکا ہوں کہ اب یہ لفظ مجھے آب بے حیات لگتے ہیں۔قسم سے جس دن نہ سنوں بدن ٹوٹنے لگتا ہے۔ اہان نے مسکراتے ہوے کہا اور آگے بڑھ کر دروازہ لاک کیا تھا۔

یہ کیا کر رہے ہو تم؟ دروازہ لاک کیوں کر رہے ہو؟ عمل سچ میں گھبرائی تھی۔

ارے،،، ابھی تم نے خود ہی تو کہا ہے کہ یہ جیکٹ تم اتارو گی۔ ویسے تم نے یہ جیکٹ باہر جاتے اتارنی ہے تو پہلے یہ حسین نظارہ اپنے شوہر کو دکھاتی جاؤ۔

اہان مسکراتے ہوئے عمل کی طرف بڑھا۔ دیکھو اہان وہیں پر رُک جاؤ۔ عمل نے اپنی جیکٹ کے بٹن بند کیے تھے۔

اہان مسکرایا اور عمل کو کمر سے جھٹکے سے تھام کر خود کے قریب کیا ۔آئندہ یہ فضول ڈریسنگ اور اتنی فضول بات میرے سامنے کی ناں تو ایک منٹ نہیں لگاؤں گا اس فضول لباس کو تمھارے تن سے جدا کرنے میں۔

اہان ایک ایک لفظ سرد انداز میں بولتا عمل کو وارن کر گیا۔

چھوڑو مجھے،، بیہودہ انسان! عمل غصے سے چلائی۔ اہان نے ایک جھٹکے سے عمل کو چھوڑا تھا اور اپنا مفلر اٹھا کر عمل پر پھینکا۔

اس سے کور کرو خود کو۔ اہان سنجیدہ لہجے میں بولا۔

مجھے نہیں لینا تمھارا یہ فضول سا مفلر۔ عمل نے غصے سے اہان کا مفلر زمین پر پھینکا۔

عمل کیوں چاہتی ہو کہ آج یہ کمرے کا دروازہ نہ کھلے۔ یقین کرو یہ صوفہ بہت کمفرٹیبل ہے۔ اہان ملک کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے عمل سرخ ہوئی تھی اور غصے سے دانت کچکچاتے ہوئے مفلر اُٹھا کر خود پر لپیٹا اور یہ بال بھی باندھو کسی فیشن شو میں نہیں آئی تم۔

اہان کے کہنے پر عمل نے غصے سے اپنے بالوں کی ڈھیلی سے چٹیا بنائی اور غصے سے اہان ملک کو گھورا۔ عمل کا بس نہیں چل رہا تھا اہان ملک کا گلہ دبا دے لگتے۔

اہان ملک نے مسکراتے ہوئے عمل کو دیکھا، ویسے وہ خچر نہیں آیا آج تمھارے ساتھ،، وہ تمھارا باڈی گارڈ،، کہیں بھاگ تو نہیں گیا۔۔ اہان نے کرسی پر بیٹھتے سلگتے ہوے دل کے ساتھ بظاھر اطمینان اور مسکراتے ہوے کہا۔ ۔ورنہ اسے عمل کے ساتھ دیکھ کر اہان کے لہو میں شرارے دوڑنے لگتے تھے۔۔"(اسے

کیسے برداشت کرتا تھا وہ اہان ہی جانتا تھا۔ اہان جانتا تھا وہ اٹلی گیا ہے اور اس کے جانے سے اہان کو کتنا سکون اور راحت ملی تھی۔وہ بیان کرنا مشکل تھا

صحیح کہہ رہے ہو،،، وہ میرا باڈی گارڈ ہے میرا محافظ، میری عزت کو خود سے بھی زیادہ عزیز رکھتا ہے۔

تمھاری طرح نہیں جو مجھے ذلیل کر کے خوشی محسوس کرتا ہو۔ عمل کی بات سے اہان ملک کے ہونٹوں کی مسکراہٹ پل میں غائب ہوئی تھی۔،چہرہ دھواں دھواں ہوا تھا۔ اہان نے ٹیبل پر سے تمام چیزیں اُٹھا کر پھینکی تھیں اور عمل کو غصے سے دیوار کے ساتھ لاک کیا آئیندہ کے بعد میرے سامنے اس کی تعریف مت کرنا۔ میرے سامنے س کا نام مت لینا بلکہ مجھے وہ تمھارے آس پاس بھی نہ دکھے ورنہ میں۔۔۔۔ وہ طیش و عالم میں اس کے گرد اپنے ہاتھ جماتے ہوے سرد لہجے میں دھاڑا،،تو عمل کی چیخ نکلی تھی۔

اہان غصے سے پاگل ہو رہا تھا۔

ورنہ کیا کرو گے؟ مسٹر اہان ملک مجھے پھر سے اپنی قید میں رکھو گے ہاں،،، عمل اپنی نیلی آنکھیں اہان کی براؤن آنکھوں میں گاڑتے ہوئے اس کا ادھورا جملہ مکمل کرتے ہوئے چلائ۔۔

ہاں رکھوں گا اپنی قید میں،، مگر اس قید میں،، میں تمھاری غلامی کروں گا۔ اہان اس کے گال پر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے اس کی گردن میں منھ چھپائے ،،،اس کی خوشبو اپنے اندر اتارتے ہوئے مخمور لہجے میں بولا۔ مجھے معاف کر دو عمل پلیز مجھے معاف کر دو۔ اہان عمل کی گردن میں بدستور منہ چھپائے اس سے التجا کرنے لگا۔۔

عمل ڈارک گرین کلر کا اوپن کوٹ نما فراک پہنے ہوئے تھی جس پر نیک سے لے کر نیچے تک بہت خوبصورت گرین بٹن لگے ہوئے تھے۔ کمر پر عمل نے ڈارک گرین چمکتی ہوئی نازک سی بیلٹ باندھ رکھی تھی ڈارک گرین کلر کی ٹائٹس پہنی ہوئی تھی جو کہ ٹخنوں سے کافی اونچی تھی۔ بالوں کو عمل نے اونچی پونی میں بڑے سٹائلش انداز میں باندھا ہوا تھا۔لمبی سلکی بالوں کی پونی کمر تک جھولتی بہت اٹریکٹو لگ رہی تھی۔ نازک گورے پاؤں میں گرین پمپس پہنے، لائٹ لپ گلوز لگائے وہ بلکل تیار تھی۔ ڈارک گرین کلر کا کلچ پکڑے عمل بہت ماڈ بہت خوبصورت بہت ایٹریکٹو لگ رہی تھی۔ وہ ہوٹل سے باہر آئی تاکہ کیب کروا کر اہان کے آفس جا سکے۔

عمل اہان ملک کے آفس میں داخل ہوئی تو سٹاف نے ایک دوسرے سے معنی خیز نظروں کا تبادلہ کیا تھا۔ لفٹ والی بات پورے آفس میں پھیل چکی تھی۔ عمل اور اہان کے بارے میں سب عجیب و غریب باتیں کر رہے تھے۔ ان کے لیے یہ بھی اچھنبے کی بات تھی۔ اہان ملک کسی لڑکی کو امپورٹنس دے رہا تھا ورنہ

پچھلے دو سالوں میں اہان کسی لڑکی سے سیدھے منہ بات بھی نہیں کرتا تھا۔ عمل ان لوگوں کی معنی خیز نظروں کو سمجھتے ہوئے غصے سے اہان کے آفس میں داخل ہوئی تھی۔ جہان اہان شانزے سے آفس سے ریلیٹڈ کچھ فائلز پر ڈسکس کر رہا تھا۔

عمل تپی تپی اندر داخل ہوئی تو اہان نظریں جھپکانا بھول گیا۔ ڈارک گرین کلر میں عمل کی گلابی رنگت دمک رہی تھی اس سٹائلش فراک میں اس کا نازک سراپا بہت دلکش لگ رہا تھا۔ بالوں کا سٹائل عمل کو بہت سوٹ کر رہا تھا۔

اہان نے گہری نظروں سے اور پورے حق سے اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا تھا،، بے شک وہ پورے لباس میں تھی مگر ڈریس کمر سے کافی فٹنگ میں تھا۔ بیلٹ لگانے سے بدن کی خوبصورتی کافی نمایاں ہو رہی تھی۔ عمل نے اس کے اوپر سٹالر لینا ضروری نہیں سمجھا تھا۔ بلکہ لاشعوری طور پر نہیں لیا تھا۔ وہ اہان ملک کو دکھانا چاہتی تھی کہ اسے اس کی باتوں کا کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔ وہ اپنی من مرضی کی مالک ہے،، اہان نے لب بھینچ کر اس کی ڈریسنگ کو دیکھا تھا۔ مگر خود پر قابو پاتے ہوئے کرسی پر سیدھا ہوا تھا۔

آئیے بیٹھیے مِس عمل۔ اہان نے عمل کو بیٹھنے کو کہا. عمل اہان کے سامنے شانزے کی ساتھ والی چیئر پر بیٹھ گئی۔

اہان نے فائل پر نظریں دوڑائیں اور اپنی انگلیوں سے پیشانی کو رگڑا تھا۔

اچانک سے ہی اہان کے دماغ سے سب کچھ نکل گیا تھا کہ اسے عمل سے کیا ڈسکس کرنا ہے،۔اس کے بلکل سامنے ہی تو بیٹھی تھی اپنا خوبصورت کندن سا ،،من موہنا دلکش روپ لیے،،آنکھیں جی بھر کر اس کا دید کرنا چاہتی تھیں باہیں سینے میں بھینچنے کے لیے بے تاب تھیں،، لب اس کے پورے وجود پر اپنا لمس بکھیرنے کو بے بے قرار تھے۔۔

اہان نے نظر اٹھا کر عمل کو دیکھا جو فائل پر نظریں جمائے ہوے تھی۔ اہان سب کچھ چھوڑ کر ہک ٹک عمل کو دیکھنے لگا۔ شانزے نے بے چینی سے پہلو بدلا تھا۔ اہان دیوانہ وار عمل کو دیکھ رہا تھا۔ عمل نے خود پر نظروں کی تپش محسوس کی تو نظریں اٹھا کر اہان کو دیکھا جو اِسے آنکھوں میں سرخ ڈورے لیے دنیا مافیا سے بے خبر دیوانہ وار دیکھ رہا تھا۔

عمل نے ایک نظر شانزے کو دیکھا جو اہان ملک کو نم آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔ عمل نے حیرانگی سے شانزے کی آنکھوں کی نمی کو دیکھا تھا اور پھر سر جھٹکتے ہوئے اہان کی طرف متوجہ ہوئی۔

مسٹر اہان،،، مجھے لگتا ہے آپ نے مجھے یہاں کچھ اہم ڈسکس کرنے کے لیے بلایا ہے۔ مگر مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ آپ نے صرف میرا ٹائم ضائع کرنے کے لیے بلایا ہے۔کیونکہ جس طرح آپ مجھے گھور رہے ہیں اس سے ایسا لگتا ہے آپ کے پاس بہت فالتو ٹائم ہے۔ عمل نے دانت پیستے ہوئے اہان کے یوں گھورنے پر چوٹ کی تھی۔

اہان چونکا تھا عمل کی بات پر،، پھر مسکراتے ہوئے فائل کی طرف متوجہ ہوا۔ مِس عمل مجھے آپ سے جاننا ہے جو آرڈر ہم نے آپ کو دیا ہے وہ آپ کیسے تیار کریں گی۔ مجھے اس کے بارے میں جاننا ہے۔

عمل نے ایک فائل اہان کی طرف بڑھائی تھی۔ مسٹر اہان ملک اس فائلز میں تمام ڈیٹیلز موجود ہیں آپ کی جو بھی ریکوائرمنٹس ہیں اس کی تمام ڈیٹیلز اس فائل میں مجود ہیں۔ فائل میں فیبریکس کے سیمپل اور ڈیزائن ہیں۔

وہ تو ٹھیک ہے مس عمل،، میری کمپنی کروڑوں روپیہ اس کنٹریکٹ پہ خرچ کر رہی ہے۔میں سیمپل کے بیس پہ کیسے آپ پہ یقین کر لوں۔اہان نے فائل بند کرتے عمل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوے کہا۔

عمل نے شعلہ بار نگاہوں سے اہان کو گھورا تھا۔جو اسے کتنی دفعہ اس کی کمپنی کروڑوں روپیہ خرچ کرہی ہے جتا چکا تھا۔

عمل کے یوں گھورنے پر اہان نے شرارتی نگاہوں سے دل کے مقام پہ ہاتھ رکھے،، بنا آواز ہونٹوں کو ہلائے،،، ہائے،،،،،، کا سائن دیا تھا۔۔اہان کی اس چیپ حرکت پر عمل نے سٹپٹاتے ہوے شانزے کو دیکھا تھا۔جو لیپ ٹاپ میں میٹنگ سے رلیٹیڈ امپورٹنٹ پوائنٹس ایڈ کر رہی تھی۔ صد شکر،، اس نے اہان کی

یہ فضول حرکت نہیں دیکھی تھی۔ اگے آفس میں سب اسے جن نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ عمل کو بہت برا لگ رہا تھا۔

مسٹر اہان،، تو آپ پھر کیا چاہتے ہیں؟

اگر اپ ان سیمپل اور ڈیزائن پہ یقین نہیں کر سکتے تو آپ یہ ڈیل کینسل کر سکتے ہیں۔مجھے لگتا ہے آپ کے لئے یہی مناسب ہے کہ اپ یہ ڈیل کینسل کر کے اپنے کروڑوں روپیہ بچا لیں،، عمل نے طزیہ دانت پیستے ہوے اپنا غصّہ ضبط کرتے ہوے کہا۔

اہان نے عمل کے اس طرح ری ایکٹ کرنے پر اپنی مسکراہٹ روکی تھی۔

ویل۔۔ مس عمل،،میں کسی بھی کام کو ادھورا نہیں چھوڑتا اور نہ ہی میں بھاگنے والوں میں سے ہوں اور نہ ہی کسی کو بھاگنے دیتا ہوں،،اپنا ہر کام پایا تکمیل تک پہنچا کر رہتا ہوں۔ پھر چاہے نقصان ہو یا فائدہ مجھے اس کی پروا نہیں۔۔

اہان نے مسکراتے ہوئے کرسی سے ٹیک لگائے عمل کو گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے بہت کچھ جتایا تھا۔

عمل نے غصے سے لب بھینچ کر اہان کو دیکھا تھا جو کرسی سے ٹیک لگائے پورے حق سے اوپر سے نیچے تک بے شرموں کی طرح اس کا ایکسرے کر رہا تھا۔ عمل کے گھورنے پر آنکھ مارتے ہوئے فلائنگ کس کی تھی۔

عمل نے غصّے سے فائل ٹیبل پر پٹخی،،تو پھر آپ مجھے بتا دیں کہ آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں۔۔ عمل شانزے کا لحاظ کرتے دبے انداز میں غرائی۔۔

جو مجھے آپ سے چاہیے،،آپ اچھی طرح جانتی ہیں،، مگر جانتے بوجھتے انجان بنتی ہیں۔ اہان نے معنی خیز نظروں سے عمل کو بیباکی سے آنکھ ماری۔۔ عمل اہان کی بات کا مطلب سمجھتے شرم سے سرخ پڑی تھی۔

شانزے جلے دل کے ساتھ وہاں بیٹھی بظاھر اپنا کام کر رہی تھی مگر اہان کی معنی خیز باتیں اس کے اندر آگ کا الاؤ بھڑکا رہی تھی۔۔وہ کیسے یہ سب برداشت کر رہی تھی یہ وہی جانتی تھی۔

اہان کو عمل کو تنگ کر کے بہت مزہ آرہا تھا جب وہ اپنی نیلی آنکھوں سے اسے گھورتی تو اہان کو اپنا دل ان نین کٹوروں میں ڈوبتا نظر آتا۔دل کی بیٹ مس ہوتی۔یہ آنکھیں،،، ہائے،،،،،،،کسی دن جان لے لیں گی میری،، اہان نے دل پہ ہاتھ رکھتے ہوے سوچا تھا۔۔

اور چیر پر سیدھا ہوا،،،کیونکہ عمل کے ایکسپریشن بہت جارحانہ ہو گیئے تھے اس سے پہلے وہ کل کی طرح کوئی ایکشن لیتی،،،اہان کام کی بات پہ آیا۔۔

مس عمل،،،مجھے فیبرک کی قوالیٹی اشورنس چاہیے۔

میں لائیو دیکھنا چاہتا ہوں۔

ٹھیک ہے مسٹر اہان،، جس فیکٹری سے ہم یہ آرڈر تیار کروا رہے ہیں۔ میں اپ کی میٹنگ کروا دیتی ہوں وہاں کے مینجر سے وہ اپ کو تمام ڈٹیلز دے دیں گیں۔

مس عمل،، اس کا کیا مطلب ہوا؟ یہ کام آپ کروا رہی ہیں تو آپ میرے ساتھ چلیں گی ۔ میرا ان لوگوں سے نہیں آب سے واسطہ ہے،، یہ کنٹریکٹ میں نے آپ سے سائن کیا ہے۔ میری کمپنی کروڑوں روپیہ کا سرمایہ اپ کو فراہم کر رہی ہے۔ اہان سنجیدگی سے بولا۔

ٹھیک ہے آپ دو دن انتظار کر لیں داور کے آنے کے بعد۔۔۔۔۔۔۔

مِس عمل میں تمام میٹنگز کینسل کر کے سپیشل اس پراجیکٹ کو دیکھ رہا ہوں اور آپ مجھے انتظار کرنے کو کہہ رہی ہیں اگر آپ یہ کام نہیں کرنا جانتی یا آپ کو اس بارے میں تجربہ نہیں تو آپ یہاں پر کیا کر رہی ہیں۔

اہان نے عمل کی بات کاٹتے بھڑکتے ہوئے کہا۔

عمل نے بہت مشکل سے اہان کا لہجہ برداشت کیا تھا۔

مسٹر اہان،، وہ فیکٹری کراچی میں ہے تو میں کیسے جا سکتی ہوں۔

مس عمل،، اپ کی باتوں پہ مجھے اب ہنسی آرہی ہے۔آپ ایک چھوٹی بچی کی طرح بیہیو کر رہی ہیں۔

اپ تیار رہیں،، کل آپ میرے ساتھ جا رہی ہیں،، اہان نے سنجیدگی سے کہتے ہوے بات ختم کی تھی۔

اور کچھ کہنا ہے اپ کو اس پروجیکٹ کے بارے میں

اہان نے عمل کو دیکھتے ہوے کہا جو سرخ چہرے کے ساتھ دانت کچکچاتے ہوے اسے دیکھ رہی تھی۔

اہاں کی بات پر عمل سر جھٹکتے اپنے غصّے کو دبائے اہان کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

عمل نے چیر پر سیدھی ہو کر تھوڑا آگے کو ہو کر اپنے دونوں ہاتھ ٹیبل رکھے۔

مسٹر اہان،،اپ جیسا کام چاہتے ہیں جو ڈیزائن ہم تیار کریں گیں

۔میرے خیال سے ہمیں کچھ سیمپل پر ہینڈ میڈ کام کروانا چاہیے۔اور یہ کام شمالی علاقہ جات کی خواتین بہت اچھی طرح کر سکتی ہیں۔یکیناً یہ ایک فریش لک ہو گا اپ کے برانڈ کے لئے۔

میں وہاں پر چھوٹا سا یونٹ لگانا چاہتی ہوں۔اس طرح ان لوگوں کو بھی اگے انے کا موقع ملے گا۔ مجھے یقین ہے ایسے کپڑوں کی بہت ڈیمانڈ ہو گی۔

ہاں انھیں تھوڑا ٹائم لگ سکتا ہے مگر کوالیٹی کے لحاظ سے آپ کو کوئی شکایت نہیں ہو گی،، فی الحال اس کے لیے ہمیں سرمایہ کی ضرورت ہے جو آپ کی کمپنی ہمیں فراہم کر رہی ہے۔ یہ کام میں اور داور اپنی نگرانی میں کروائیں گے آپ کو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔

ہوں۔۔۔اہان نے ہنکار بھرا تھا اور فائل بند کر کے عمل کو تھمائی۔ ٹھیک ہے مس عمل،، کراچی سے آنے کے بعد اپ میرے ساتھ ان علاقوں میں چلیں۔مجھے ایک دو سیمپل تیار کر کے دکھایئں۔ بلکہ ہم ایسا کرتے ہیں سردیوں

کی نیو کلیکشن کے ڈیزائن ابھی سے تیار کر کے ان کی کیٹلاگ نکال لیتے ہیں--کیا خیال ہے--اہان نے عمل کو دیکھتے ہوے کہا۔

لیکن سر ہم ایسے کیسے یہ کام کر سکتے ہیں ۔سر اس میں نقصان کے چانسز زیادہ ہیں،، آرڈر بڑا ہے۔اور پھر ہمارا ایک معیار ہے ہم اتنی بڑی فیکٹریز چھوڑ کے ایک چھوٹے سے یونٹ پہ بھروسہ کیسے کر سکتے ہیں--اور جو فبریکس پہ ہم کام کرواتے ہیں اس کام اور ہینڈمیڈ کام میں بہت فرق ہے۔ سر یہ آئیڈیا فلاپ ہے--شانزے نے سنجیدگی سے عمل کو ایک نظر دیکھتے ہوے اہان سے کہا۔

مس شانزے ہر کام نقصان یا فائدے کے لئے نہیں کیا جاتا۔اور ویسے بھی بزنس کہتے ہی اسے ہیں۔اس میں نقصان اور فائدہ ہوتا رہتا ہے۔ اور مجھے تو مس عمل کا آئیڈیا اچھا لگا ہے۔کچھ فریش اور نیا کرنے کو ملے گا--

جی سر،، آپ ٹھیک کہ رہے ہیں۔شانزے نے سپاٹ لہجے میں کہا ۔

ٹھیک ہے مسٹر اہان ملک مجھے لگتا ہے،، آج کی میٹنگ ختم کرنی چاہیے۔آپ کراچی پہنچیں میں آپ کو اُدھر جوائن کرتی ہوں۔ عمل نے فائل بند کرتے ہوئے کہا۔ ٹھیک ہے اب مجھے اجازت دیں۔ عمل چیئر سے اُٹھی تھی۔

اہان نے غصے سے اسے اُٹھتے دیکھا تھا۔

مِس عمل،، کہاں جا رہی ہیں آپ؟ ابھی ہماری میٹنگ ختم نہیں ہوئی۔ اہان نے خشک لہجے میں کہا۔

مسِ شانزے آپ یہ فائل لے جائیں میں ان پر بعد میں سائن کرتا ہوں ۔

اوکے سر۔ شانزے فائل پکڑے ایک نظر عمل پر ڈالے وہاں سے چلی گئی۔

جی آپ کو مجھ سے کیا کام ہے؟ عمل نے کھڑے کھڑے پوچھا۔ اہان اُٹھ کر دروازے تک گیا تھا اور دروازے کو لاک کیا۔

مسٹر اہان یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟ آپ نے مجھے یہاں پر میٹنگ اٹینڈ کرنے کے لیے بلایا تھا۔

اہان عمل کی طرف بڑھا تھا۔

مسٹر اہان آپ کل بہت چیپ حرکتیں کر چکے ہیں اور میں نے آپ کو اچھی طرح وارن بھی کیا تھا۔ خبردار اگر آپ میرے پاس آئے تو۔ عمل نے قدم پیچھے کی طرف بڑھاتے ہوئے اہان کو سخت لہجے میں وارن کیا تھا۔

اہان مسکرایا تھا عمل کی دھمکی پر،، اور عمل کا کلچ ٹیبل سے اُٹھا کر ڈرار میں ڈال کر اسے لاک کیا تھا اور چابی دور اچھال دی۔

عمل نے غصے سے اہان کو گھورا تھا اس فضول سی حرکت پر،، مسٹر اہان میرا کلچ مجھے دیں۔ مائی ڈیئر وائف! کل تو آپ کو اس کلچ نے بچا لیا تھا مگر آج اس کمرے میں ایسی کوئی چیز نہیں جو مجھے مار کر آپ خود کو بچا سکیں۔ اہان نے عمل کو کمر سے تھام کر خود کے قریب کیا اور ایک جھٹکے سے عمل کی کمر کو بیلٹ سے آزاد کیا تھا۔ مسٹر اہان یہ کیا بدتمیزی ہے،،، عمل تلملاتے ہوئے بولی۔

منع کیا تھا نہ کہ کل، فضول ڈریسنگ مت کرنا اور یہ بیلٹ تمہارے خوبصورت وجود کی دلکشی میں اضافہ کر رہی تھی اور تمہارا خوبصورت گداز بدن کو چھونے کا، دیکھنے کا حق صرف میرا ہے۔

اہان نے اسے خود کے قریب کرتے ہوئے اس کی گردن پر اپنے دہکتے ہوئے لب رکھے تھے۔ اہان کی گرم سانسوں کی تپش سے عمل کو اپنی گردن جھلستی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔ اہان دیوانوں کی طرح کافی شدت سے اپنا لمس عمل کی گردن پر بکھیرنے لگا۔

عمل نے پوری قوت سے اہان کو خود سے دور کرنا چاہا۔ اہان نے اسے خود سے اور قریب کر کے بہت زور سے خود میں بھینچا تھا کہ عمل کو اپنا سانس رکتا ہوا محسوس ہوا۔ عمل نے مزاحمت کرنے کی کوشش کی تو اہان نے اپنی گرفت اور مضبوط کی۔

ریلیکس،، کام ڈاؤن،، عمل،، کچھ نہیں کر رہا میں،،، پلیز مجھے خود کو محسوس کرنے دو،، یقین کر لینے دو تم میرے پاس ہو،، حقیقت کا روپ دھار کر،، تمھیں پتا

ہے،،ان چار سالوں میں میں نے ہر پل تمھیں اپنے پاس محسوس کیا ہے۔ میرا الوژن بن کے بہت قریب رہی ہو میرے،، اور جب حقیقت بن کر میرے سامنے آئی ہو تو یہ فاصلے سمیٹنے کی بجائے انھیں کیوں بڑھا رہی ہو۔

میں وہی اہان ہوں،، جس نے تمھیں دیوانوں کی طرح پیار کیا تھا۔ میں تمھارا اہان ہوں،، جس سے تم نے کبھی پیار کیا تھا۔ باقی سب بھول جاؤ،، یہ یاد رکھو عمل میں تمھاری پہلی محبت ہوں،، تمھارا اہان،،پلیز عمل بھول جاؤ سب کچھ۔ مجھے اپنی سانسوں میں اتر کر خود کو مہکانے دو۔ مجھے اپنی روح کی گہرائیوں میں اترنے کا ،،موقع دو،،میرے لب صدیوں سے پیاسے ہیں۔ پلیز مجھے خود کو سیراب کرنے دو ورنہ میں اندر ہی اندر جھلس کر ختم ہو جاؤں گا۔

میں تمہاری دھڑکنوں کو سننا چاہتا ہوں مجھے خود میں اتنا سمونے دو کے تمہاری سانسوں سے میری خوشبو آئے ،،میں صدیوں سے پیاسا ہوں اس بنجر روح کو سراب کر کے اس میں اپنی محبّت کی آبیاری کر کے شاداب کر دو--تم نہیں جانتی عمل،، برسوں ہجر کی راتوں میں رویا ہوں،،تڑپا ہوں،، چین کی نیند کیا ہوتی

ہے،، مجھے نہیں پتا ،،برسوں سے میں سویا نہیں،۔ عمل پلیز،، مجھے خود کے ساتھ لپٹ کر چند پل کی سکون کی نیند دے دو۔

اہان گھمبیر سر گوشی نما آواز میں عمل کو سینے سے لگائے تڑپتے ہوے عمل سے مخاطب تھا۔

عمل اس کی صدائیں سنی ان سنی کرتے ہوے،، اہان کے حصار سے نکلنے کی پوری کوشش کرنے لگی۔۔مگر اہان کے پہاڑ جیسے وجود کو ایک انچ بھی ہلا نہ سکی۔ عمل ضبط کرتی اہان کی بانہوں میں کھڑی تھی۔ بلکہ پھڑپڑا کر رہ گیئ تھی اس کی بانہوں میں۔

اہان چھوڑو مجھے،، عمل مزاحمت کرتے ہوئے چیخی تھی۔

اہان ایک دم اس سے دور ہوا تھا۔ عمل نے لمبا گہرا سانس لے کر اہان کو گھور کر دیکھا۔

اہان اس کے لئے بے قرار ہوتے ہوے اسے کلائی سے کھینچ کر دوبارہ خود کے قریب کیا تھا اور اس کی سانسوں کو اپنی سانسوں میں الجھاتے ہوئے اس پر اپنا تسلط قائم کرنے لگا۔ عمل پوری قوت سے مزاحمت کرنے لگی۔اہان عمل کی مزاحمت کی پرواہ کیے بغیر اپنی شدت دکھا رہا تھا۔بے انتہا شدت کے عمل کو اپنا سانس رکتا محسوس ہوا۔

دروازہ ناک ہونے پر اہان عمل سے الگ ہوا تھا اور خود پر قابو پاتا گھرے گھرے سانس لیتا دروازہ کھولا،، عمل سرخ چہرے کے ساتھ اپنی سانسوں کو بحال کر رہی تھی،، جو ابھی اہان نے بڑی بے دردی سے خود کی سانسوں میں قید کی تھیں۔

شانزے اندر داخل ہوئی تھی عمل سرخ چہرے کے ساتھ ایک طرف لمبے لمبے سانس لے رہی تھی اور اہان بالوں میں ہاتھ پھیرتا اپنی بوجھل سرخ آنکھوں سے عمل کو دیکھ رہا تھا۔

شانزے جیسے ایک پل میں سب کچھ سمجھ گئی تھی۔ اب فق چہرے کے ساتھ دونوں کو دیکھ رہی تھی۔ جی مِس شانزے ،،،اہان نے خود کی بے ترتیب

سانسوں کو درست کرتے ہوئے شانزے سے پوچھا،،جو کسی کام سے آئی تھی شاید۔

سر میں پوچھنے آئی تھی۔ شانزے بھول ہی گئی تھی کہ وہ کس کام سے آئی تھی۔ عمل اور اہان کی حالت نے اس کی زبان پر قفل ڈال دیے تھے۔

شانزے ایک دم سے دروازہ زور سے بند کرتی باہر چلی گئی تھی۔

عمل نے غصے سے اہان ملک کو دیکھا،،اور پھر خاموشی سے دروازہ کھولتی باہر نکل گئی تھی۔

عمل غصے سے باہر آ تو گئی تھی مگر بے بسی سے اس کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے تھے۔ اہان ایسے ہی ہمیشہ اس کے پاس اس کی مرضی کے بغیر آتا تھا۔ عمل کو اپنی بے وقعتی اور بے بسی کا احساس شدت سے ہونے لگا تھا۔

برسوں پہلے بھی اہان ہر رات اسے احساس دلاتا تھا کہ جیسے وہ اس کا کھلونا ہو ایسے ہی وہ خود کو بے بس، کمزور اور بے وقعت محسوس کرتی تھی۔ اور آج بھی

اہان کو صرف اپنے احساسات کا خیال تھا۔ وہ کیا چاہتی ہے،، اہان نہ کل جاننا چاہتا تھا اور نہ آج اسے جاننے میں دلچسپی تھی۔

عمل اپنی سوچوں میں گم فٹ پاتھ پر چل رہی تھی۔ غصے میں وہ اپنا کلچ بھی اُدھر بھول آئی تھی موبائل بھی اسی میں تھا۔ عمل نے بے خیالی میں سڑک پار کی تھی کہ آگے سے ایک گاڑی تیزی سے آئی تھی،، اس سے پہلے وہ گاڑی عمل کو ہٹ کرتی،،اہان تیزی سے عمل کی طرف بڑھا اور اسے دھکا دیا تھا اور خود بھی پیچھے ہوا تھا۔ اگر ایک سیکنڈ کی دیر ہوتی تو وہ گاڑی اہان کو دور اچھال دیتی۔

عمل دل پر ہاتھ رکھے تیزی سے گزرتی ہوئی گاڑی کو دیکھ رہی تھی۔

،اہان غصے سے عمل کی طرف بڑھا۔ پاگل ہو گئی ہو کیا، دکھائی نہیں دیتا تمھیں اگر تمھیں لگ جاتی تو؟ گاڑی کتنی سپیڈ میں تھی جانتی ہو۔ اگر میں بر وقت نہ آتا تو کیا ہوتا؟ اہان عمل کی کلائی کو سخت گرفت میں لیتے ہوئے چلایا تھا۔

عمل نے غصے سے اہان سے اپنی کلائی چھڑوائی ۔ تو کیا ہوتا،، مر جاتی نہ،، اچھا ہوتا آپ سے جان چھوٹ جاتی میری۔ عمل بھی چلاتے ہوئے بولی۔

اہان نے خود پر قابو پایا تھا کیونکہ وہ اس وقت روڈ پر تھے لوگ آتے جاتے انھیں دیکھ رہے تھے۔

عمل کو اس طرح چلاتے دیکھ کر کچھ لوگ آگے بڑھے تھے۔

کیا مسئلہ ہے؟ کون ہو تم؟ کیوں تنگ کر رہے ہو اکیلی لڑکی کو؟ ان میں سے ایک آدمی آگے آ کر اپنا رعب جھاڑنے لگا۔

اہان نے اپنی بیرڈ پر ہاتھ پھیرا تھا اور پھر ایک زور دار مکا اس کی ناک پر جھڑ دیا۔

مسئلہ پتہ ہے کیا ہے،، تم لوگوں کو دوسروں کے مسائل میں ٹانگ اڑانے کا شوق ہوتا ہے۔ یہ اکیلی لڑکی،، بیوی ہے میری۔ اہان غصے سے چیخا تھا۔

اہان نے اپنا سارا غصہ اس پر اتارا تھا ایک تو عمل نے اس کا دماغ اچھا خاصا گرم کر رکھا تھا۔ عمل کا رویہ اہان کو پاگل کر رہا تھا۔

بیوی کا سن کر جو آدمی آگے بڑھے تھے وہ پیچھے ہوئے تھے۔ اور جس نے ناک پر مکا کھایا تھا وہ اہان کی باڈی دیکھ کر اور اس کے لباس سے مرعوب ہوتا دوبارہ اگے نہیں ہوا تھا۔

اگر بیوی ہے تو یوں سڑک پہ تماشا کرنے کی بجائے گھر میں مسائل حل کرو،، عجیب تماشا آج کل کی جنریشن لگائے رکھتی ہے۔ ایک بزرگ بڑبڑاتے ہوے وہاں سے چلے گیئے۔

اہان نے آگے بڑھ کر عمل کی کلائی تھامی تھی۔ عمل نے چھڑانے کی کوشش کی تو اہان نے اپنی گرفت اور مضبوط کی،،اور سرخ آنکھوں سے عمل کو دیکھا۔ مجھے لگتا ہے اتنا تماشہ کافی ہے آج کے لیے۔ اس سے پہلے اور تماشہ ہو چپ کر کے میرے ساتھ چلو۔ اہان نے اسے کلائی سے تھام کر گاڑی میں دھکیلا تھا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ڈرائیو کرنے لگا۔

اہان سرد تاثرات لیے لب بھینچے ڈرائیو کر رہا تھا اسے وہ منظر نہیں بھول رہا تھا جب وہ بے دھیانی میں سڑک پار کر رہی تھی۔ عمل کو کھونے کے احساس سے اہان کا دل بہت ڈر گیا تھا۔ اہان کا دل کس سوکھے پتے کی طرح لرز رہا تھا۔

اہان نے ایک نظر عمل کو دیکھا جو سپاٹ چہرے کے ساتھ ونڈو سکرین پر نظریں جمائے بیٹھی تھی۔ اہان نے لمبا گہرا سانس لیا تھا پتہ نہیں اس کی سزا کب ختم ہونے والی تھی یا پھر کبھی نہیں۔

یہ خیال آتے ہی اہان نے بے چینی سے سیٹ پر پہلو بدلا تھا سٹیرنگ پر کنٹرول بھی ایک لمحے کو ڈگمگایا تھا۔ گاڑی ذرا سی ڈولی تھی،، بلکل اس کے دل کی طرح جس کی دھڑکن اتنی تیز تھی کہ اہان کو وہ دھڑکن اپنے کانوں میں سنائی دینے لگی۔

اہان خود پر ہنسا تھا،، اپنے آپ کو اس حال تک پہنچانے والا وہ خود ہی تو تھا۔ اپنی زندگی، اپنی خوشیاں، اپنا سکون خود ہی اپنے ہاتھوں سے ختم کرنے والا،،، اس کا سکون اس کا سب کچھ اِسی ایک وجود میں تو تھا۔

اس کی رگوں میں وہ لہو بن کے دوڑتی تھی۔

اس کے دل میں دھڑکن بن کر رہتی تھی

اس کے جسم میں سانس بن کر چلتی تھی۔

جانتے بوجھتے اپنی زندگی کو اپنے ہاتھوں سے دفنا دیا۔

اہان نے اپنی کنپٹیاں سہلائی تھیں۔

گاڑی کا رُخ ہوٹل کی طرف نہ دیکھ کر عمل نے غصے سے اہان کو دیکھا۔

جو خاموشی سے ڈرائیونگ کر رہا تھا۔

مسٹر اہان گاڑی روکیں۔ عمل غصے سے چیخی۔

ریلیکس،، عمل،،، میں تمھیں ہوٹل ڈراپ کر دوں گا۔

بس ذرا اپنے گھر چلیں گے۔

عمل نے اہان کو ایسے دیکھا جیسے اس کی دماغی حالت پر شبہ ہو۔

مسٹر اہان،،،آپ کا دماغ تو نہیں چل گیا۔

اپنے حواس میں ہیں کہ نہیں۔

کون سا گھر جو ہمارا ہے؟

وہی جس کا خواب دیکھا تھا ہم دونوں نے مل کر۔

اہان کے جواب پر عمل استہزائیہ ہنسی تھی۔

وہ خواب تو کب کے جل چکے اب تو ان کی راکھ بھی نہیں ہے،،تو آپ کون سے خوابوں کی بات کر رہے ہیں۔ عمل نے بھڑکتے ہوئے کہا تھا۔

اووووو،،،مجھے سب سمجھ آ رہا ہے آپ مجھے وہاں کیوں لے کر جا رہے ہیں تاکہ آپ خوابوں اور محبتوں کی آڑ میں مجھ سے زبردستی کے کے اپنی ہوس پوری کر سکیں۔ عمل کی بات پر اہان نے ایک جھٹکے سے گاڑی روکی تھی۔ مِس عمل اہان ملک، اگر مجھے تم سے اپنی ہوس پوری کرنی ہوتی ناں،اُس رات کرتا جب تم میرے گھر میں موجود تھی۔ کتنی بار تنہائی میں ملی ہو مجھ سے دو منٹ لگنے تھے تم سے اپنی ہوس پوری کرنے میں۔

اگر میں تمھارے قریب آتا ہوں تو اپنی ہوس مٹانے کے چکر میں نہیں اپنی پیاسی روح کو سیراب کرنے کے لیے آتا ہوں۔

اہان عمل پر جھکے سرد انداز میں غرایا۔۔

اور وہ جو ڈیڑھ سال میرے ساتھ کرتے رہے وہ تو ہوس ہی تھی نہ تمھاری۔۔جو تم مجھ سے پوری کرتے تھے۔

عمل کی آنکھوں سے آنسو نکلتے ہوئے اس کے گالوں پر بہنے لگے۔

اہان تڑپ اُٹھا تھا،، نہیں عمل وہ بھی ہوس نہیں تھی،، تم پر ہر جگہ اپنی چھاپ چھوڑ کر خود کو اور تمہیں باور کرواتا تھا کہ تم میری ہو ،، تم پر صرف میرا حق ہے ،، تم میری ضرورت نہیں تھی میرا سکون تھی ،، جب تمہارے پاس اتا تھا تو غم و غصے سے پاگل ہو جاتا تھا کہ تمہیں کوئی اور بھی چاہتا ہے ،، تم،،۔اہان بات کرتے کرتے رکا تھا،، تم،، تم کسی اور کو چاہتی ہو تو،، بس یہی سوچ کر تم پر اپنی جنونیت دکھاتا تھا۔۔ عمل کے گالوں پر جھکتا اس کے آنسو اپنے لبوں سے چننے لگا۔

عمل نے جھٹکے سے اہان کو پیچھے کیا تھا۔

تم جیسے مردوں کے پاس اپنے ہر عمل کی ایک وجہ ہوتی ہے،، خود کو جسٹیفائے کرنا اچھی طرح آتا ہے۔۔ یہ بوگس دلائل دے کر تم خود کو میری نظروں میں اور گرا رہے ہو۔

عمل نے اہان کو خود سے دور جھٹکا تھا ۔

دور رہو اہان،، مجھ سے،، عمل سسکتے ہوئے بولی۔

،، نہیں دور رہ سکتا عمل،، تم سے دور جانیکا سوچ کر میری سانسیں رکنے لگتی ہیں

مت دو مجھے اتنی بڑی سزا،، معاف کر دو مجھے،،اہان تڑپتے ہوئے بولا۔

کبھی معاف نہیں کروں گی تمھیں اہان،، کبھی معاف نہیں کروں گی۔ عمل اپنے آنسو اپنی ہتھیلیوں سے صاف کرتے سپاٹ انداز میں بولی۔

تو پھر تم بھی ایک بات کان کھول کر سن لو معاف تو تمھیں مجھے کرنا ہی ہو گا۔

اپنی نفرت کا مینار جتنا بلند رکھنا ہے تم رکھو،، تمھیں احساس دلا کر رہوں گا تمھاری شدید نفرت میں بھی محبت چھپی ہے، تم یہ بات سب سے چھپا سکتی ہو یہاں تک کہ خود سے بھی،،مگر مجھ سے نہیں،، میں جانتا ہوں تم آج بھی صرف میری ہو،،تمھارے دل پر صرف میرا قبضہ ہے،،

بھلے اس پر نفرت کی تہہ جم چکی ہے جس دن یہ صاف ہو گی ناں،، تو تمھیں صرف میرا نام ملے گا۔

اہان عمل کا چہرہ ہاتھوں میں بھرتے جذب کی کیفیت میں بولا۔

تو پھر دعا کرو اہان ملک،، یہ نفرت کبھی ختم نہ ہو،،جس دن یہ نفرت ختم ہوئی تو عمل کا دل کورے کاغذ کی طرح ہو جائے گا۔

جس پر کوئی بھی دوسرا آسانی سے اپنا نام لکھ دے گا لیکن وہ دوسرے تم کبھی نہیں ہو سکتے۔۔

عمل نے اہان کے ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹاتے ہوئے سپاٹ لہجے میں کہا۔

اہان کا چہرہ پل میں تاریک ہوا تھا۔ عمل کی بات نے اس کے دل میں شعلے بھڑکا دیے تھے۔ اہان نے عمل کا منہ دبوچا۔۔۔

ایک بات یاد رکھنا عمل۔ جس دن ایسا ہوا ناں تو تمھاری اور اپنی جان میں اپنے ہاتھوں سے لوں گا یہ وعدہ ہے میرا تم سے۔ تم صرف میری ہو سنا تم نے۔۔

تم صرف میری ہو۔ اہان ملک عمل پر غصے سے دھاڑا تھا۔ اہان کے سرد انداز اور اہان کی لال سرخ انگارہ آنکھیں دیکھ کر پر عمل کو اپنا خون رگوں میں منجمد ہوتا محسوس ہوا۔۔ عجیب سی وحشت اہان کی آنکھوں میں عمل کو نظر آئی تھی۔

اہان نے ایک جھٹکے سے عمل کو چھوڑا تھا اور کافی دیر تک خود پر کنٹرول کرتا رہا۔اپنی کنپٹیاں سہلاتا کبھی اپنی پیشانی کو انگلیوں سے رگڑتا،، پھر لمبا گہرا سانس لیتا۔۔

آئی ایم سوری عمل۔ اہان نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے دھیمی آواز میں عمل سے کہا۔

آپ کو سوری کرنے کی کوئی ضرورت نہیں،، یہ تو کچھ بھی نہیں،، میں تو اس بات پر آپ کے تھپڑوں کی توقع کر رہی تھی۔

ویسے بھی جان لینا آپ کے لیے بہت آسان ہے۔

،،کسی کی جان کی قیمت آپ کی نظروں میں کوئی ویلیو جو نہیں رکھتی

اگر کوئی چیز ویلیو رکھتی ہے تو وہ آپ کی انا، آپ کا غصہ، آپ کی خود غرضی--

عمل سپاٹ لہجے میں نفرت سے بولتی اہان کا کلیجہ اپنے لفظوں سے چیر گئی تھی-

میرے لیے معنی صرف تم رکھتی ہو،، کل بھی رکھتی تھی،،آج بھی رکھتی ہو،،میں میں نہیں رہا عمل،، مجھ میں یہ سب کچھ تو کب کا ختم ہو چکا،، اب تو صرف تم ہو ہر جگہ صرف تم--

ہاں،، اہان ملک خودغرض ہے،،کل بھی خود غرض تھا- آج بھی خود غرض ہے- صرف تمھارے معاملے میں کل بھی تم سے جدائی اہان ملک کی جان پر بن آتی تھی آج بھی تم سے جدائی اہان ملک کی جان لبوں پہ لے آتی ہے- کل بھی تمھارے قریب کسی کا وجود برداشت نہیں کر سکتا تھا آج بھی اہان ملک تم پر کسی کا سایہ برداشت نہیں کر سکتا،،تم کل بھی میری تھی،، آج بھی تم صرف میری ہو،،اور ہمیشہ میری ہی رہو گی-

اہان نے سرد چٹانوں جیسے مضبوط لہجے میں عمل کو کہتے ہوئے گاڑی کا رُخ ہوٹل کی طرف موڑا تھا۔

ہوٹل کے پاس اہان نے گاڑی روکی۔ عمل جلدی سے دروازہ کھول کر اترنے لگی۔ اہان نے دروازہ لاک کیا تھا۔

عمل نے غصے سے اہان کی حرکت پر اپنا ہاتھ زور سے ڈیش بورڈ پر مارا تھا۔ اہان مسکرایا،، ویسے میری جان مجھ پر غصہ ہے تو مجھ پر اتارو ناں،،، اپنے خوبصورت نازک ہاتھوں پر کیوں اتار رہی ہو۔

اہان مسکراتے ہوئے بولا۔

عمل نے اہان کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

وہ خاموشی سے گاڑی سے باہر دیکھ رہی تھی۔

اہان نے اِسے اُس کا کلچ پکڑایا،،جو عمل نے خاموشی سے پکڑ لیا،،بنا کسی ردِ عمل کے۔

اب خاموش کیوں ہو؟ ایسا بھی کیا کہہ دیا میں نے۔

عمل نے اس بار بھی کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ اہان نے لب بھینچ کر عمل کو دیکھا جو بلکل سپاٹ چہرہ لیے گاڑی میں بیٹھی سامنے دیکھ رہی تھی۔

اچھا ایسے خاموش مت رہو یار،، یہ کلیجہ ہی مار دو مجھے،، قسم سے اُف نہیں کروں گا۔۔

اگر ایسے تمھیں چھوڑ کر جاؤں گا۔

تو بہت بے چین رہوں گا۔ اہان کے لہجے میں بے بسی پنہاں تھی۔

عمل کے کوئی جواب نہ دینے پر اہان نے بے بسی سے جیسے لمبا سانس کھینچا تھا اور گاڑی کا لاک کھولا۔ عمل بنا ایک سیکنڈ کی دیر کیے گاڑی سے اترتے ہوئے ہوٹل کے اندر چلی گئی۔

عمل کے اترنے کے بعد اہان کتنی ہی دیر تک گاڑی میں بیٹھا رہا اور پھر گہری سانس بھرتا شکست خوردہ انسان کی طرح گاڑی سٹارٹ کی،،۔ اور کتنی ہی دیر تک یونہی بے مقصد گاڑی سڑکوں پر دوڑاتا رہا۔

اہان کا نہ ہی آفس جانے کا ارادہ تھا اور نہ ہی گھر۔

گھر تو اہان کو کاٹ کھانے کو دوڑتا تھا وہ عمل کو صرف اس لیے گھر لے کر جانا چاہتا تھا کہ شاید اس کے کچھ پل ٹھہرنے سے اس گھر سے وحشت کے سناٹے دور ہو سکیں۔

اہان کافی دیر تک گاڑی سڑکوں پر دوڑاتا رہا،،چین نہ آیا تو گاڑی سے نکل کر باہر کھلی فضا میں سانس لیا۔

گھٹن تھی کہ بڑھتی جا رہی تھی۔

رات کافی گہری ہو چکی تھی۔ جیسے جیسے رات گہری ہو رہی تھی سردی بھی بڑھتی جا رہی تھی۔

اہان نے کانپتے ہاتھوں سے اپنے کوٹ کی پاکٹ میں سگریٹ تلاش کیا تھا۔ یہ مشغلہ بھی اہان نے عمل کے واپس آنے کے بعد شروع کیا تھا۔

جب عمل پاس نہیں تھی اس کے الوژن ہی اتنے سٹرونگ تھے کہ اسے کسی چیز کی ضرورت ہی نہیں پڑی۔

اب عمل حقیقت میں تھی مگر اس کی زندگی میں کہیں نہیں تھی تو ڈاکٹر کے منع کرنے کے باوجود جب دل کا درد حد سے زیادہ بڑھ جاتا تو اس کے دھویں سے دل کو جلاتا رہتا۔

اہان نے لائٹر نکال کر سگریٹ سُلگا کر منہ کو لگایا تھا۔ اہان گاڑی کے بونٹ پر بیٹھا لمبے لمبے کش لینے لگا۔

اسے آج ایک بات اچھے سے سمجھ آئی تھی۔

مرد کو اگر عورت پر اعتبار نہ ہو تو اسے ہزار تالوں میں بھی قید کر کے رکھے تو اسے لگتا ہے کہ وہ اس سے بے وفائی کر رہی ہے۔۔

اور اگر مرد کو اس عورت پر یقین ہو تو اسے لگتا ہے وہ کچھ بھی اس کے ساتھ کر لے وہ پلٹ کر اسی کی طرف آئے گی۔

اہان کو بھی یہی لگا تھا جب تک عمل پر یقین نہ تھا تو عمل کو اپنی قید میں رکھا اس پر ظلم کے پہاڑ توڑے صرف اس وجہ سے کہ وہ اسے چھوڑ کر نہ چلی جائے ،،وہ نرمی برتے گا تو وہ اسے چھوڑ کر چلی جائے گی

اور جب اہان کو لگا عمل صرف اس سے محبت کرتی ہے جب خود سے بھی زیادہ ،،یقین ہو گیا عمل پر

تو اسے پوری امید تھی عمل اس کے پاس واپس آئے گی اس کے گڑگڑانے پر رونے پر وہ اسے معاف کر دے گی۔

مگر اہان ملک ایک بات نہیں جانتا تھا عورت جتنی نازک، جتنی نرم ہوتی ہے اتنی ہی مضبوط بھی ہوتی ہے اگر وہ خود کو ایک دفعہ سخت کر لے کوئی اسے توڑ نہیں سکتا۔ عمل بھی ایک چٹان بن چکی تھی۔

اہان اس چٹان کو سر کرنے کے لیے ہر زخم کھانے کو تیار تھا۔ زخم کتنا ہی گہرا کیوں نہ ہو وہ برداشت کرنے کو تیار تھا،،مگر عمل کی جدائی نہیں،، وہ اہان ملک کو کسی صورت قبول نہیں تھی،، عمل سے دستبرداری نہیں عمل کو کسی اور کے حوالے نہیں کر سکتا تھا۔ عمل کے وجود پر، عمل کی سانسوں پر، عمل پر صرف میرا حق ہے۔ اہان نے لمبا کش لے کر سگریٹ کا دھواں اپنے اندر اتارا اور گاڑی کی بونٹ سے جمپ لگا کر اترا۔

گاڑی میں بیٹھتا اسے اپنے گھر کے راستے پر ڈالا جہاں صدیوں جیسی رات اس کی منتظر تھی۔

داور گہری نیند سو یا ہوا تھا کہ اس کا فون رِنگ ہوا تھا۔ داور نے اپنی مندی مندی آنکھوں سے فون کی سکرین کو دیکھا عمل کا لنگ پر داور کی نیند بھک سے اُڑی تھی۔

داور نے جلدی سے فون کان سے لگایا۔ ہیلو عمل کیسی ہو؟

داور بے حد فکر مندی سے بولا تھا مگر دوسری طرف خاموشی تھی۔

داور کا دل بے حد پریشان ہوا تھا۔ داور لیٹے لیٹے اُٹھ بیٹھا۔

عمل کیا ہوا ہے خاموش کیوں ہو؟ داور کے لہجے میں بے قراری اور تڑپ محسوس کر کے عمل نے سسکی لی تھی۔ داور خود سے کمبل اتارتے ایک ہی جست میں تڑپتے ہوئے بیڈ سے اترا تھا۔ عمل کیا ہوا؟ تم رو رہی ہو۔

نہیں تو میں رو تو نہیں رہی عمل نے خود پر قابو پایا۔

عمل سچ سچ بتاؤ کیا ہوا ہے؟ اہان نے تمھیں کچھ کہا ہے۔داور کی بے حد پریشانی سے بھری آواز سپیکر پر گونجی تھی۔

نہیں داور ایسا کچھ نہیں۔ اصل میں ماما اور تمھاری یاد آ رہی تھی تو بس میرا دل بھر آیا۔ عمل اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔

عمل کیا ہوا ہے؟ تم سوئی نہیں ابھی تک؟یہاں دس بج رہے ہیں وہاں پر تو اس وقت رات کا ایک بج رہا ہو گا۔ داور مطمئن نہیں ہوا تھا وہ عمل کے ہر رنگ سے واقف تھا۔

وہ جانتا تھا عمل اس وقت رو رہی ہے۔

عمل کی خاموشی پر داور کو شدت سے احساس ہوا تھا اسے عمل کو اکیلا چھوڑ کر نہیں آنا چاہیے تھا۔ اہان ملک پر بھروسا نہیں کیا جا سکتا۔۔۔

عمل کے رونے کے پیچھے اہان ہی ہو سکتا ہے۔۔

تم کب آ رہے ہو؟ عمل نے پوچھا۔

عمل کچھ پیپر ورک رہ گیا ہے جس کی وجہ سے مجھے تقریبا تین چار دن لگ سکتے ہیں مگر میں آ رہا ہوں کل ہی،، تمھیں یوں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا۔

داور اٹل لہجے میں بولا تو عمل کو شدت سے اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ اسے اس وقت داور کو فون نہیں کرنا چاہیے تھا۔

داور تم پیپر ورک کمپلیٹ کر کے ہی واپس آنا۔

،،میں نے کہا ناں کہ مجھے بس تم لوگوں کی یاد آرہی تھی اور کیا کہہ رہے تھے اہان نے مجھے کچھ کہا ہے۔ میری تو اس سے ملاقات ہی نہیں ہوئی تو وہ مجھے کیا کہے گا،، مگر یہاں یوں اکیلے رہنا اور باہر کا کھانا کھا کر تھک چکی ہوں۔ ماما کے ہاتھ کا کھانا یاد آ رہا ہے،، اور ایک اچھے اور سچے دوست کی یاد آئی تو اس ٹائم کال ملا دی اور پتہ نہیں تم کیا سمجھ بیٹھے عمل ہنستے ہوئے بولی۔

داور نے گہرا سانس چھوڑا تھا۔ وہ جانتا تھا وجہ کوئی اور ہے۔ عمل اس سے کچھ چھپا رہی ہے۔

عمل میں جانتا ہوں،، تم تائی جان کو یاد کر رہی ہو گی۔ مجھے بھی یاد کر رہی ہو گی اسی لیے کال کی۔

ورنہ میں جانتا ہوں اپنی دوست کو وہ یوں گھبرانے والوں میں سے نہیں ہے،، نہ ہی کسی سے ڈرنے والی ہے،، ہر طرح کے حالات کا مقابلہ کرنا جانتی ہے اور اہان ملک کو تو یوں چٹکیوں میں اُڑا سکتی ہے۔

عمل مسکرائی تھی۔ داور کی باتوں پر،، ایک آنسو عمل کی آنکھ سے گرا تھا۔

وہ سمجھ گئی تھی داور اسے ان ڈائریکٹلی کیا سمجھانا چاہ رہا ہے۔۔ اور سچ میں،، داور کی باتوں سے اسے کافی حوصلہ ملا تھا۔ عمل نے اپنے آنسو صاف کیے تھے۔

میں سمجھ گئی ہوں داور۔ بہت بہت شکریہ تمہارا عمل نے فون بند کیا۔۔

داور کتنی ہی دیر فون کو ہاتھ میں پکڑے بیٹھا رہا اور پھر اُٹھ کر کچن میں کافی بنانے چلا گیا۔ اب نیند اسے کہاں آنے والی تھی۔ اس دشمنِ جان کی آواز جو سن لی تھی۔

اب ساری رات اس سلگتے جلتے دل میں عمل کی یادوں کا دیا جو جلانا تھا۔

اروحی بہت دل لگا کر تیار ہوئی تھی۔ براؤن بیل باٹم پینٹ، براؤن سلیو لیس شارٹ شرٹ گلے میں ریڈ وائٹ کا چھوٹا سا مفلر لے رکھا تھا۔ جو صرف گلے کی شان بڑھا رہا تھا۔ اس ڈریس میں اروحی کا فِگر بہت خوبصورت لگ رہا تھا۔ اروحی نے آئینے میں خود کو غور سے دیکھا۔ بلیک کرلی بال، فیئر کلر، براؤن شہد جیسی آنکھیں، درمیانہ قد، خوبصورت نین نقش اور گال پر سیاہ تل جو اس کی خوبصورتی میں اضافہ کر رہا تھا۔

وہ اتنی خوبصورت تھی کہ کسی بھی مرد کی خواہش ہو سکتی تھی۔

میں عمل جتنی خوبصورت تو نہیں ہوں لیکن پھر بھی میرا شمار اچھی خاصی خوبصورت لڑکیوں میں ہوتا ہے۔ اروحی نے آئینے میں دیکھ کر سوچا۔ کتنے ہی

مردوں نے اس کے ساتھ کی خواہش کی تھی مگر اس دل کا کیا کرتی جو صرف داور کے ساتھ کا خواہش مند تھا۔

نہیں میں اتنی جلدی ہار نہیں مان سکتی۔ داور میری محبت ہے۔ اس کے بغیر زندگی گزارنے کا سوچ کر ہی روح فنا ہونے لگتی ہے۔کیسے گزاروں گی اتنا کٹھن زندگی کا سفر،، اور داور بھی تو خوش نہیں ہے،،وہ بھی تو پیاسا صحرا میں بھٹک رہا ہے۔کتنے سالوں سے داور عمل کا انتظار کر رہا ہے۔ عمل نے اسے اُمید کا ایک سرا بھی نہیں تھمایا۔

ہو سکتا ہے میری محبّت پا کر داور عمل کو بھول جائے۔ عمل بھی تو یہی چاہتی ہے کہ میں اور داور ایک ہو جائیں۔ میں اپنی زندگی پچھتاؤں میں نہیں گزار سکتی کہ میں نے اپنی محبت کو پانے کے لیے کچھ نہیں کیا۔ مجھے داور کو احساس دلانا ہے وہ سیراب کے پیچھے بھاگ رہا ہے۔ مجھے داور کے دل میں اپنی محبت کا احساس جگانا ہے۔

اگر عمل داور کی سچی محبت کے آگے ہار گئی تو،، یہ سوچ آتے ہی آروہی بے چین ہوئی تھی۔ دو آنسو آنکھوں کے راستے گالوں پر بہنے لگے۔ اروحی نے اپنے آنسو صاف کیے تھے۔اگر مجھے کبھی لگا میں ان لوگوں کے بیچ آرہی ہوں تو میں ان کی زندگی سے دور چلی جاؤں گی۔ مگر ایک کوشش کرنے کا میری محبت کو حق ہے۔ ہو سکتا ہے داور کی محبت مجھے مل جائے۔ دل عجیب سا خوش گمان ہو چلا تھا۔

داور کب سے ہوٹل میں بیٹھا اروحی کا انتظار کر رہا تھا بلکہ اچھا خاصہ جھنجلا رہا تھا،، مجھے کھانے میں بلا کر خود ہی ابھی تک نہیں آئی۔ مہمان پہنچ چکے ہیں میزبان ہی نہیں۔ داور نے غصے سے اروحی کا نمبر ڈائل کیا۔ مگر ناٹ ریچ ایبل۔ داور نے غصے سے فون ٹیبل پر پٹخا تھا۔ گلاس ونڈو سے باہر دیکھا جہاں رات کی سیاہی آسمان پر چھا رہی تھی اور بارش بھی اب ہلکی ہلکی ہونا شروع ہو چکی تھی۔

کہاں ہو یار،، داور نے جھنجھلاتے ہوئے سوچا۔

ٹیکسی ہوٹل کے سامنے آ کر رکی تھی۔ اروحی نے ایک نظر برستی ہوئی بارش کو دیکھا اور دوسری نظر اپنے حلیے کو داور کو ایمپرس کرنے کے چکر میں اپنا کوٹ بھی نہیں لائی تھی۔

اروحی نے اپنے ہاتھوں کو آپس میں رگڑا ۔ سردی سے اس کے دانت بج رہے تھے۔

جی کڑا کے وہ ٹیکسی سے اتری تو ٹھنڈی برفیلی ہواؤں نے اروحی کا استقبال کیا۔ اروحی نے اپنا چھوٹا سا مفلر خود پر لپیٹنے کی کوشش کی مگر ندارد۔ اروحی نے سامنے ہوٹل کو دیکھا جو سڑک کے دوسری طرف تھا وہاں تک جانے کا مطلب تھا سارے کپڑے بھیگ جانا ہے اور سردی بھی بے تحاشا تھی۔ اروحی کی چھوٹی سی ناک سرخ پڑ رہی تھی۔

داور کی نظر گلاس ڈور سے باہر پڑی جہاں سڑک کے دوسری طرف اروحی شیڈ کے نیچے کھڑی تھی بنا کسی گرم کوٹ کے۔

داور جلدی سے اپنا گرم کوٹ پہنتا باہر کو بھاگا۔ بیوقوف لڑکی اتنی سردی ہے،،کوٹ بھی نہیں پہن کر آئی۔ داور بڑبڑاتا ہوا اروحی تک پہنچا۔

یہ کیا بچپنا ہے اروحی،، تم نے کوٹ کیوں نہیں پہنا۔ داور اس کے قریب آ کر اپنا کوٹ اتار کر اسے پہناتے ہوئے ڈانٹنے لگا۔

اروحی نے لو دیتی نظروں سے داور کو دیکھا تھا۔

اب ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔ داور غصہ سے اسے دیکھتا ہوا بولا۔

مجھے کیا پتہ تھا بارش ہو جائے گی۔اروہی مسکراتی ہوئی بولی۔

بارش کا نہیں پتہ تھا یہ تو پتہ تھا کہ باہر سردی کتنی ہے۔ داور جھنجھلا تے ہوئے ہولا۔

اروحی نے مسکراتے ہوئے داور کو دیکھا جو گرے کلر کی پینٹ اور گرے کلر کی گرم شرٹ میں ملبوس تھا اور چہرے پر جھنجھلا ہٹ اور نیلی آنکھوں میں غصہ لیے

اس کے ساتھ کھڑا برستی بارش کو دیکھ رہا تھا۔ اروحی کو جی بھر کر پیار آیا تھا داور پر۔

خود پر اروحی کی نظریں محسوس کر کے داور نے اروحی کو دیکھا جس نے گڑ بڑاتے ہوئے نظریں پھیریں تھیں ۔

داور اروحی کی اس حرکت پر مسکرا کر رہ گیا۔ داور کے گالوں میں پڑنے والا ڈِمپل دیکھ کر اروحی کا دل کیا تھا اس ڈِمپل کو اپنی انگلی سے چھونے کو۔

تم لڑکیوں کو فیشن کرنے کا کتنا شوق ہوتا ہے اتنی سردی میں تم سلیولیس شرٹ پہن کر آئی ہو۔ حیرانگی ہو رہی ہے مجھے۔

داور اس کی ڈریسنگ پر چوٹ کرتا ہوا بولا تھا۔

اروحی خجالت سے سرخ ہوئی تھی۔ وہ اسے کیسے بتاتی کہ یہ ڈریسنگ اس نے خاص طور پر اس کے لیے کی تھی۔

ہم لڑکیاں اتنی سردی میں بھی ایسی ڈریسنگ اس لیے کرتی ہیں کہ ہمیں پتہ ہوتا ہے تم لڑکے فورًا سے آگے بڑھ کر ہمیں اپنا کوٹ پیش کرو گے۔

اروحی نے بھی آگے سے دُو بدُو جواب دیا جس پر داور کھل کھلا کر ہنس پڑا تھا۔

چلو شکر ہے بتا دیا آئندہ سے یہ سہولت میں کسی کو نہیں دوں گا۔

پھر یہ تو میری خوش قسمتی ہے کہ آپ کی یہ عنایت مجھ پر ہوئی ہے اور آئندہ کسی پر نہیں ہو گی۔ اروحی نے مسکراتے ہوئے کہا۔بارش اب رُک چکی تھی۔ داور نے اروحی کو ہوٹل کے اندر چلنے کو کہا۔

داور مجھے کھانا نہیں کھانا۔ مجھے شاپنگ کرنی ہے پاکستان جانا ہے۔ تو مجھے کچھ کپڑے لینے ہیں اور بھی بہت ساری چیزیں اور یہ شاپنگ تم مجھے کرواؤ گے۔۔

وہ کس خوشی میں،،داور نے ابرو اٹھائے پوچھا۔ وہ اس خوشی میں کیونکہ میں تمھارے پاکستان جا رہی ہوں۔ اروحی اٹھلاتے ہوئے بولی۔

جناب پاکستان کا ایک رول ہے۔باہر سے آنے والا یہاں سے ڈھیروں تحائف لے کر جاتا ہے اپنے پیاروں کے لئے،،تو اصولاً آپ کو کچھ گفٹ لینے چاہیے،،داور اسے چڑاتا ہوا بولا۔

اچھا ایسی بات ہے تو میں کچھ کپڑے عمل کے لئے لے لیتی ہوں۔پاکستان میں وہی تو ہے اس وقت،،اور بھی کوئی ہے تو بتا دو میں اس کے لئے بھی گفٹ لے لوں گی۔اروہی چہکتی ہوئی بولی۔

اور بھی ،،،میرا سب کچھ وہی تو ہے داور خود سے بڑبڑایا تھا۔

داور کیا کہ رہے ہو،،،اروہی نے اس کا بازو پکڑ کر ہلایا کچھ نہیں داور نے سر جھٹکا

چلو پھر

اروحی اور داور ایک مال میں داخل ہوئے۔ اروحی لیڈیز سیکشن کی طرف بڑھی تھی۔ اروحی کی نظر ایک ریڈ شارٹ جیکٹ پر پڑی جو کہ بے تحاشا خوبصورت تھی جس کے کالر پر چھوٹے چھوٹے بیٹز لگے ہوئے تھے۔ اروحی کو وہ بہت پسند آئی تھی۔

اروحی نے اسے پہن کر مِرر کے سامنے جا کر دیکھا۔

یُو آر لکنگ ویری پریٹی،، سیلز گرل کی تعریف پر اروحی مسکرائی تھی اروحی نے داور کی تلاش میں نظریں گھمائیں۔ داور اسے اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔

داور کیسی لگ رہی ہے۔

بہت خوبصورت

یہ عمل پر بہت خوبصورت لگے گی۔ داور ک منہ سے بے اختیار نکلا۔

داور کے جملے پر اروحی کا چہرہ ماند پڑا تھا۔

ہاں صحیح کہہ رہے ہو،،یہ عمل پر بہت خوبصورت لگے گی۔

اروحی نے بے دلی سے وہ جیکٹ اُتاری تھی۔

داور تمھیں کچھ چاہیے تو تم لے سکتے ہو میری طرف سے گفٹ سمجھو۔

اروحی نے داور کو آفر کی تھی۔

نہیں مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ تم نے جو لینا ہے جلدی لو۔ مجھے ایک دو اور بھی ضروری کام ہیں۔

اروحی نے چپکے سے داور کے لیے ایک خوبصورت سی شرٹ خریدی تھی جو س نے مال سے باہر آتے داور کو دی۔

اروحی میں نے منع کیا تھا تمھیں۔

داور نے وہ شرٹ لینے سے انکار کیا۔داور گفٹ سمجھ کر لے لو۔ سمجھو تم پاکستان میں ہو اور میں تمھارے لیے گفٹ لائی ہوں۔ اروحی نے بڑے آس سے کہا۔

نہیں اروہی میں نہیں لے سکتا۔میں گفت نہیں لیتا کسی سے۔ داا‌ور نے رسانیت سے منع کیا تھا۔

کبھی عمل سے بھی نہیں لیا گفٹ۔ کبھی عمل نے بھی تمھیں کوئی گفٹ دیا ہی ہو گا،، اگر عمل تمھیں دیتی تو کیا تم اسے بھی منع کر دیتے،، عمل کے نام پر داور کی آنکھیں سرخ ہوئیں تھیں داور نے اروحی سے جلدی سے وہ شرٹ پکڑی اور آگے کو بڑھ گیا۔ داور کے رد عمل پر اروحی کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا،، اسے عمل کا ذکر نہیں کرنا چاہیے تھا۔

داور تیزی سے آگے بڑھا تھا ایک جگہ پر رُک کر داور نے اپنے ہاتھ میں پہنے چھلے کو دیکھا تھا۔

عمل نے پہلا اور آخری تحفہ اسے یہی دیا تھا،، منگنی سے دو دن پہلے،، داور اور عمل نے ایک دوسرے کو انگھوٹھی پہنائی تھی۔ عمل نے سلور کلر کا چھلا پہنایا تھا اور داور نے عمل کو چھوٹی سی گولڈ کی رِنگ پہنائی تھی۔

یہ آئیڈیا عمل کا تھا۔ وہ چاہتی تھی کہ وہ دونوں سب سے چھپ کر منگنی کریں وہ اپنی مرضی کی رِنگ اسے پہنانا چاہتی تھی۔

داور نے پچھلے آٹھ سالوں سے یہ چھلا پہنا ہوا تھا اس چھلے کا حالت بھی کافی خراب ہو چکی تھی مگر داور نے اسے پھر بھی نہیں اُتارا تھا۔ عمل تو اس چھلے کو بالکل بھول چکی تھی مگر داور آج بھی عمل کی اس نشانی کو دل سے لگائے بیٹھا تھا۔ داور تیزی سے قدم بڑھاتا مال سے باہر آیا تھا۔ اروحی بھاگتے ہوئے داور کے پیچھے آئی تھی۔ بھاگنے کی وجہ سے اروحی کا سانس پھول چکا تھا۔ داور رکو،،، میری بات تو سنو،، داور خود پر قابو پاتا ہوا رُکا تھا۔

بارش پھر سے برسنا شروع ہو چکی تھی۔ اروحی نے اپنے گرم کوٹ کو اچھی طرح خود پر لپیٹا تھا جو ابھی اس نے خریدا تھا۔ داور اب کیا کریں ہماری گاڑی بھی دور پارک ہے۔اروہی نے برستی ہی بارش کو دیکھتے پوچھا۔

وہ تو ٹھیک ہے گاڑی تک تو جانا پڑے گا۔ گاڑی ذرا پیچھے پارک کی ہے ابھی بارش ہلکی ہے ہم جلدی سے پہنچ جائیں گے۔

داور اروحی کو کہتا ہوا آگے کو بڑھا اروحی بھی داور کے ہمقدم ہوئی۔ بارش اور سردی کی وجہ سے سڑک کافی ویران تھی۔

داور اور اروحی جیسے ہی باہر سڑک پر آئے تو بارش بہت تیزی سے برسنا شروع ہو گئی۔ داور اور اروحی نے بھاگتے ہوئے ایک شیڈ کے نیچے پناہ لی۔

وہ کافی دیر تک شیڈ کے نیچے کھڑے رہے مگر بارش شدید ہوتی جا رہی تھی۔

اچانک ہی داور کھلے آسمان کے نیچے بانہیں پھیلائے کھڑا ہو گیا۔

داور تم پاگل ہو چکے ہو؟ کیا کر رہے ہو؟ واپس آؤ،، اروحی چیخی۔

تمھیں پتہ ہے اروحی،، مجھے عمل سے محبت کب ہوئی تھی۔ ایسی ہی برستی بارش میں اسے بھیگتے ہوئے دیکھا تھا۔ داور اونچی آواز میں بول رہا تھا۔

،سردی سے کپکپاتا ہوا لرزتا ہوا اس کا وجود سردی سے نیلے پڑتے ہونٹ، کھلے بال ایسے ہی سردی کی آوائل بارش میں وہ بھیگ رہی تھی۔

ایسے ہی بانہیں پھیلائے، آنکھیں بند کیے وہ آسمان کے نیچے کھڑی تھی۔ مجھے وہ اس وقت آسمان سے اُتری پری لگی تھی۔ اروحی اس دن وہ سیدھا اس دل میں اُتر گئی تھی۔ داور نے دل کے مقام پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔

جل تھل بارش میں داور پورا بھیگ چکا تھا۔ داور کی آنکھ سے بہتے آنسو بارش کا ہی حصہ معلوم ہو رہے تھے۔

آج بھی وہ دلکش منظر میری آنکھوں کے سحر نے جکڑ رکھا ہے۔اروحی ہر سردی کی بارش میں ایسے ہی آسمان کے نیچے کھڑا اسے محسوس کرتا ہوں۔ اب داور سڑک کے بیچوں بیچ بیٹھ چکا تھا۔

اروحی بھاگتی ہوئی داور تک آئی تھی۔

داور اُٹھو، گھر چلو پلیز۔ اروحی نے داور کو اُٹھانے کی کوشش کی۔

اب برداشت نہیں ہوتا مجھ سے۔ نہیں دور رہ سکتا۔ پلیز عمل کو لے آؤ میرے پاس،، یا پھر یہ دل نکال دو۔ داور اب پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا تھا۔ اروحی کو اسے سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا۔

ان چار سالوں میں دل کو ایک اُمید بندھی تھی کہ وہ میری ہو جائے گی۔ مگر اب ایسا لگتا ہے ایک دفعہ پھر وہ اہان اسے مجھ سے چھین لے گا۔

کتنی مشکل سے برداشت کرتا ہوں اسے عمل کے نزدیک۔

مرچیں سی بھر جاتی ہیں اس وجود میں۔۔

اہان کی آنکھوں میں میں نے عمل کے لیے دیوانگی دیکھی ہے۔ وہ پھر سے جیت جائے گا وہ پھر سے میری محبت مجھ سے چھین لے گا۔

داور گھٹنوں کے بل بیٹھا بے تحاشا رو رہا تھا۔ اروحی کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

داور اُٹھو پلیز گھر چلتے ہیں کوئی نہیں چھینے گا عمل تم سے، تم اُٹھو پلیز۔ اروحی نے اسے اُٹھاتے ہوئے کہا۔

تم سچ کہہ رہی ہو تم۔ تم عمل کو میری لیے مناؤ گی۔ داور اپنے ہوش و ہواس میں نہیں لگ رہا تھا۔

ہاں میں مناؤں گی تم اُٹھو پلیز۔ اروحی نے اسے اُٹھاتے ہوئے کہا۔

داور یکدم اروحی کے گلے لگ چکا تھا۔

اروحی کچھ پل کے لیے ششدر رہ گئی تھی۔ داور اروحی کے گلے لگے بچوں کی طرح رو رہا تھا۔داور یکدم اروہی الگ ہوا تھا جیسے ہوش میں آیا تھا۔ داور اروحی سے نظریں چراتا کھڑا ہوا ۔

آئی ایم سوری اروحی۔ پتہ نہیں مجھے کیا ہو گیا تھا۔ برستی ہوئی بارش میں میں ایسے ہی اپنے ہوش کھو بیٹھتا ہوں۔

اتنے برے طریقے سے عمل کی یاد اس دل پر حملہ کرتی ہے کہ میں اپنے حواس میں نہیں رہتا۔ آج ایک دوست غمگسار ملا تو اس کے کندھے پر سر رکھ کر رو پڑا۔ اگر آج تم سے یہ سب نہ کہتا تو شاید میرا دل شدتِ غم سے پھٹ جاتا۔

کیونکہ عمل کی زندگی میں دوبارہ سے اہان آچکا ہے داور اپنے ہونٹ کاٹتے نظریں جھکائے بولا تو اروحی اہان کے ذکر پر پریشان ہوئی تھی۔

داور یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ اہان جس نے عمل پر اتنا ظلم کیا۔تم اس کی بات کر رہے ہو۔

اروحی چیختے ہوئے بولی تھی۔

اروحی کے پوچھنے پر داور اروحی کو سب کچھ بتاتا چلا گیا۔

داور پھر تو ہمیں جلد از جلد عمل کے پاس جانا چاہیے۔

اروحی پریشانی کے عالم میں بولی

ہاں تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ داور مضطرب لہجے میں بولا تھا۔

۔اہان سکائے جینز،وائٹ ہائی نیک اور اس کے اوپر سکائے کوٹ پہنے آفس میں داخل ہوا۔۔

ہمیشہ کی طرح اس کی شخصیت بے انتہا سحر انگیز لگ رہی تھی۔ شانزے ہی نہیں آفس کی کئی اور لڑکیوں کا دل بھی اہان ملک کو دیکھ کر دھڑکا تھا۔

اہان کا چہرہ بے انتہا سنجیدگی لیے ہوئے تھا۔ آنکھیں رَت جگے کی وجہ سے بے تحاشا سرخ ہو رہی تھیں۔

گڈ مارننگ سر۔ شانزے اہان کو دیکھ کر اہان کی طرف آئی۔۔

گڈ مارننگ! اہان سنجیدگی سے جواب دیتا آگے بڑھ گیا۔

شانزے حیران ہوئی تھی اہان کی بے انتہا سنجیدگی پر،، اہان کی انکھوں کی سرخی دیکھ کر پریشان بھی ہوئ تھی۔ شانزے بھاگ کر اہان کے ہمقدم ہوئی۔۔

سر آپ کے لیے کافی لاؤں۔ شانزے نے پوچھا۔

مجھے ضرورت ہوئی تو میں آپ سے کہہ دوں گا۔

اہان رکھائی سے کہتا ہوا اپنے آفس میں داخل ہو گیا۔

شانزے اہان کا سرد رویہ محسوس کرتے آنکھوں میں آنسو لیے اپنے کیبن کی طرف آئی تھی۔

اہان نے آفس میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلے اپنا کوٹ اتار کر چیئر پر ہینگ کیا تھا اور چیئر پر بیٹھتے آنکھیں بند کرتا چیئر سے ٹیک لگا گیا۔

اہان نے ایک دم اپنی آنکھیں کھولی تھیں اور اضطرابی انداز میں اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنے لب کاٹنے لگا۔

اپنا سیل فون نکال کر عمل کا نمبر ڈائل کرنے لگا جو تھوڑی دیر بعد اٹھا لیا گیا تھا۔ اہان نے اطمینان کی سانس خارج کی تھی عمل کے فون اٹھانے پر۔

جی بولیں مسٹر اہان! عمل کی آواز فون پر گونجی۔

اہان عمل کی آواز سُن کر اندر تک پُر سکون ہوتے اپنی آنکھیں بند کی تھیں۔ عمل کی آواز نے اسے اندر تک پُر سکون کر دیا تھا۔

مسٹر اہان،، آپ فون پر ہی ہیں۔ عمل کی آواز پر اہان سیدھا ہوا تھا۔

جی مِس عمل، آپ جانتی ہیں ناں،، آج ہم کراچی جا رہے ہیں۔ اہان خود کی کیفیت پر قابو پاتا ہوا بولا۔

جی مسٹر اہان،، میں جانتی ہوں۔ آپ کراچی پہنچیں میں اُدھر آپ کو جوائن کرتی ہوں کچھ ہی دیر بعد میری فلائٹ ہے۔ انشا اللہ میں آپ سے پہلے پہنچ جاؤں گی۔ میٹنگ وقت پر ہی ہو گی۔

یہ کیا بات ہوئی مِس عمل،، جب ہمیں ایک ہی منزل پر پہنچنا ہے تو میں اور آپ اکٹھے چلتے ہیں راستے میں بزنس کے متعلق کچھ اہم باتیں بھی ڈسکس کرنی ہیں وہ بھی آپ سے ہو جائیں گی۔ اہان بے تابی سے عمل کی بات کاٹتے ہوئے بولا تھا۔

مسٹر اہان، آپ کو جو بھی بزنس کے متعلق بات کرنی ہے وہ ہم کراچی پہنچ کر بھی کر سکتے ہیں،، اینڈ خدا حافظ۔ میری فلائٹ کا ٹائم کچھ ہی دیر میں ہے،، میں نہیں چاہتی کہ میں لیٹ ہو جاؤں۔ عمل نے کہتے ساتھ ہی فون بند کر دیا۔۔

اہان نے غصے سے فون کو دیکھا تھا اور ٹیبل پر پٹخنے کے انداز میں فون پھینکا۔۔ غصے سے اپنی چیئر کو پیچھے کو دھکیل کر لمبا سانس لیا اور اپنا غصہ ضبط کرتے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا۔

اہان نے دوبارہ سے ٹیبل سے فون اٹھا کر عمل کو کال کی تھی جو اس نے اٹینڈ نہیں کی۔ اہان نے غصے سے کافی دفعہ عمل کو کال کی جو اس نے اٹینڈ نہیں کی تھی۔

اہان نے اس دفعہ غصے سے ٹیبل پر ہاتھ مار کر تمام چیزیں نیچے پھینک دی تھیں چیئر سے ٹیک لگائے آنکھیں بند کر کے اپنے ماتھے پر اپنے ہاتھ کا مکا بنا کر ہلکا ہلکا مارنے لگا۔ جیسے خود پر ضبط کر رہا ہو۔ اہان ایک دم اپنی چیئر سے اُٹھا تھا اور گاڑی کی چابیاں اُٹھائے موبائل کوٹ کی پاکٹ میں ڈالے غصے سے باہر کی طرف رُخ کیا۔

اہان بہت ریش ڈرائیونگ کرتے ہوٹل پہنچا تھا کاؤنٹر پر جا کر رسیپشنیٹ سے عمل کے روم کا نمبر پوچھا۔

سوری سر،،ہم آپ کو نہیں بتا سکتے یہ ہمارے رولز کے خلاف ہے۔میرا نام اہان ملک ہے۔ اہان اپنا کارڈ اسے تھماتے اپنا غصہ ضبط کرتا ہوا بولا۔ میرا ان سے ملنا بہت ضروری ہے۔

سوری سر،، ہمیں اجازت نہیں ہے ہم آپ کو نہیں بتا سکتے، ریسپشنسٹ معازرت خوانہ انداز میں بولا تو اہان کا دماغ جو پہلے ہی بہت گرم تھا۔ریسپشنسٹ کی بات سن کر اہان اؤٹ اف کنٹرول ہو گیا تھا۔۔

اہان نے غصے سے ریسپشنسٹ کا کالر پکڑا۔۔ اپنی بکواس بند کرو اور مجھے اس کے روم کا نمبر بتاؤ۔

ہوں گے رولز تمھارے ہوٹل کے،، بیوی ہے میری اور کوئی بھی مجھے اس سے ملنے سے نہیں روک سکتا۔ اہان غصے سے چیخا۔۔۔

ریسپشنسٹ نے جلدی سے اہان کو عمل کا روم نمبر بتایا۔۔اہان ایک جھٹکے سے اس کا کالر چھوڑتا آگے کو بڑھ گیا۔

دروازہ ناک ہونے پر عمل نے دروارے کو دیکھا ۔ عمل نے چائے آرڈر کر رکھی تھی وئیٹر کا سوچ کر عمل نے دروازہ کھولا تو اپنے سامنے اہان ملک کو دیکھ کر عمل کو بہت شاک لگا تھا۔ اس سے پہلے عمل دروازہ بند کرتی اہان عمل کو بنا

کوئ موقع دیے جلدی سے اندر داخل ہوا اور دروازہ اپنے پاؤں کی ٹھوکر سے بند کیا۔۔

،،مسٹر اہان یہ کیا طریقہ ہے؟آپ اس طرح میرے کمرے میں کیسے آسکتے ہیں عمل غصے سے چیخی۔۔۔

میں کب سے تمہیں فون کر رہا ہوں،، میرا فون کیوں نہیں اُٹھا رہی۔۔۔ باقی کے الفاظ اہان کے منہ میں ہی دم توڑ گئے۔۔ اہان مسمرائز ہو کر عمل کو دیکھنے لگا۔

جو بلیک نائٹ پہنے ہوئے تھی۔۔ بلیک سلیو لیس شارٹ شرٹ جس پر لانگ گاؤن تھا مگر گاؤن بے حد باریک تھا۔ کندھوں پر باریک نیٹ لگی تھی اور گاؤن جو کہ اتنا باریک تھا کہ عمل کے تمام نشیب و فرازبہت نمایاں ہو رہے تھے۔ کھلے بالوں میں نیلی آنکھوں میں بے انتہا غصہ لیے اس کے سامنے کھڑی تھی۔۔

سفید سنہری رنگت غصے سے سرخ ہو رہی تھی۔۔

دودھیا بازو باریک سلیوز سے جگ مگ کر رہے تھے۔ وہ اپنا خوبصورت گلابوں سا تروتازہ وجود لیے اس کے سامنے کھڑی اہان ملک کا دل زوروں سے دھڑ کا گئی۔

اہان ملک بنا پلکیں جھپکائے بے حس و حرکت ایک مجسمہ بنا اس کے سامنے کھڑا اسے دیکھنے لگا۔۔

اہان ملک کو یوں تکتا پا کر عمل نے غصے سے اپنا رُخ موڑا تھا اور بالوں کا جوڑا بنا کر بال غصے سے لپیٹے تھے۔

مگر یوں کرتی اہان کا پورا وجود پسینے سے تر کر گئی۔

عمل کی گردن کے پیچھے ذرا نیچے دائیں کندھے کے اطراف پر تل اہان کو واضح دکھائی دینے لگا۔ اتنے عرصے بعد وہ تل دیکھ کر اہان کی جان لبوں پر آئی تھی۔ اہان کو اتنی سردی کے موسم میں بھی پسینے چھوٹنے لگے۔

اہان نے اپنی ہائی نیک کو گلے سے پکڑ کر کھینچا اور ہونٹوں کو سکوڑتا سانس باہر نکالا تھا۔ اہان کو آکسیجن کی مقدار کافی کم لگی تھی۔

عمل کو اپنی بیک پر اہان کی نظروں کی تپش محسوس ہوئی تو غصے سے رُخ دوبارہ اہان کی طرف پلٹا۔۔۔

،،،یہ کیا ندیدوں اور بے شرموں کی طرح مجھے گھور رہے ہیں،، مسٹر اہان ملک عمل ایک ایک لفظ چباتے ہوئے بولی۔

ہائے۔۔۔۔۔۔۔۔ اہان مسکرایا۔

آج تو پوری تیاری کر رکھی ہے میری جان لینے کی،، ویسے تمہارے پاس کافی ہتھیار ہیں ایسے ہی ایک ایک داؤ آزماؤ گی تو اہان ملک سے تمہاری جان جلدی چھوٹ جائے گی،،اہان نے ایک جھٹکے سے اسے کلائی سے تھام کر اپنے نزدیک کیا تھا۔

مسٹر اہان چھوڑیں مجھے،،،یہ کیا طریقہ ہے ایک تو میرے کمرے میں آپ زبردستی گھس آئے ہیں اور اب پھر سے آپ چھچھوری حرکتیں کر کے مجھے زِچ کر رہے ہیں۔ عمل بھڑکتے ہوئے بولی۔ اہان نے اسے خود سے اتنا قریب کیا تھا کہ اہان

کی گرم سانسیں عمل کو اپنے ہونٹوں پر محسوس ہو رہی تھیں اہان کے ہاتھ بھی عمل کو کافی گرم محسوس ہوئے، عمل کو اپنی کمر جھلستی محسوس ہو ئی۔ اہان سرخ آنکھوں میں خمار اور بے انتہا دیوانگی لیے اسے دیکھ رہا تھا۔اچانک ہی اہان کی آنکھوں میں سرخی کے ساتھ غصہ چھلک آیا تھا اور عمل کی کمر پر اہان کا حصار بھی کافی سخت ہوا تھا عمل نے سسکی لی

تم بنا پوچھے اس حلیے میں دروازہ کیسے کھول سکتی ہو،،، عمل۔

اہان سرد تاثرات لیے عمل کو گھورتے ہوئے بولا --

اہان کی سرخ آنکھیں اور بے انتہا سرد تاثرات پر عمل کو اپنی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ محسوس ہوئی۔

مجھے لگا وئیٹر ہے،،، میں نے اس لیے دروازہ کھولا تھا۔ عمل آہستگی سے خود کو اہان کے حصار سے چھڑاتے ہوئے بولی۔

تمھارا دماغ خراب ہے،، عقل ہے تم میں کہ نہیں،، تم اس حلیے میں کیسے کسی کے سامنے جا سکتی ہو۔

اہان اپنی گرفت اور مضبوط کرتے ہوئے عمل پر دھاڑا۔۔

کیا ہوا ہے؟ میرے حلیے کو مسٹر اہان،، جو آپ بار بار میرے حلیے کا ذکر کر رہے ہیں۔ عمل دانت پیستے ہوئے بولی تو اہان نے اسے ایک جھٹکے سے چھوڑا اور اسے کلائی سے پکڑ کر آئینے کے سامنے لا کھڑا کیا۔ عمل نے نظر اُٹھا کر آئینے میں خود کو دیکھا تھا اور پشت پر اہان کو کھڑا دیکھا جو سخت نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

عمل ائینے میں اپنا حلیہ دیکھتے ہوئے شرم سے سرخ پڑی تھی۔

عمل نظریں جھکائے آئینے کے سامنے کھڑی تھی۔ وہ شرم سے زمین میں گھڑی جا رہی تھی اسے اندازہ نہیں تھا کہ اس وقت اس کا سراپا کیا نظارہ پیش کر رہا ہے۔

کیا ہوا شرم آرہی ہے ،،،شوہر کے سامنے شرمایا جا رہا ہے۔ یہ شرم اس وقت کہاں گئی تھی جب غیر محرم کے لیے دروازہ کھولا تھا۔

اہان نے اس کا رخ موڑ کر اپنے سامنے کیا۔۔ عمل ابھی بھی نظریں جھکائے کھڑی تھی۔

اس کی اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ ایک قدم بھی اُٹھا سکے یا اہان کی آنکھوں میں دیکھ سکے۔

عمل نے اہان کی نظروں کو خود پر محسوس کرتے سرخ ہوتے نظریں جھکائے اپنے نچلے ہونٹ کو دانتوں سے کاٹا تو اِس کی اِس حرکت پر اہان پاگل ہوا تھا جیسے،،دل کی بیٹ مس ہوئ تھی۔ اہان نے لمبا سانس لے کر اپنے خشک لبوں پر زبان پھیری۔

عمل نے نظریں گھما کر بیڈ کو دیکھا جہاں اس کی شال پڑی تھی۔ اہان نے اس کی نظروں کا زاویہ دیکھ لیا تھا اس سے پہلے عمل آگے بڑھ کر وہ شال اٹھاتی اہان نے وہ شال اٹھا کر عمل سے دور پھینک دی۔

عمل اہان کی حرکت پر تلملا کر رہ گئی۔

کیا بدتمیزی ہے مسٹر اہان؟ میری شال دیں مجھے۔

عمل بھڑکتے ہوئے بولی مگر اہان کو نظر اٹھا کر دیکھنے سے گریز کیا تھا۔

عمل تم ایسی تو نہیں تھی کہ تمھیں اپنی ڈریسنگ کا خیال نہ رہے،، تم خود سے اتنی لاپرواہ ہو جاؤ۔

چار سال باہر گزارنے کا یہ مطلب نہیں کہ تم اپنے ایٹی کیٹس اور روایات بھول جاؤ،، عمل میں آخری دفعہ تمھیں وارن کر رہا ہوں اگر آئندہ سے تم نے یوں خود سے لاپرواہی دکھائی تو بہت بُرا پیش آؤں گا۔

اہان نے سخت لہجے میں عمل کو وارن کیا۔۔

عمل کو اہان کا لہجہ آگ لگا گیا۔

مسٹر اہان،، آپ ہوتے کون ہیں؟ یوں مجھ پر رعب جھاڑنے والے،، مجھے یوں لیکچر دینے والے،، اپنے بارے میں آپ کیا کہیں گے۔۔

یوں کسی کے کمرے میں زبردستی گھس آنا،، آپ میں ایٹی کیٹس اور روایات کتنی ہیں،، یہ میں اچھی طرح جانتی ہوں۔

عمل ایک ایک لفظ چبائے کاٹ دار طنزیہ لہجے میں بولی۔

بکواس بند کرو عمل،،، میں کون نہیں،، شوہر ہوں تمھارا۔ میں بنا اجازت تمھارے کمرے میں ہی نہیں تمھارے چینجنگ روم میں بھی آسکتا ہوں،، اس کے لیے تم مجھے روک نہیں سکتی۔

شوہر ہونے کی حیثیت سے تم پر روک ٹوک کر رہا ہوں۔ بیوی ہو تم میری،، عزت ہو تم میری،، اہان ملک عمل پر غصے سے دھاڑا۔۔

مسٹر اہان ملک میری شال دیں،،، عمل اپنا غصہ ضبط کرتی ہوئی بولی۔

شال چاہیے تمھیں،، ٹھیک ہے دے دیتا ہوں۔

مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے،،وہ کر لوں،پھر دے دیتا ہوں۔

اہان عمل پر نظریں گھاڑتے ہوئے بولا۔

عمل نے نظریں اٹھا کر اہان کو دیکھا،،جو اسے بے باکی سے گھور رہا تھا۔

عمل نے غصے سے رُخ پھیرتے ہوئے اپنے بال کھولے تھے۔ جس سے اس کی کمر اس کے خوبصورت بالوں میں چھپ چکی تھی۔

اہان مسکرایا تھا،، یوں اس کے معصومانہ سے حفاظتی اقدام پر۔

ماشااللہ،،، اہان اس کے بالوں کو دیکھتے ہوئے بولا۔

کتنے خوبصورت بال ہیں تمھارے۔ اہان اس کے کمر تک جھولتے بالوں کو دیکھ کر بولا۔ لینتھ تھوڑی کم ہو گئی ہے مگر خوبصورت آج بھی ویسے ہی ہیں۔

ویسے،،، آج بھی وہی کنڈیشنر استعمال کرتی ہو جس کی خوشبو مجھے بہت پسند تھی۔

اہان عمل کے قریب آتے اس کے بالوں کی خوشبو اپنے اندر اتارتے ہوئے بولا۔

عمل اہان سے دور ہوئی تھی۔ جی نہیں،، میں نے اپنی زندگی سے پچھلی تمام چیزیں نکال کر پھینک دی ہیں اب میں کوئی اور کنڈیشنر یُوز کرتی ہوں۔

عمل اہان کی طرف رُخ کرتی آنکھیں پٹپٹاتی بچوں کی طرح ہونٹ پھیلاتی طنزیہ ،،مسکراتی ہوئی بولی تو اہان کے لبوں پر گہری مسکراہٹ بکھر گئی،،اس کی اس ادا پر

اہان جانتا تھا یہ وہی کنڈیشنر ہے،،جو پہلے بھی وہ یُوز کرتی تھی۔

اہان اس کی خوشبو کیسے بھول سکتا تھا۔

مگر اس کے یوں جتانے پر اہان کو بہت ہنسی آئی تھی جسے اہان نے بہت مشکل سے کنٹرول کیا تھا۔

عمل نے اِسے یوں مسکراتا دیکھ کر اپنا غصہ کنٹرول کیا--

ٹھیک ہے مسٹر اہان،، میں آپ کی بات سن لیتی ہوں مگر آپ اس ٹائم یہاں سے جائیں۔ عمل سرخ چہرے کے ساتھ تحمل سے بولی۔ وہ اس وقت اہان کو

یہاں سے بھیجنا چاہتی تھی وہ بہت آکورڈ اور شرم محسوس کر رہی تھی،، اہان کے سامنے اپنے حلیے پر۔

اہان کا یوں دیکھنا اسے اور خجالت محسوس کروا رہا تھا۔

اہان نے عمل کی بات پر اس پر گہری نظر ڈالی ۔

ٹھیک ہے میں باہر تمھارا ویٹ کر رہا ہوں اپنا حلیہ درست کرو اور پانچ منٹ میں نیچے پارکنگ ایریا میں پہنچو۔ اہان عمل کے سراپے پر گہری نظر ڈالتا سنجیدگی سے کہتا وہاں سے چلا گیا۔

بے ہودہ، بد تمیز، بے شرم،، انسان،،اہان کے جانے کے بعد عمل نے بند دروازے کو دیکھتے دانت پیستے ہوے کہا۔

اہان نے باہر نکلتے ہوے عمل کے خود کے لئے القابات سن لئے تھے۔۔

اہان کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا،،میری جھنگلی بلی،، ابھی تھوڑی دیر پہلے بھیگی بلی بنی کافی کیوٹ لگ رہی تھی۔ابھی تو جو بات میں اِس سے کرنے والا

ہوں وہ بات سن کر پتا نہیں میرا کیا حال کرے گی،، کیونکہ جنگلی بلی کا پاور پلے پھر سے اون ہو چکا ہے،، خدا مجھ پر رحم کرے،، اہان خود سے بڑبڑاتا مسکراتا ہوا پارکنگ ایریا کی طرف چل پڑا۔۔

بہت بہت شکریہ تائی جان۔ داور چائے کا کپ تھامتے ہوئے بولا۔

بیٹا اس میں شکریہ کی کیا بات ہے؟ بیٹے سے بھی بڑھ کر ہو میرے لیے تم۔

مہناز بیگم نم آنکھوں سے بولی۔

کتنا غلط سمجھا تھا میں نے تمھیں، کیا کیا نہیں کہا تم سے، تم پر اپنی ممتا نچھاور کرنے کی بجائے تم سے نفرت کرتی رہی اور دیکھو اپنی ہی بیٹی کی خوشیوں کی دشمن بن گئی۔ کاش میں اس دن تمھیں جانے کو نہ کہتی تو شاید عمل آج نارمل اور خوشگوار زندگی گزار رہی ہوتی۔ سرفراز صاحب آج زندہ ہوتے اگر نہ بھی

ہوتے تو عمل کو خوش دیکھ کر سکون سے اس دنیا سے جاتے یوں بے بسی کی موت تو نہ مرتے۔ مہناز بیگم آج داور کے سامنے اپنا ضبط کا پارہ کھو چکی تھیں اور بے تحاشا روتے ہوئے وہ سب کچھ کہہ گئیں جو پچھلے چار سالوں سے اپنے دل میں دبائے بیٹھیں تھیں۔

نے پچھلے چار سالوں میں اتنا کچھ کیا تھا عمل اور ان کے لیے کہ وہ اس کداورے سامنے سر اُٹھانے کے قابل نہ رہیں تھیں۔

تائی جان کیا ہو گیا ہے آپ کو،، کیسی باتیں لے کر بیٹھ گئی ہیں۔

کیا آپ میری کچھ نہیں لگتیں۔ میں آپ کو اپنی ماں سے بڑھ کر درجہ دیتا ہوں۔

تائی جان پلیز آپ خود کو الزام نہ دیں۔ جو ہونا تھا ہو گیا۔ یہ سب ہماری تقدیر میں لکھا تھا۔ انسان سب سے لڑ سکتا ہے مگر اپنی قسمت سے نہیں۔

اگر اس دن آپ کی غلطی تھی تو میری بھی تو غلطی تھی۔ آپ کی باتوں کو دل پر لینے کی بجائے عمل کو اور بڑے پاپا کو اپنے اعتماد میں لیتا اور ان کو بتا کر بھی تو آسکتا تھا۔ مگر اس دن میں ہوش سے کام لیتا تو یہ سب نہ ہوتا۔

تائی جان ہم سب قصور وار ہیں اپنی اپنی جگہ مگر دکھ اس بات کا ہے کہ بھگتنا عمل کو پڑا۔

پلیز آپ خود کو الزام نہ دیں تائی جان آپ میرے لیے بہت اہمیت رکھتی ہیں۔

میرے پاس آپ کے اور عمل کے علاوہ ہے ہی کیا۔ ماں باپ بچپن میں کھو دیئے، بڑے پاپا بھی مجھ سے ناراض ہی اس دنیا سے چلے گئے۔ میں بہت بد نصیب ہوں۔ بیٹا مانتے تھے مجھے عمل سے بڑھ کر پیار کرتے تھے مجھے،۔ اور آخری وقت پر میں ان کے پاس نہیں تھا۔ ان کے جنازے کو کاندھا بھی نہ دے سکا۔ مجھ سے زیادہ بد نصیب کون ہو گا۔

داور سرخ آنکھوں سے ضبط کرتا ہوا بول رہا تھا۔

داور کی باتوں نے انھیں پھر سے شرمندگی کی اتھا گہرائیوں میں اُتار دیا تھا۔

ہیرے جیسا انسان انھوں نے گنوا دیا اور جس کو ہیرا سمجھا اس کی اوقات گلی میں پڑے پتھر جتنی بھی نہ تھی۔

اہان کا یاد آتے ہی مہناز بیگم کے دل میں اس کے لیے نفرت کا الاؤ بھڑکا تھا جس نے ان کی پھولوں جیسی بیٹی کو بے دردی سے مسلا تھا۔ جس کی وجہ س انھوں نے اپنے شوہر کو کھو دیا تھا۔ کیسے بھول جائیں وہ جب سرفراز صاحب روز اہان کے آفس کے چکر لگاتے تھے گھنٹوں پولیس سٹیشن کے باہر بیٹھے رہتے تھے اور رات کو تڑپتے ہوئے روتے ہوئے عمل کو یاد کرتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے تھے کہیں اہان نے عمل کا سودا تو نہیں کر دیا، کہیں عمل کو بیچ تو نہیں دیا یہ سوچ آتے ہی وہ بے تحاشا تڑپتے تھے اور یہی غم لیے وہ اس دنیا سے چلے گئے آخری وقت بھی ان کی زبان پر کلمہ نہیں عمل کا نام تھا۔ مہناز بیگم اپنی آنکھیں دوپٹے سے رگڑتے ہوئے سوچ رہی تھیں۔

انہوں نے لمبا سانس لے کر داور کو دیکھا جو سرخ آنکھیں لیے کارپٹ پر نظریں جمائے بیٹھا تھا۔ ان کے دل کو ٹھیس پہنچی تھی وہ صرف عمل کی ہی گنہگار نہیں اس فرشتہ صفت انسان کی بھی گنہگار تھیں۔

داور مجھے سمجھ نہیں آ رہا تم عمل کو کیوں پاکستان چھوڑ آئے ہو۔ اسے بھی ساتھ لے کر آتے۔ ہم سب اکٹھے بھی تو پاکستان جا سکتے تھے وہ وہاں پر اکیلی کیا کر رہی ہے۔ اگر اہان ملک نے اسے اُدھر دیکھ لیا تو،، مہناز بیگم کے دل میں کافی دنوں سے یہی بات کھٹک رہی تھی۔

داور نے گڑبڑاتے ہوئے نظریں چرائیں تھیں۔

تائی جان! آپ کو بتایا تو تھا بزنس کے سلسلے میں عمل کا اُدھر رکنا ضروری تھا اور ویسے بھی عمل اس ٹائم اسلام آباد میں ہے اور اہان تو لاہور میں ہوتا ہے--

تمھاری بات ٹھیک ہے داور،، دل میں عجیب عجیب وہم ستا رہے ہیں۔ تم ایسا کرو میری ٹکٹ کروا دو مجھے عمل کے پاس جانا ہے. مجھے اس کی بہت فکر ہو رہی ہے۔ مہناز بیگم پریشانی کے عالم میں بولیں۔

داور صوفے سے اُٹھ کر مہناز بیگم کے پاس آیا۔ تائی جان آپ کیوں فکر کر رہی ہیں عمل بلکل ٹھیک ہے آپ کی بات تو ہوتی ہے اس سے۔

ویسے بھی عمل اس وقت ہوٹل میں رہائش پذیر ہے۔ آپ نہیں رہ سکیں گی ہوٹل میں۔

میرا یہاں کا کام مکمل ہو جائے تو ہم اکٹھے جائیں گے اور تب تک میں کوئی گھر اپنے لیے اور آپ لوگوں کے لیے اُدھر دیکھ لوں گا۔ آپ فکر نہ کریں دو چار روز کی بات ہے داور ان کے ہاتھ پکڑے انھیں تسلی دینے لگا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ میہناز بیگم کو اہان کا پتہ چلے۔ اہان کو دیکھ کر مہناز بیگم کا کیا ردِ عمل ہو گا وہ اچھی طرح جانتا تھا اس لیے اس نے اور عمل نے ان سے ہر بات چھپانے کا سوچا تھا۔

عمل وائٹ پینٹ پر پستہ گرین گرم شارٹ شرٹ پہنے بالوں کو کیچر میں مقید کیے آدھے گھنٹے بعد پارکنگ ایریا میں آئ تھی۔ جہاں اہان گاڑی سے ٹیک لگائے بے چینی سے عمل کا انتظار کر رہا تھا۔

اہان نے گلاسز اُتار کر غور سے عمل کو گہری نظروں سے دیکھا تھا۔ جس نے سٹالر یا شال کو لینا ضروری نہیں سمجھا تھا۔

اہان نے سرد سانس کھینچی تھی وہ جانتا تھا وہ اس کی ضد میں ایسی ڈریسنگ کرتی ہے۔

وہ کیا کرتا،،وقت کے ساتھ اہان اس کے لیے شدت پسند ہوتا جا رہا تھا۔

وہ اس کے لیے اور پوزیسو ہوتا جا رہا تھا۔

عمل جینز ٹاپ پہلے بھی پہنتی تھی مگر اس کے ساتھ سٹالر ضرور لیتی تھی۔ مگر اب تو اہان سے اس کا جینز اور ٹاپ پہننا بھی برداشت نہیں ہوتا تھا۔

وہ اسے پہلے سے کہیں زیادہ خوبصورت لگتی تھی۔ وہ اس کو چھپا کر صرف اپنے سامنے رکھنا چاہتا تھا جہاں کوئی بھی اس کی عمل کو نہ دیکھے۔

بولیے مسٹر اہان،، عمل اہان کے پاس آکر بولی،،جو ہمیشہ کی طرح اسے دیکھ کر ہپٹائز ہو گیا تھا۔

عمل کے دانت کچکچا کر بولنے سے اہان چونکا اور مسکراتا ہوا عمل کے غصے سے سرخ چہرے کو دیکھا۔

اہان کے دل نے بیٹ مِس کی تھی۔ اہان کو وہ غصے میں کافی کیوٹ لگتی تھی اس نے عمل کا یہ والا روپ کبھی دیکھا ہی نہیں تھا۔

گاڑی میں بیٹھو،، بیٹھ کر بات کرتے ہیں،، اہان کے کہنے پر عمل نے گھور کر اہان کو دیکھا تھا۔

دیکھیں مسٹر اہان،، میں آپ کے کہنے پر آپ کی بات سننے یہاں تک آئی ہوں ۔

آپ نے جو بھی کہنا ہے جلدی کہیں۔ میری فلائٹ ہے آپ کی وجہ سے لیٹ ہو جاؤں گی۔ اس سے آپ کے کروڑوں روپے کی ڈیل پر ہی فرق پڑے گا،، عمل طنزیہ بولی تھی۔

عمل اور اہان پارکنگ ایریا میں کھڑے تھے جہاں اکا دکا ہی گاڑیاں پارک تھیں یہ بہت بڑا پارکنگ ایریا تھا۔

اہان عمل کی بات پر گاڑی سے ٹیک چھوڑ کر سیدھا کھڑا ہوا۔

مجھے اسی سلسلے میں بات کرنی ہے تم سے۔

میرے ساتھ کراچی جانے میں کیا پرابلم ہے۔

جب میں نے اور تم نے ایک ہی منزل پر پہنچنا ہے تو یوں الگ الگ جانے کا فائدہ،، اہان تحمل سے اور نرم لہجے میں عمل سے گویا ہوا۔

مسٹر اہان،، یہ آپ کی غلط فہمی ہے کہ میری اور آپ کی منزل ایک ہے۔

میری اور آپ کی منزل کبھی ایک نہیں ہو سکتی اور نہ ہی ہمارے راستے کبھی ایک ہو سکتے ہیں۔

پلیز مہربانی کر کے مجھ پر احسان کیجیے۔

جب تک یہ کنٹریکٹ پورا نہیں ہوتا میرے لیے یہ وقت مشکل مت بنائیں۔ عمل سپاٹ لہجے میں بولی۔ تو پہلی دفعہ اہان کے چہرے پر عمل کی باتوں سے غصہ یا تکلیف کے اثار نہیں تھے بلکہ لبوں پر بڑی گہری مسکراہٹ تھی۔

عمل نے اہان کو مسکراتے ہوئے دیکھا تو عمل کو اور تپ چڑھی تھی۔

مسٹر اہان لگتا ہے آپ کو میری بات سمجھ آ چکی ہے۔

اب میں چلتی ہوں۔ عمل کہتے ہوئے جانے کے لیے مڑی ہی تھی کہ اہان کی بات پر رُکی۔

مان کیوں نہیں لیتی کہ تم آج بھی مجھ سے محبت کرتی ہو۔ بے تحاشا محبت کرتی ہو۔ مگر کہنے سے ڈرتی ہو۔

اہان کی بات پر عمل جھٹکے سے مڑی۔

مجھے لگتا ہے مسٹر اہان آپ نشے میں ہیں اسی لیے بہکی بہکی باتیں کر رہے ہیں۔

آپ خود کے بارے میں کچھ زیادہ ہی خوش گمان ہیں میں کیوں آپ سے محبت کرنے لگی۔ آپ نے کون سا مجھ سے مجنوں والی محبت کی ہے کہ میں آج تک آپ کے پیار میں دیوانی ہوں۔ عمل طنزیہ بولی تھی۔

اہان نے اسے دونوں کندھوں سے تھام کر گاڑی کے ساتھ لگایا تھا۔

جاننا چاہتی ہو میں نے تم سے کتنی محبّت کی ہے ان سب نے تو ہوش میں رہ کر محبت کی ہے میں نے ہوش گنوا کر بھی صرف تمھیں یاد رکھا ہے ہر پل تمھیں محسوس کیا ہے۔

میں نے تو مدہوشی کے عالم میں بھی تمیں پکارا ہے۔

ہوش میں آنے پر بھی ان لبوں پر صرف تمھارا ہی نام تھا۔

اہان عمل کی نیلی آنکھوں میں اپنی براؤن آنکھیں گاڑھتا ہوا بولا۔

مسٹر اہان،، مجھے چھوڑیں کیا کہہ رہے ہیں آپ؟

مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا ہے۔

میں آپ سے کسی بحث میں نہیں پڑنا چاہتی۔

مجھے جانے دیں۔ میرے پاس آپ کی ان فضول باتوں کا ایک ہی جواب ہے کہ میں آپ کے ساتھ کراچی نہیں جاؤں گی۔ عمل اہان ملک کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اٹل لہجے میں بولی۔

عمل مان لو تم آج بھی مجھ سے محبت کرتی ہو تبھی تو میرے ساتھ میرے قریب رہنے سے کتراتی ہو۔ کیونکہ تم ڈرتی ہو کہ کہیں تمھاری آنکھوں میں چھپا اپنا عکس نہ ڈھونڈ لوں۔

تمھارے دل کی دھڑکن پر اپنا نام نہ سن لوں۔

مسٹر اہان آپ کا دماغ خراب ہو چکا ہے۔

مجھے جانے دیں۔

عمل نے اہان کو جھٹکے سے خو سے الگ کیا تھا۔ اہان نے اس کی کلائی کو کھینچتے ہوئے اپنی باہنوں میں بھرا

میری بات کا جواب دو جس رات مجھے چھوڑ کر جا رہی تھی مجھے شوٹ کیوں نہیں کیا بولو۔

مجھ سے اسی رات طلاق کا مطالبہ کیوں نہیں کیا۔

ان چار سالوں میں مجھ سے طلاق کیوں نہیں مانگی اہان نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سرد انداز میں پوچھا۔

اب مانگ رہی ہوں نا،، اب تو آپ دے نہیں رہے۔

عمل تڑخ کر بولی تھی۔

،،وہ تو تمھیں کبھی نہیں ملے گی خیر

میرے سوال کا جواب یہ نہیں تھا۔

میں نے پوچھا چار سالوں سے میرے نام پر کیوں بیٹھی رہی۔

مجھے دیکھنے کے بعد ہی کیوں یاد آیا کہ تمھیں مجھ سے طلاق چاہیے۔ بولو جواب دو۔

چھوڑیے مسٹر اہان،، میرے پاس آپ کے بے بنیاد اور فضول سوالوں کا کوئی جواب نہیں ہے۔

عمل خود کو اہان کے حصار سے چھڑاتے ہوئے بولی تھی۔

،،میں بتاتا ہوں،، عمل ،،تمھارے پاس ان سوالوں کا جواب اس لیے نہیں ہے کیونکہ تم دینا ہی نہیں چاہتی۔ کیونکہ تم اپنے دل کی بات سننا ہی نہیں چاہتی۔

اور میرے دل کی بات کیا ہے؟ مسٹر اہان۔ عمل غصے سے چیخی تھی۔

او کم آن عمل،،کتنا چھپاؤ گی تمھارے غصے میں تمھاری نفرت میں بھی میرے لیے پیار چھپا ہے۔

تم میرے ساتھ اسی لیے تو کراچی جانا نہیں چاہتی۔ اہان عمل کی آنکھوں میں اپنی سرخ آنکھیں گاڑھتا طنزیہ لہجے میں بولا تھا۔

اور کس لیے نہیں جانا چاہتی میں کراچی،، عمل غصے سے لال سرخ ہوتی اہان ملک کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی چیخی تھی۔

،،اسے اہان کی باتیں زچ کر رہی تھیں جن کا کوئی وجود تھا ہی نہیں

کیونکہ تمھیں لگتا ہے کہ تم میرے ساتھ ٹائم سپینڈ کرو گی تو تمھیں مجھ سے پھر سے محبت ہو جائے گی اور تم مجھے چھوڑ کر جا نہیں سکو گی۔

مسٹر اہان آپ پاگل ہو چکے ہیں۔

ایسا کچھ نہیں ہے میں آپ سے صرف نفرت کرتی ہوں عمل چلاتے ہوے بولی۔

ٹھیک ہے ثابت کرو۔

کیا ثابت کروں؟

یہی کہ تم مجھ سے نفرت کرتی ہو۔

تمھیں میرے ساتھ وقت گزارنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

اہان عمل کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا اطمینان سے بولا تھا۔

مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

عمل اہان کی بانہوں میں مچلتے ہوئے بولی تھی۔

مِس عمل باتوں سے نہیں مجھے عمل سے ثابت کر کے دکھائیں۔

آپ کو میرے ساتھ ٹائم سپینڈ کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

آپ میرے ساتھ کراچی چلیں،، اور پھر ناردن ایریاز چلیں اور واپسی پر بھی آپ اپنی اسی نفرت پر قائم رہیں تو میں آپ کو چھوڑ دوں گا۔

اہان نے عمل کو خود کے اور قریب کرتے ہوئے کہا۔

عمل نے بے یقینی سے اہان کو دیکھا تھا۔

آپ سچ کہہ رہے ہیں۔

بالکل سو فیصد سچ، آزمائش شرط ہے۔

اہان عمل کے کانوں میں سرگوشی کرتے ہوئے بولا اور ایک جھٹکے سے عمل کو چھوڑا تھا۔

عمل اپنا توازن برقرار نہ رکھتے ہوئے گاڑی کے دروازے کے ساتھ ٹکرائی تھی۔

عمل نے اہان کی اس حرکت پر تلملاتے ہوئے اہان کو گھور کر دیکھا تھا۔

جس پر اہان نے اپنی زِچ کرنے والی مسکراہٹ سے دل کے مقام پر ہاتھ رکھ کر ہائے،،۔کا سائن دے کر فلائنگ کس کی تھی۔

عمل کا دل کیا تھا اہان کا منہ نوچ لے اس طرح کی فضول چھچھوری حرکت پر۔

ٹھیک ہے میں آپ کی بات مان لیتی ہوں۔

مگر میری ایک شرط ہے۔

اہان نے عمل کے ماننے پر اطمینان کا سانس خارج کیا تھا۔

بولو تمھارے ساتھ وقت گزارنے پر ہر شرط منظور ہے آگ کے دریا پر بھی چلنے کا کہو گی خوشی خوشی چل لوں گا۔

اہان نے آنکھ وِنک کرتے ہوئے کہا۔

آپ میرے قریب نہیں آئیں گے مجھے چھوئیں گے نہیں۔

عمل کی بات پر اہان مسکرایا تھا۔

اور عمل کو خود سے پھر قریب کیا۔

پیاسا ندی کے قریب آکر ندی سے کیسے دور رہ سکتا ہے اور وہ ندی بھی ٹھنڈی میٹھی ہو اور ہو بھی اُس کی اپنی ملکیت،، اہان نے کہتے ہوئے عمل کے ہونٹوں پر جھک کر اپنا نرم سا لمس چھوڑا تھا اور شوخ سی شرارت کی تھی۔اہان کی بیباک جسارت پر عمل خفت اور شرم سے بے انتہا سرخ پڑی تھی۔ عمل نے گھور کر اہان ملک کو دیکھا۔جو بے باکی سے بڑے انہماک سے اس کے پورے وجود کا ایکسرے کیے ہوئے تھا۔

مسٹر اہان،، آپ انتہائی بے ہودہ اور بے شرم انسان ہیں۔ عمل سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ غرائی۔

مس عمل اپ اچھی طرح جانتی ہیں یہ بندہ ناچیز بہت بے شرم ہے۔ایک دفعہ میری زندگی میں واپس آجاؤ دن رات بے شرمی کے مظاہرے کرتے حد سے گزر کر تمہارے جسم میں ہی نہیں تمہاری روح میں بھی اتر جاؤں گا۔ تمھیں اتنا پیار دوں گا کہ تمہارا نشہ بن کر تمہاری رگ رگ میں سما جاؤں گا۔پھر مجھ سے مجھی کو مانگو گی تم۔۔اہان عمل کو گاڑی سے پن کرتے اس کی دونوں کلائیاں اپنے ہاتھوں میں اوپر کو جکڑے اسے کے بے حد پاس ہوتے اس کی گردن میں منہ چھپائے بھاری گھمبیرتا سرگوشی نما آواز میں بولا۔

عمل نے اپنی سینڈل کی نوکدار ہیل زور سے اہان کی ٹانگ پر ماری تھی۔اہان بلبلاتا ہوا پیچھے ہوا تھا۔

مسٹر اہان،،، مجھے تو نشہ ہوا نہیں مگر اپ کا نشہ مجھے اچھی طرح اتارنے اتا ہے۔ عمل دانت پیستے ہوے بولی۔

افففففف،،،تمہارا یہ وحشی جنگلی روپ،،تمہاری خطرناک ادائیں۔ اب کھل کے آئے گا مزہ پیار کرنے کا۔کیونکہ اب تم اہان ملک کی ٹکر کی ہوئی ہو۔میری شدتیں سہہ سکو گی اب تم۔اہان نے بیباکی سے آنکھ ماری۔۔

عمل کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا اہان ملک کی زومعانیت بھرے جملوں کے اندر چھپے مطلب کو سمجھ کر۔۔

مسٹر اہان اپ واقعی میں انتہا کے چیپ بے ہودہ بے شرم انسان ہیں ۔شرم تو آپ کو چھو کر بھی نہیں گزری۔۔

مِس عمل چلنے کی تیاری کریں۔ ابھی تو پورے راستے مجھے آپ سے یہی القابات سننے ہیں۔اہان نے آنکھ وِنک کرتے ہوے کہا۔

انشااللہ یہ میرا آپ کے ساتھ آخری سفر ہو گا۔۔

عمل غصے سے اہان کے حصار سے نکلتے ہوئے بھڑکتے ہوے بولی۔

آخری سفر تو صرف موت کا ہوتا ہے۔۔اور اس سے اچھا کیا ہو گا ایک عاشق کو موت اس کی محبوبہ کی بانہوں میں آئے۔۔

اہان کی بات پر عمل دل ہی دل میں سو بار لعنت بھیج کر غصے سے وہاں سے واک آوٹ کر گیئ۔۔

اس کے جانے کے بعد اہان نے مسکراتے ہوے گہرا سانس فضا میں چھوڑا تھا۔

اس نے جان بوجھ کر عمل کو غصہ دلایا تھا وہ جانتا تھا عمل سے اپنی بات کیسے منوانی ہے۔

میری پیاری جنگلی بلی،، اُمید کرتا ہوں یہ سفر خوشگوار گزرے گا

واپسی پر تمھارا جو بھی فیصلہ ہو مگر تمھیں مجھے سے رہائی کبھی نہیں مل سکتی جب تک اہان ملک زندہ ہے تمھیں مجھ سے کوئی جدا نہیں کر سکتا۔

اہان ڈریسنگ کے سامنے کھڑا تیار ہو رہا تھا۔ بلو جینز، وائٹ ٹی شرٹ اور بلیک لیدر جیکٹ پہنے خود پر پرفیوم چھڑکتا وہ بہت خوش تھا۔ خوشی اس کے انگ انگ سے ٹپک رہی تھی۔

میں تمھیں منا لوں گا عمل،، تمھارے دل میں پھر سے اپنی محبت کا احساس جگاؤں گا۔ میرے دل میں تمھارے لیے اک عشق کا طوفان ہے۔ تمھاری نفرت جب میرے عشق سے ٹکرائے گی تو اسے ہار ماننا پڑے گی۔ اہان ملک نے پچھلے چار سالوں میں صرف تمھیں ہی تو پکارا ہے۔ اس دل نے ایک ہی ورد تو کیا ہے اسمِ محبت کا ورد،،۔ عشق کا ورد۔ عمل عمل پکارا ہے اس دل نے۔ تمھیں معاف کرنا پڑے گا عمل۔ کیونکہ اہان ملک تمھیں کبھی نہیں چھوڑے گا۔ کبھی نہیں،، جس دن تمھیں چھوڑ دیا اس دن یہ دل رُک جائے گا۔ یہ سانسیں رک جائیں گیں۔ روح جسم سے آزاد ہو جائے گی۔ عمل تمھیں تو میں مر کے بھی نہ چھوڑ سکتا۔۔ عمل تم صرف میری ہو۔ پہلے تو میری صرف محبت تھی اب میرا

جنون، میرا عشق بن چکی ہو۔ اس عشق میں خود کو کب کا فنا کر چکا ہوں اب دیکھنا ہے میری عشق کی حدت تم تک کب پہنچتی ہے۔ اہان نے موبائل نکال کر اپنی اور عمل کی مہندی کی تصویر نکال کر دیکھی تھی۔ جس میں عمل اس کے بہت قریب اس کی باہوں میں کھڑی مسکرا رہی تھی۔ اہان نے اسے دیکھتے ہوئے لب اس تصویر پر رکھے تھے اور مسکراتا ہوا باہر گاڑی کی طرف بڑھا۔

عمل بلیک لانگ ویلوٹ کی میکسی پہنے ساتھ بلیک شارٹ جرسی پہنے بالوں کو بینڈ میں قید کیے بلیک لانگ شوز پہنے ہوئے تھی۔

اپنا بیگ پیک کرتے ہوئے ایک ہی بات سوچ رہی تھی کیا سچ میں اہان مجھے ڈائیورس دے دے گا۔ اگر وہ اپنی بات سے پھر گیا تو۔

مجھے اہان ملک پر یقین کرنا چاہیے؟ وہ ایک دھوکے باز انسان ہے جسے اپنے وعدوں کا کوئی پاس نہیں ہے۔ عمل کی آنکھوں میں مرچیں سی بھری تھیں۔

برسوں پہلے اس نے کتنے وعدے، کتنی قسمیں کھائیں تھیں۔ پہلا وعدہ اس کا مجھ پر اعتبار کرنے کا تھا۔ میرا ہر حال میں ساتھ دینے کا تھا۔ ساری دنیا میرے خلاف کھڑی ہو جائے پر وہ میرے ساتھ کھڑا ہو گا۔ مگر اس نے تو اپنا کوئی وعدہ نہیں نبھایا۔ بلکہ وہ وعدے قسمیں وقت کے ساتھ بھربھری ریت ثابت ہوئے تھے۔ اہان ملک ایک جھوٹا، دوغلہ انسان ہے۔ کیا پتہ یہ صرف اس کی چال ہو۔ عمل بے چین ہوئی تھی۔ اہان ہر حال میں مجھے تم سے آزادی چاہیے۔ چاہے اس کی کوئی بھی قیمت ہو۔ تمھیں عمل سے معافی کبھی نہیں مل سکتی۔ اگر تم صرف ظلم میرے جسم پر کرتے تو شاید میں تمھیں معاف کر دیتی مگر تم نے تو زخم میری روح پر لگائے ہیں۔ مجھے بدکاری کا طعنہ دیا ہے۔ میری وفاؤں کی دن رات تذلیل کی ہے۔ میرے کردار پر تہمت لگائی ہے۔ میں نے ہر رات سسکتے ہوئے تمھاری قربت میں تمھیں یقین دلانے کی کوشش کی کہ میں صرف تمھاری ہوں مگر تم ان قربت کے لمحات میں میرے جسم پر ہی نہیں اپنی درندگی اور وحشت دکھاتے تھے بلکہ اپنے لفظوں سے میری روح میں نشتر چبھوتے تھے۔

کیسے معاف کردوں تمھیں۔ آج بھی وہ پل یاد کرتی ہوں تو میرے زخموں سے خون رسنا شروع ہو جاتا ہے۔

نہیں اہان ملک اگر تم سے رہائی کی قیمت تمھارے ساتھ وقت گزارنا ہے تو مجھے قبول ہے۔ بس مجھے ہر حال میں تم سے رہائی چاہیے۔

مجھے اپنی زندگی میں اہان ملک کا نہ نام، نہ وجود، نہ اس کا سایہ چاہیے۔

عمل اپنا بیگ پکڑے ہوٹل سے باہر آئی تھی جہاں اہان ملک اس کا ویٹ کر رہا تھا

عمل باہر آئی۔ اہان ملک گاڑی سے ٹیک لگائے گلاسز آنکھوں پر چڑھائے عمل کا بے تابی سے ویٹ کر رہا تھا۔

عمل پاس آئی تو اہان نے گہری بھر پور اور استحقاق بھری نظر عمل پر ڈالی تھی۔جو لانگ ویلوٹ کی بلیک میکسی پہنے، جرسی کو بازؤں سے کمر پر باندھے بیگ کو گھسیٹتے ہوئے آ رہی تھی۔

اہان نے آگے بڑھ کر اس سے بیگ لیا تھا اور گاڑی میں رکھا۔ عمل کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا۔ عمل خاموشی سے گاڑی میں بیٹھ گئی۔

اہان بھی خاموشی سے گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتا گاڑی سٹارٹ کی۔

اہان نے پاس بیٹھے عمل پر گہری نظر پھر سے ڈالی تھی جو خاموشی سے گاڑی میں بیٹھی اپنی پوری توجہ موبائل کی جانب مبذول کر رکھی تھی۔

کیا ضرورت تھی یہ فضول ڈریسنگ کرنے کی۔ اہان کی سنجیدہ آواز گاڑی میں گونجی۔

عمل نے فل سلیوز سمپل لانگ فراک ٹائپ میکسی پہن رکھی جو بے حد فٹنگ میں تھی شولڈر سے تھوڑا نیچے ڈھلکی ہوئی تھی۔

اس میکسی میں عمل کے شولڈرز اور بیوٹی بون کی خوبصورتی بہت واضح ہو رہی تھی۔

کیوں کیا ہوا ہے؟ میری ڈریسنگ کو،،۔ عمل نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

تمھیں اچھی طرح پتہ ہے تمھاری ڈریسنگ کو کیا ہوا ہے۔ انجان مت بنو۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں تم اس طرح کی ڈریسنگ مجھے چڑانے کی لیے کرتی ہوں۔ اہان خود پر قابو پاتا تحمل سے بولا تھا۔ ورنہ عمل کی ڈریسنگ سے وہ اچھا خاصہ تپ چکا تھا۔

پہلی بات تو ہے مسٹر اہان ملک،، یہ میری زندگی ہے،، میں جو مرضی پہنوں، جو مرضی کروں،،میں آپ کو کوئی اختیار نہیں دیتی کہ آپ یوں مجھ سے باز پرس کریں۔ دوسری بات میں میری زندگی میں آپ کی ایک ذرے جتنی اہمیت نہیں کہ ،میں آپ کو دکھانے کے لیے، آپ کو چڑانے کے لیے یہ سب کچھ کرتی پھروں نہ ہی میرے پاس اتنا فضول ٹائم ہے کہ میں یہ سب سوچوں۔ عمل ہنوز موبائل میں مصروف عام سے لہجے میں بولی تھی۔

اختیار کی بات نہ ہی کرو تو عمل بہتر ہو گا۔ اختیارات یا حق کسی کو سونپے نہیں جاتے۔نہ ہی چھینے جاتے ہیں۔ نہ ہی تمہارے کہنے یا سوچنے سے میرا اختیار یا حق تم پر ختم ہو جائے گا۔ تم پر سب سے زیادہ حق میرا ہے ایک بیوی پر سب سے زیادہ حق اس کے شوہر کا ہوتا ہے،، میں تمہارے جسم و جان کا مالق ہوں ۔مجھے حق ہے کہ میں تمھیں منع کروں ان چیزوں سے جو مجھے نہیں پسند یا پھر وہ تمہارے لئے سوٹ ایبل نہیں۔ تم اس ڈریس میں مجھے تو بہت خوبصورت لگ رہی ہو،، یقین مانو میری دل کی دنیا ہلا چکی ہو۔ تمہارے دلکش وجود کو دیکھ کر کیسے خود پر ہزاروں پہرے بیٹھا رہا ہوں یہ میں ہی جانتا ہوں۔ مگر میری نظروں میں تمہارے لیے حوس نہیں۔ محبت ہے دیوانگی ہے جنون ہے تمہارے لیے پیاس ہے،،کیونکہ یہ ایک شوہر کی نظر ہے۔ پاکیزہ استحقاق بھری،، مگر کسی دوسرے کی نظروں میں تمہارے لیے حوس ہو گی گندگی ہو گی۔ جو میں برداشت نہیں کر سکتا،،نہ ہی میری غیرت اور آنا یہ گوارا کرتی ہے تم یوں دوسروں کے سامنے جاؤ۔

اہان نے آہستہ مگر سرد انداز میں عمل کو بہت کچھ باور کروایا تھا۔اہان یہ مت بھولو کہ تم مجھے طلاق دینے والے ہو تو یہ باتوں کا مطلب، عمل کو اہان کی باتوں سے گھبراہٹ ہونے لگی تھی اسے اس کا یوں حق جتانا بالکل پسند نہیں آ رہا تھا۔ کہیں اہان واقعی میں تو اس کے ساتھ کوئی کھیل نہیں کھیل رہا۔

ویسے اگر تم بار بار طلاق کی جگہ یہ بولو گی کہ تم بیوہ ہونے والی ہو تو یہ الفاظ زیادہ اچھے لگیں گے تمہارے منہ سے۔۔اہان خود اذیتی سے بولا تھا۔ اہان ان سب باتوں کا کیا مقصد ہے۔تم نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ تم واپسی پر مجھے چھوڑ دو گے۔ دیکھو اگر تم نے اپنے اس وعدے سے بھی مکرنا ہے تو ابھی سے بتا دو مجھے۔ دھوکے میں مت رکھو کیونکہ مجھے واپسی پر ہر حال میں تم سے طلاق چاہیے۔

عمل کی باتوں سے اہان ملک کے چہرے پر کتنے سائے لہرائے تھے۔

تو اب مجھ سے یہ بات واپسی پر کرنا۔ جب تم یہ ڈیل پوری کر لو۔ اس سے پہلے دوبارہ مجھ سے طلاق کی بات مت کرنا۔

اہان لب بھینچے بولا تھا۔ تو ٹھیک ہے واپسی پر کروں گی امید کرتی ہوں آپ اپنا یہ وعدہ ضرور وفا کریں گے۔ عمل سپاٹ لہجے میں کہتی گاڑی سے باہر دیکھنے لگی۔

گاڑی کو ایئر پورٹ کے راستے پر نہ دیکھ کر عمل حیران ہوئی تھی۔ مسٹر اہان،،یہ ہم کہاں پر جا رہے ہیں۔ یہ راستہ تو ایئر پورٹ کی طرف نہیں جاتا ہے۔

ہم ایئر پورٹ جا بھی نہیں رہے۔ اہان نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

کیا مطلب ہم کراچی نہیں جا رہے ہیں۔ عمل نے حیرانگی سے پوچھا تھا۔

،،کراچی ہی جا رہے ہیں مگر بائے روڈ

اہان کے بتانے پر عمل چیخی۔کیا مطلب ہے اس بات کا۔

کیا ہو گیا ہے عمل،،، میرے کان کے پردے پھاڑنے کا ارادہ ہے کیا۔۔اہان کان میں انگلی ڈالے شرارت سے گویا ہوا۔

اہان گاڑی روکو۔۔۔ عمل اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے بولی تھی۔

اہان نے گاڑی کی سپیڈ اور تیز کی۔

اہان میں کہہ رہی ہوں،، گاڑی روکو۔

واٹس رونگ وِ دیُو عمل۔۔ کیوں چلا رہی ہو؟

اب یہ گاڑی کراچی جا کر ہی رکے گی۔ تمھارے چلانے یا نہ چلانے سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔بلکہ تم اپنی انرجی ہی ویسٹ کر رہی ہو۔ اہان سکون سے بولا تھا۔

اہان تم ایسا کیسے کر سکتے ہو۔ ہماری بات بائے ایئر جانے کی ہوئی تھی۔۔ عمل صدمے کی کیفیت میں تھی۔۔

ہماری ایسی کوئی بات نہیں ہوئی۔ ہماری صرف کراچی

جانے کی بات ہوئی تھی۔ اہان تحمل سے بولا تھا۔

اہان کے اتنے اطمینان اور سکون پر عمل کو آگ ہی لگ گئی تھی۔

حسب معمول عمل نے اپنا غصہ گاڑی کے ڈیش بورڈ پر زور سے ہاتھ مار کر اتارا تھا۔اہان مسکرایا تھا۔۔ شروع سے ہی عمل ایسے ہی کرتی تھی جب بھی اسے اہان پر غصہ ہوتا اور وہ مزید بحث کے موڈ میں نہ ہوتی تو یونہی اپنا ہاتھ ڈیش بورڈ پر زور سے مارتی تھی اور پھر خاموش ہو جاتی تھی۔۔۔۔

اہان نے گاڑی میں میوزک آن کیا تھا۔

کسی شام کی طرح تیرا رنگ ہے کھلا

میں رات اک تنہا،، تو چاند سا ملا

ہاں تجھے دیکھتا رہا،، کسی خواب کی طرح

جو اب سامنے ہے تو،،ہو کیسے ہو یقین بھلا

ٹوٹا جو کبھی تارا سجنا وے،،تجھے رب سے مانگا

رب سے جو مانگا ملیا وے،،تو ملیا تو جانے نہ دوں گا میں

ہاں میں نے سنی ہے پریوں کی کہانی

ویسا ہی روپ تیرا،، چہرا ہے تیرا نورانی

آ تجھ کو میں اپنی بانہوں میں چھپا لوں

ہاں اپنی زمین کو کر دوں میں آسمانی

زندگی روک دوں میں اب تیرے سامنے

پل دو پل جو تو رکے میرے سامنے

ٹوٹا جو کبھی تارا سجنا وے،،تجھے رب سے مانگا

رب سے جو مانگا ملیا وے،،تو ملیا تو جانے نہ دوں گا میں--

یہ سانگ اہان کے دل کے اواز کی ترجمانی تھی۔اہان آنکھوں میں خمار لیے عمل کی ہی طرف دیکھ رہا تھا۔ عمل نے اہان کا نظروں کا ارتکاز خود پر محسوس کر کے اور سانگ کے لِرِکس سن کر غصے سے سرخ ہوتے میوزک آف کیا تھا۔

اہان نے س کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

میرے سر میں درد ہو رہا ہے یہ فضول سا سونگ سُن کر۔ عمل ایک ایک لفظ چبا تے ہوئے بولی۔

اہان نے جھٹکے سے گاڑی روکی تھی۔

ارے میر جان،،پہلے کیوں نہیں بتایا کہ میری پیاری سی بیوی کے سر میں درد ہو رہا ہے۔ یہ آپ کا خادم کس لیے ہے۔ اہان نے شرارتی لہجے میں کہتے ہوئے عمل کا سر دونوں ہاتھوں سے دبانا شروع کیا۔

عمل کا غصے سے بُرا حال ہو رہا تھا۔ اہان نے اپنی چِیپ حرکتوں سے اس کا دل جلانے اور پارہ ہائی کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑ ی تھی

عمل نے غصے سے اہان کے دونوں ہاتھ جھٹکے تھے۔

اہان کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ،، کیوں اتنی ڈھٹائی دکھا رہے ہو۔ ایلفی کی طرح مجھ سے چپک ہی گئے ہو جیسے۔ دور رہو مجھ سے۔، عمل نے خطرناک تیوروں کے ساتھ اہان کو گھورا۔

اہان نے عمل کا خوبصورت لال بھبھوکا چہرہ آنکھوں کے راستے دل میں اتارتے ہوئے اپنا لب دانتوں تلے دبایا تھا۔ جو بھی تھا اہان کو بہت مزہ آ رہا تھا۔ عمل کو یوں زچ کرنے کا۔ اس کا غصے سے لال ٹماٹر چہرہ اہان کی دل کی دھڑکن بڑھا دیتا تھا۔

ارے میری جان،، میں کہاں چپکا ہوں ایلفی کے ساتھ۔

چپکنا اسے کہتے ہیں؟ مائی ڈیئر وائف کبھی زندگی میں تم نے مجھے موقع دیا۔

جو عنقریب تم مجھے دینے والی ہو،، پھر تمھیں بتاؤں گا چپکنا کسے کہتے ہیں۔ دن رات تمہارے اتنے قریب رہوں گا کہ تمھیں اپنی سانسوں سے میری سانسوں کی

خوشبو آئے گی۔ ایک پل کے لیے تمھیں خود سے دور نہیں کروں گا۔ تمھارے اتنے قریب رہوں گا کہ ہوا کا ایک زرہ بھی ہمارے درمیان سے گزر نہیں سکے گا۔ اہان نے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے بیباکی سے معنی خیزی سے کہتے ہوے عمل کو اور سلگایا تھا۔

اہان نے عمل کا خوبصورت لال بھبھوکا چہرہ آنکھوں کے راستے دل میں اتارتے ہوئے اپنا لب دانتوں تلے دبایا تھا۔ جو بھی تھا اہان کو بہت مزہ آ رہا تھا۔ عمل کو یوں زچ کرنے کا۔ اس کا غصے سے لال ٹماٹر چہرہ اہان کی دل کی دھڑکن بڑھا دیتا تھا۔

ارے میری جان،، میں کہاں چپکا ہوں ایلفی کے ساتھ۔

چپکنا اسے کہتے ہیں؟ مائی ڈیئر وائف کبھی زندگی میں تم نے مجھے موقع دیا۔

جو عنقریب تم مجھے دینے والی ہو،، پھر تمھیں بتاؤں گا چپکنا کسے کہتے ہیں۔ دن رات تمھارے اتنے قریب رہوں گا کہ تمھیں اپنی سانسوں سے میری سانسوں کی

خوشبو آئے گی۔ ایک پل کے لیے تمھیں خود سے دور نہیں کروں گا۔ تمھارے اتنے قریب اتنے قریب رہوں گا کہ ہوا کا ایک زرہ بھی ہمارے درمیان سے گزر نہیں سکے گا۔ اہان نے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے بیباکی سے معنی خیزی سے کہتے ہوے عمل کو اور سلگایا تھا۔

اہان نے دوبارہ سے میوزک آن کیا تھا۔ اور اپنی مرضی کا گانا لگایا۔۔ جو اہان نے ہزاروں دفعہ عمل کی یاد میں سُنا تھا۔

باتوں کو تیری ہم بُلا نہ سکے

ہو کہ جدا ہم نہ جدا ہو سکے

کتنی چاہت ہے دل میں تو جانے نہ

کیسے دل کو سمجھائیں دل مانے نہ

میری تمناؤں کا احساس تم

میں کہیں بھی رہوں میرے آس پاس تم

خدا جانے، خدا جانے

اک پل بھی تم سے دور جا نہ سکے۔

ہو کہ جدا ہم نہ جدا ہو سکے

باتوں کو تیری ہم بُلا نہ سکے

کتنی چاہت ہے دل میں تو جانے نہ

کیسے دل کو سمجھائیں دل مانے نہ

اجنبی سلسلہ میرے ساتھ ہے

بھیڑ میں بھی تنہائی کا احساس ہے

خدا جانے نہ خدا جانے نہ

باتوں کو تیری ہم بُلا نہ سکے

ہو کہ جدا ہم نہ جدا ہو سکے

اہان ساتھ ساتھ گانا سُن رہا تھا اور ایک ہاتھ سٹیرنگ پر بجاتے خود بھی گنگنا رہا تھا اور گاہے بگاہے عمل کو اپنی گہری نظروں سے دیکھتا۔

ایک تو لاؤڈ میوزک اوپر سے اہان بھی گلا پھاڑ پھاڑ کر گا رہا تھا۔ عمل کے سر میں واقعی درد شروع ہو چکا تھا۔ عمل سوچ سوچ کر پاگل ہو رہی تھی کہ وہ اتنا لمبا سفر ہے یہاں سے کراچی کا،، ابھی تو ایک گھنٹہ بھی نہیں ہوا تھا۔ اور اہان نے اپنی چِیپ حرکتوں سے اسے زچ کر رکھا تھا۔ ابھی تو کراچی اور ناردن ایریاز بھی جانا تھا۔

افففف۔ عمل نے اپنے دکھتے سر کو دبایا تھا۔ کاش یہ انسان سمجھتا اس کا ساتھ سوائے مجھے اذیت کے کچھ نہیں دیتا۔

اہان نے کبھی میرے جذبات کا احساس نہیں کیا۔ کل بھی اور آج بھی۔

میں ایک جائز مطالبہ اس سے کر رہی ہوں خلع میرا حق ہے۔مگر اہان نے اس کے لیے بھی اپنی شرائط مقرر کر دی ہیں۔ عمل کی آنکھیں پل میں آنسوؤں سے لبریز ہوئیں تھیں۔

عمل نے بے دردی سے اپنی آنکھیں صاف کرتے ہوئے ایک دفعہ پھر سے میوزک آف کیا تھا۔

کیا اہوا ڈیئر وائف۔ کچھ کچھ ہو رہا ہے یہ گانا سُن کر۔ لگتا ہے پاسٹ کے کچھ اچھے لمحات یاد آگئے ہیں۔ اہان مسکراتے ہوئے بولا تھا۔

پاسٹ کا بُرا وقت اتنا بُرا ہے کہ وہ اچھے وقت کو یاد ہی نہیں کرنے دیتا۔ عمل زہریلے لہجے میں بولتی اہان کو بہت کچھ یاد کروا گئی تھی۔ اہان کے چہرے پر اذیت رقم ہوئی تھی۔ کتنے ہی سائے لہرائے تھے۔ کاش وہ اس وقت کو اپنی زندگی سے نکال سکتا۔

پاسٹ اچھا نہیں تھا مگر حال اور مستقبل کو تو اچھا بنایا جا سکتا ہے۔ پلیز ایک موقع دے کر تو دیکھو اپنی تمام غلطیوں، اپنے تمام مظالم کا مداوا کر دوں گا۔ تمھیں اتنا پیار دوں گا کہ تمھیں کبھی گزرے ہوئے پل کی کوئی بات یاد نہیں آئے گی۔

اہان لہجے میں بے بسی لیے زخمی مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

انشااللہ میرا مستقبل بہت اچھا ہو گا۔ کیونکہ اس میں کسی بھی اہان ملک کا سایہ نہیں ہو گا۔ میں اپنے مستقبل کو خوشگوار بنانے کے لیئے اس شخص کا انتخاب کروں گی۔ جو مجھ سے محبّت ہی نہیں میری عزت بھی کرے گا۔ اور میں بھی اس کی عزت کروں۔ اور تم یہ عزت ڈیزرو نہیں کرتے۔

عمل تیز اور کاٹ دار لہجے میں بولتی اہان ملک کا پورا وجود شعلوں میں بھڑکا گیئ۔

اہان نے ایک جھٹکے سے گاڑی روکی تھی۔۔ عمل نے ڈیش بورڈ پر ہاتھ رکھ کر اپنے سر کو بچایا تھا۔

اہان نے پوری قوت سے اپنی وحشی گرفت سے عمل کا منہ دبوچا تھا۔کیا بکواس کی ہے تم نے ہاں، منع کیا تھا نہ تمھیں، میرے ساتھ ایسی بکواس مت کیا کرو، تمھیں ایک بات سمجھ کیوں نہیں آتی. تمھارا مستقبل تمھارا حال سب کچھ میرے ساتھ جڑا ہے۔۔یہاں تک کے مرنے کے بعد تمھاری قبر بھی اہان ملک کی قبر کے ساتھ ہی ہوگی،اہان ملک کی بیوی کے طور پہ،اپنی انگلیوں کا دباؤ عمل کے گالوں پر بڑاتے غراتے ہوے بولا

عمل نے پوری قوت سے اہان کا ہاتھ جھٹکا تھا۔ تم کبھی نہیں بدل سکتے۔اہان کبھی نہیں،،میں وہ پرانی والی عمل نہیں ہوں جو تمھارا ہر ظلم خاموشی سے برداشت کر لوں گی۔ مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی ہمّت بھی مت کرنا۔۔ورنہ جان لے لوں گی تمھاری،، عمل غراتے ہوے بولی۔

وہ تو تم ویسے ہی لے لیتی ہو اس طرح کی باتیں کر کے،،اچھا ہے ایک دفعہ ہی لے لو۔۔یوں پل پل لفظوں کی مار تو نہ مارو۔۔اہان بے بسی سے آنکھوں میں نمی

لئے بولا تھا۔ عمل نے غصے سے رخ پھیرتے ہوئے منہ دوسری طرف کر لیا تھا۔

اہان خود پر قابو پاتا کافی دیر تک لب کاٹتا بیٹھا رہا۔ عمل کی باتوں نے اہان کے پورے وجود میں بھانبڑ جلا دیے تھے ۔

اہان نے خود پر قابو پاتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کی۔گاڑی میں بلکل خاموشی چھا چکی تھی۔اہان نے دوبارہ اس سے کوئی بات نہیں کی۔۔

اہان نے پوری توجہ سنجیدگی سے ڈرائیونگ پر مرکوز کر رکھی تھی۔ وہ سپاٹ اور سریس اِنداز میں پچھلے دو گھنٹوں سے ڈرائیونگ کر رہا تھا۔اس دوران اہان نے عمل کو ایک نظر بھی نہیں دیکھا تھا۔

اہان نے ذرا سی نظر عمل پر ڈالی جو سیٹ سے ٹیک لگائے آنکھیں بند کیے بیٹھی تھی۔

یہ جاگ رہی ہے یا سو رہی ہے۔اہان نے عمل کو دیکھتے ہوئے سوچا۔

اہان نے آہستگی سے گاڑی ایک جگہ پارک کی اور جھک کر عمل کو دیکھا۔۔ جو گہری نیند سو رہی تھی۔ چہرے کے اطراف میں کچھ لٹیں بکھری ہوئیں تھیں۔ اہان نے نرمی سے وہ لٹیں پیچھے کیں اور پھر جھک کر بہت احتیاط اور نرمی سے اس کے ماتھے پر اپنے دہکتے ہوئے لب رکھے۔ اہان نے بہت احتیات اور نرمی سے بوسہ دیا تھا۔ دل میں ڈر تھا کہ اگر اُٹھ گئی تو پھر کاٹ کھانے کو دوڑے گی۔ اس کی جنگلی بلی،،، اہان سوچ کر مسکرایا۔

اہان کافی دیر تک اس کے خوبصورت چہرے کے ایک ایک نقش کو بغور دیکھتا رہا اور صدیوں کی اپنی آنکھوں کی پیاس بجھاتا رہا جو کہ بجھ ہی نہیں رہی تھی۔

جانے کتنے لمحے گزر گئے تھے اہان اسے محویت سے دیکھ رہا تھا۔

اہان نے سیٹ سے ٹیک لگائے عمل کے سر کو نرمی سے اپنے کندھے پر رکھا اور احتیاط سے اپنے بازو کو عمل کے گرد لپیٹا تھا اور آنکھیں بند کیے خود کو پر

سکون کرنے لگا۔ اہان کی آنکھ سے نکلتا ہوا ایک آنسو عمل کے بالوں میں جذب ہوا تھا۔ اہان بہت جلد سکون کے ساتھ نیند کی وادیوں میں اُتر گیا تھا۔ جانے کتنے برسوں بعد اہان کو یہ نیند میسر ہوئی تھی کیونکہ اس کے دل کا سکون اس کی روح کا قرار اس کے پاس جو تھی۔

عمل کی آنکھ کھلی اسے اپنے چہرے پر اہان کی گرم سانسیں محسوس ہوئیں۔ عمل نے ہڑ بڑا کر دیکھا تو وہ اہان کے کندھے پر سر رکھے سو رہی تھی اور اہان نے اپنا بازو اس کے گرد لپیٹا ہوا تھا۔ اہان گہری نیند میں تھا عمل نے اس کا بازو اپنے حصار سے ہٹانا چاہا مگر بے سود۔ اہان نے کافی سختی سے اس کے گرد اپنا بازو لپیٹا ہوا تھا۔

اہان۔۔۔۔ عمل نے پکارا۔ مگر اہان ابھی بھی گہری نیند میں سو رہا تھا۔

بدتمیز انسان! کیا کہہ رہا تھا میں سالوں سے سویا نہیں۔ مجھے نیند نہیں آتی۔

جھوٹا انسان۔۔ کتنی گہری نیند میں ہے۔ کیسے مزے سے سو رہا ہے۔

عمل غصے سے بڑبڑائی۔

اہان۔۔۔۔ اس بار عمل نہایت ہی اونچا اہان کے کان میں چلائی تھی اور اپنی کہنی اہان کے پہلو میں رسید کی۔ اہان ہڑبڑاتا ہوا اُٹھا۔ اہان کی آنکھیں بے تحاشا سرخ ہو رہی تھیں۔

ایک پل کے لیے تو اہان کو سمجھ ہی نہیں آیا کہ ہوا کیا ہے؟ دوسرے پل اپنے پاس عمل کو دیکھ کر جیسے بے یقین ہوا تھا۔ اگلے ہی پل وہ عمل کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھامتا اس کے ہونٹوں پر جھکا اور شدت سے اس کے ہونٹوں کو اپنی مضبوط گرفت میں لیا تھا۔ آنکھیں بند کیے اپنی پیاس بجھانے لگا۔

عمل نے اہان کے سینے پر مکے برسائے مگر اہان اس کے رد عمل کی پرواہ کیے بغیر اپنا جنون اس کے ہونٹوں پر اتارتا رہا۔

تکلیف کی وجہ سے عمل کی آنکھوں سے آنسو بہنا شروع ہو چکے تھے اور عمل نے اپنی مزاحمت بھی ترک کر دی تھی۔

عمل کے وجود میں کپکپاہٹ محسوس کر کے اہان پیچھے ہوا تھا۔

عمل سیٹ سے ٹیک لگائے اپنے نڈھال وجود کو سنبھال رہی تھی۔

اہان عمل کو ہی دیکھ رہا تھا۔ جس کی آنکھوں سے آنسو بہت روانگی سے بہہ رہے تھے۔

اہان نے لب کاٹتے ہوئے خود کو کوسا۔ وہ نیند سے جب اٹھا تو اسے کچھ یاد نہیں تھا۔ بس اپنے سامنے عمل کو دیکھا تو وہ خود پر قابو نہ رکھ سکا وہ جانتا تھا اس نے کچھ زیادہ ہی شدت اس کے ہونٹوں پر دکھائی ہے۔ وہ کیا کرتا وہ دیوانہ تھا ان ہونٹوں کا۔

عمل اپنے آنسو صاف کرتی اس نے ایک پل اہان کو غصے سے دیکھا تھا دوسرے ہی پل وہ گاڑی کا دروازہ کھولتی باہر نکل گئی۔

اہان،، عمل کو گاڑی سے باہر نکلتا دیکھ کر اہان بھی اپنی طرف کا دروازہ کھول کر تیزی سے عمل کے پیچھے لپکا تھا۔

عمل کہاں جا رہی ہو؟ تم گاڑی میں بیٹھو۔ اہان عمل کی کلائی پکڑتا ہوا بولا۔

مجھے تمھارے ساتھ کہیں نہیں جانا میں اکیلی چلی جاؤں گی۔ عمل غصے سے چیخی۔

عمل کیا بچپنا ہے یہ؟ رات کا ٹائم ہے تم اکیلی کیسے جاؤ گی۔ گاڑی میں بیٹھو اہان تحمل سے بولا۔

اہان میں تمھارے ساتھ کہیں نہیں جاؤں گی۔ مجھے تمھاری کوئی شرط نہیں ماننی۔ میں واپس اسلام آباد جا رہی ہوں۔

عمل غصے سے کہتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔

عمل آئی ایم سوری یار۔ میں اپنے آپ میں نہیں تھا۔ مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا۔ بس تمھیں دیکھا تو مجھے لگا جیسے ہمارے درمیان کبھی کچھ نہیں ہوا۔ تم میری پہلے والی عمل ہو۔ میں خود پر قابو نہ رکھ سکا اور تم پر اپنی شدت نچھاور کر دی۔

اہان بے بسی سے بولتے ہوئے عمل کو کندھوں سے تھام کر خود کے مقابل کیا۔

یہی تو مسئلہ ہے آپ کا مسٹر اہان۔ آپ کو یاد ہی نہیں کہ آپ نے میرے ساتھ کیا کیا کیا؟ یاد ہوتا تو یوں میرے سامنے تن کر کھڑے نہ ہوتے اور میرے جائز مطالبے پر اپنی بے ہودہ شرائط نہ رکھتے۔ عمل اہان کے ہاتھوں کو جھٹکتے ہوئے نفرت سے بولی۔

نہیں عمل،، تم غلط کہہ رہی ہو کہ میں سب کچھ بھول گیا ہوں۔ پچھلے چار سال جس اذیت میں میں نے گزارے ہیں۔ وہ صرف میرے علاوہ میرا رب جانتا ہے ہر پل میں نے خدا سے اپنے ظلم کی معافی مانگی ہے۔راتوں کو کتنی کتنی دیر سجدے میں صرف اپنے ہر عمل ہر مظالم کی معافی مانگی ہے۔ تمھیں مانگا

ہے لیکن اب تمھاری آنکھوں میں نفرت دیکھتا ہوں تو سوچتا ہوں کہ کاش ان چار سالوں میں تمھیں بھولنے کی دعا کرتا تو شاید آج تمھاری آنکھوں کی نفرت سے مجھے فرق نہ پڑتا۔ تم مجھے چھوڑنے کی خواہش کرتی تو میں تمھاری خواہش فورًا سے پوری کرتا۔مگر کیا کروں تمھیں چھوڑنے کا حوصلہ نہیں پیدا کر پا رہا خود میں۔ ورنہ اہان ملک اپنے سر دھڑ کی بازی لگا کر تمھاری یہ خواہش پوری کرتا۔ اہان بولتے بولتے رکا تھا اور رخ موڑ کر اپنی آنکھوں کی نمی کو صاف کرنے لگا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ عمل اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھے۔ وہ جانتا تھا یہ سب بولنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ پتھر سے سر پھوڑنے کے برابر ہے۔ اور عمل کو پتھر بھی تو اس نے خود بنایا تھا

اب چلو گاڑی میں بیٹھو۔ یوں سڑک پر تماشا مت کرو اچھا نہیں لگتا۔ ایک دو دن کی بات ہے پھر اہان ملک سے تمھاری جان ہمیشہ ہمیشہ کے لیے چھوٹ جائے گی۔

عمل اہان کچھ پل گھورتی رہی اور پھر خاموشی سے گاڑی میں جا کر بیٹھ گئی۔

اہان گہری سانس فضا میں چھوڑتا خدا کا شکر ادا کرتا گاڑی کی طرف بڑھا۔

اہان خاموشی سے ڈرائیونگ کر رہا تھا۔ عمل خاموشی سے گاڑی میں بیٹھی تھی اہان نے ایک دو دفعہ عمل سے بات کرنے کی کوشش کی تھی مگر عمل نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔

اہان لب بھینچے درائیو کرنے لگا۔ اہان گھڑی میں ٹائم دیکھا تو دس بج رہے تھے۔ وہ لوگ پانچ بجے نکلے تھے ابھی بھی تقریبا چھ، سات گھنٹے کا سفر باقی تھا۔

گاڑی ایک جھٹکے سے رکی تھی۔ گاڑی کو کیا ہوا ہے اہان نے سوچتے ہوئے گاڑی دوبارہ سٹارٹ کی تھی مگر گاڑی سٹارٹ نہیں ہوئی۔

عمل نے اہان کو گھور کر دیکھا تھا۔

اب مجھے کیا گھور رہی ہو۔ اس میں بھی میرا قصور ہے کہ گاڑی نہیں چل رہی۔

اہان عمل کے گھورنے پر چڑ کر بولا تھا۔ گاڑی سے اترتا گاڑی کو چیک کرنے لگا۔ اہان دوبارہ سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا گاڑی سٹارٹ کی مگر گاڑی نے چلنے سے صاف انکار کر دیا تھا۔

عمل گاڑی تو سٹارٹ ہو نہیں رہی۔ رات کافی ہو گئی ہے۔ گاڑی میں بیٹھنا بالکل بھی سیف نہیں ہے۔پاس ہی ایک ہوٹل ہے ہمیں رات یہیں پر سٹے کرنا چاہیے۔

اہان کے بتانے پر عمل نے بے زاری سے سیٹ سے ٹیک لگائی تھی۔

اُو۔۔نو۔۔۔ کہاں پھنس گئی۔ عمل بڑبڑائی تھی۔

اہان عمل کے بولنے پر کندھے اچکا کر رہ گیا۔

اہان اور عمل ایک فائیو سٹار ہوٹل میں داخل ہوئے جو نزدیک ہی تھا۔

کاؤنٹر پر پہنچ کر اہان نے کاؤنٹر سے پین اُٹھا کر اپنے کارڈ کے پیچھے کچھ لکھا تھایہ سب کچھ اس نے عمل کی آنکھوں سے بچا کر کیا تھا۔ عمل غصے سے ایک طرف

منہ پھلا کر کھڑی تھی۔ اہان رسیپشنسٹ کو وہ کارڈ پکڑایا اور مسکراتے ہوئے دیکھا۔

رسیپشنسٹ نے وہ کارڈ پکڑ کر اہان کو اوکے کا سائن دیا تھا۔

آئی ایم سوری،، سر ہمارے پاس اس ٹائم دو کمرے اویلیبل نہیں ہیں۔

آپ کو صرف ایک ہی کمرہ مل سکتا ہے۔ رسیپشنسٹ مسکراتے ہوئے شائستگی سے بولی۔ عمل جو دور کھڑی تھی اس کی بات سن کر پاس آئی۔

کیا مطلب ہے آپ کا اس بات سے۔ اتنا بڑا ہوٹل ہے اور آپ کے پاس ایک اضافی روم نہیں۔ عمل اپنا غصہ ضبط کرتے ہوئے آرام سے بولی تھی۔

سوری میم۔ اصل میں آج یہاں پر ولیمے کا ایک فنکش ہے اس لیے ہوٹل کے تمام رومز بک ہیں اور بہت سی بزنس میٹینگز بھی ہو رہی ہیں تو اسی لیے ہوٹل کے تمام رومز بک ہیں یہ روم بھی آپ کی قسمت اچھی تھی تو آپ کو مل گیا۔
رسیپشنٹ اس بار بھی شائستگی سے بولی تھی۔

اِٹس اوکے میم کوئی بات نہیں ہم ایک روم سے ہی کام چلا لیں گے۔ کیوں عمل۔۔اہان نے عمل کو تائیدی نظروں سے دیکھا۔۔

عمل غصے سے وہاں سے واک آؤٹ کر گئی۔

اہان کمرے کی چابی پکڑتا باقی کی فارمیلٹیز پوری کرتے ہوے رسیپشنسٹ کو تھینکس کہا تھا۔ ایکچوئلی شی اِز مائی وائف۔ ناراض ہے مجھ سے۔

آپ کا بہت بہت شکریہ میری بات ماننے کا۔

اِٹس اوکے سر۔ آپ اپنی وائف کو منائیں۔ رسیپشنسٹ مسکراتی ہوئی بولی تو اہان عمل کی طرف گیا تھا۔ جو صوفے پر منہ پھلائے بیٹھی تھی۔

چلو عمل کمرے میں چلتے ہیں۔ اہان پاس آکر بولا۔

مجھے تمھارے ساتھ ایک روم میں نہیں رہنا۔ عمل غصے سے بولی۔

عمل کیا ہو گیا ہے یار۔ رات کتنی ہو گئی ہے یہاں بیٹھی اچھی لگو گی۔ سب کیا کہیں گے۔ چلو اُٹھو چل کر تھوڑا آرام کر لو۔ پھر صبح نکلیں گے۔

وعدہ کرتا ہوں کچھ بھی نہیں کروں گا پرامس یار۔ عمل اہان کی کسی بات کا جواب دیے بغیر ویسے ہی صوفے پر بیٹھی رہی۔۔

اہان نے عمل کا بازو پکڑ کر اسے اپنے سامنے کھڑا کیا۔ عمل خاموشی سے چلو ورنہ تمھیں گود میں اُٹھا کر لے جاؤں گا اور وہ تمھیں بالکل بھی اچھا نہیں لگے گا۔

اہان تم ایسا نہیں کر سکتے۔ عمل دانت کچکچاتے ہوئے بولی۔

بالکل کر سکتا ہوں۔ تمھارا یہ نازک سا وجود مجھے باہنوں میں اُٹھانے سے کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔ اس لیے خاموشی سے چلو۔ عمل اہان کی بات سن کر غصے سے رخ پھیر گئی۔ اہان نے لب بھینچ کر عمل کو دیکھا اور پھر دوسرے ہی پل اہان عمل کو باہنوں میں اٹھائے لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔

اہان چھوڑو مجھے یہ کیا بدتمیزی ہے ۔ عمل اہان کی شرٹ کندھوں سے دبوچتی غصے سے مگر قدرے آہستہ آواز میں بولی تھی۔ عمل کا رنگ شرم سے سرخ پڑ رہا تھا۔ سامنے ہی تو ایک دو لوگوں نے مسکراتے ہوئے یہ منظر دیکھا تھا۔ اہان اسے

اٹھائے لفٹ میں داخل ہو چکا تھا۔ وہ تو شکر ہے لفٹ میں کوئی نہیں تھا۔ اہان مجھے نیچے اتارو پلیز۔ عمل غصے سے بولی۔ بالکل نہیں اتاروں گا۔ تم شرافت سے میری بات سنتی کہاں ہو۔ اب بڑی شرم آ رہی ہے تمھیں، وہاں ہوٹل لاؤنج میں اس حلیے میں بیٹھی تھی۔ آس پاس کے لوگ تمھیں دیکھ رہے تھے تب تو کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا۔ اب کمرے میں ہی چل کر اتاروں گا۔

اہان اطمینان سے بولتا لفٹ سے باہر نکل کر اپنے روم کی طرف بڑھا۔ اور چابی سے ڈور کھولتے اہان نے اسے اندر آ کر اپنی گود سے اتارا تھا۔

عمل کا غصے سے اور شرم سے بُرا حال تھا۔ اہان کتنے بد تمیز اور بے ہودہ ہو تم۔۔ جب سو بے شرم مریں ہوں گے نہ تب جا کر تم پیدا ہوئے ہو گے۔

باہر کتنے ہی لوگوں نے دیکھا ہے یہ سب کیا سوچ رہے ہوں گے ہمارے بارے میں۔ عمل غصے سے چلائی۔

یہی سوچ رہے ہوں گے کہ میں تم سے کتنا پیار کرتا ہوں۔ اور تم یقین مانو آج بہت سی بیویاں اپنے شوہروں سے لڑ کر سوئیں گی۔

ویسے مجھے بہت افسوس ہورا ہے کہ آج رات ان بیچارے شوہروں کو اکیلے ہی سونا پڑے گا۔ اہان آنکھ ونک کرتا ہوا بولا تو عمل اسے گھورتے ہوئے واش روم کا دروازہ زور سے بند کرتی ہوئے اندر چلی گئی۔

اہان اطمینان سے بیڈ پر لیٹ کر آنکھیں موند چکا تھا۔

اس نے اہان ملک کو آتا دیکھ کیا تھا اور اسے دیکھ کر غصے سے منہ پھیر لیا تھا۔

اہان عمل کو دیکھتا ہوا سامنے چیئر پر بیٹھ چکا تھا۔

مہناز بیگم کی طبیعت سیریس تھی۔ عمل نے انتہا پریشان تھی۔

وہ مسلسل اضطرابی کیفیت میں چکر لگا رہی تھی۔ اہان عمل کو پریشان ہوتا دیکھ کر پریشان ہو رہا تھا۔

اہان عمل کے لیے کافی اور سینڈوچ لیا تھا۔ عمل یہ کافی لے لو پلیز۔۔تم نے پلین میں بھی کچھ نہیں کھایا تھا۔

عمل نے غصے سے اہان کو ایک نظر دیکھا دوسرے ہی پل اہان سے کافی پکڑ کر کافی اہان ملک پر گرا دی تھی۔

اہان نے خاموشی سے عمل کو دیکھااور پھراپنا کوٹ اتار کر ٹشو سے اچھی طرح شرٹ سے کافی صاف کی اور چیئر پر بیٹھ گیا۔

اروحی نے حیرانگی سے یہ منظر دیکھا تھا۔ یہ ہے اہان ملک،،،اروحی حیران ہوئی۔ یہ تو کہیں سے وہ اہان ملک نہیں لگتا جس نے عمل پر ظلم کیا تھا۔ جس میں اکڑ تھی جو ظالم تھا۔

اروحی کو اہان ملک پر ترس آیا تھا۔۔جو شکستہ حال سر جھکائے بیٹھا تھا۔ عمل کا رویہ اہان ملک کے ساتھ کافی ہتک آمیز تھا۔ عمل نے گرم گرم کافی اہان ملک پر پھینک دی تھی۔ اروحی نے دیکھا تھا گرم کافی اہان کے ہاتھ کو جلا چکی تھی۔ لیکن وہ پھر بھی ماتھے پر ایک بھی شکن لئے بغیر عمل کا یہ ایکٹ برداشت کر گیا تھا۔

داور،، یہ وہ اہان ملک تو نہیں ہے جس کے بارے میں تم لوگوں نے بتایا تھا۔ یہ تو کوئی اور ہے،، جس کی آنکھوں میں عمل کے لیے بے حد محبت اور فکر ہے جو عمل کے سامنے کچھ بھی نہیں ہے۔ جسے عمل کے سامنے کچھ نظر نہیں آتا۔ جس میں کوئی انا نہیں ہے۔اروحی بے یقینی کے عالم میں بولی۔

ہاں مگر اہان پر یقین نہیں کیا جا سکتا۔ یہ اس کی چال بھی ہو سکتی ہے اچھا بننے کی۔ داور بے تاثر لہجے میں بولا تھا۔

اروحی اور داور ایک طرف کھڑے تھے۔ عمل مسلسل چکر لگا رہی تھی اہان ایک طرف چیئر پر بیٹھا ٹیک لگائے آنکھیں موندی ہوئیں تھیں۔

داور تم خود غرض ہو رہے ہو اب۔ اروحی اہان پر نظریں جمائے داور سے بولی۔

مطلب کیا ہے تمہارا؟ اروحی کھل کر کہو۔ داور پوری طرح اروحی کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

کیونکہ تم عمل سے پیار کرتے ہو۔ اس لیے تم اہان پر یقین نہیں کر سکتے ۔ کیونکہ تمہارا پیار تمھیں اہان پر یقین نہیں کرنے دیتا۔اروحی داور کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولی تھی۔ اور یہ جو تم سب کہہ رہی ہو میں بھی تو کہہ سکتا ہوں تم خود غرض ہو رہی ہو۔ تم اہان کے بارے میں یہ سب اس لیے کہہ رہی ہو تاکہ تمہاری راہ کا کانٹا صاف ہو جائے۔

اروحی شاکڈ ہوئی داور کی بات پر۔ کیونکہ٠ داور بہت تلخ ہو رہا تھا۔ اس کی ایسی عادت نہیں تھی۔

اور جو بھی ہو عمل اہان سے ڈائیورس چاہتی ہے۔ اہان اسے دے نہیں رہا۔ جس دن اہان اسے ڈائیورس دے دے گا عمل اس نام نہاد رشتے سے آزاد ہو جائے

گی۔اروحی داور کی بات پر استہزائیہ مسکرائی۔ مانا کہ عمل کی آنکھوں میں اہان کے لیے محبت کا کوئی رنگ نہیں ہے کوئی جذبہ نہیں ہے۔ عمل کی آنکھوں میں ایک ہی جذبہ ہے وہ ہے نفرت کا۔ مگر وہ بھی صرف اہان کے لیے ہے۔ جو بھی ہے وہ صرف اہان ملک کے لیے ہے۔ عمل کی ہر تکلیف ہر دکھ کا مداوا صرف اہان کے ہی پاس ہے۔بس جس دن عمل کے اندر معاف کرنے کا ظرف آ گیاتو عمل کی زندگی میں سکون آجائے گا۔ ورنہ وہ ایسے ہی تڑپتی رہے گی۔ داور ایک دوست ہونے کے ناطے ہمیں عمل کی مدد کرنی چاہیے۔ اسے اس تکلیف سے نکالنا چاہیے۔ بے شک تمھیں میں کم ظرف اور خود غرض لگ رہی ہوں۔

میں صرف سب کو سکون میں دیکھنا چاہتی ہوں۔ عمل سکون میں آئی تو تمھیں بھی شاید سکون مل جائے اسے خوش اور مطمئین دیکھ کر۔۔ کیونکہ اصل خوشی تو محبوب کی خوشی میں ہوتی ہے۔ اروحی داور کو دیکھتی ہوئی ایک ایک لفظ صاف دل کی گہرائیوں سے بولی تھی۔

داور اروحی کی باتوں پر صرف گہری سانس لے کر رہ گیا۔

اہان نے ایک دو دفعہ عمل سے بات کرنے کی کوشش کی تھی مگر عمل نے اہان سے کوئی بات نہیں کی تھی۔

اہان عمل کو اس حالت میں چھوڑ کر جانا نہیں چاہ رہا تھا۔ عمل کو ایسے دیکھ کر وہ تڑپ رہا تھا۔

عمل ایک طرف کھڑی مسلسل رو رہی تھی۔ داور عمل کے لیے کافی لے کر آیا تھا۔ جو عمل نے فورًا پکڑی تھی۔

اہان یہ دیکھ کر اندر تک جل گیا تھا۔ اہان کی آنکھیں پل میں سرخ ہوئیں تھیں۔

عمل کے کافی گرانے سے اہان ملک کو ہاتھ پر اتنی جلن نہیں ہوئی تھی۔ جتنی داور کے ہاتھ سے عمل کو کافی پکڑے دیکھ کر ہوئی تھی۔

اب عمل داور سے روتے ہوئے مہناز بیگم کا پوچھ رہی تھی کہ وہ ٹھیک تو ہو جائیں گی نا داور۔ جس پر داور اسے تسلی دے رہا تھا۔

اہان ملک دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں پھنساتے ہوئے زمین کو دیکھتا اپنی ٹانگیں مسلسل اضطرابی کیفیت میں ہلا رہا تھا۔

اہان ملک سے یہ سب کچھ برداشت نہیں ہو رہا تھا۔ایک آگ لگی تھی اس کے اندر،،، دل میں بھانبھڑ سے جل رہے تھے۔ سینے میں ایک دہکتا ہوا آگ کا الاؤ جل رہا تھا۔

اہان ملک ابھی ابھی ہی گھر آیا تھا۔اس ٹائم صبح کے نو بج رہے تھے۔ مہناز بیگم کی حالت اب خطرے سے باہر تھی۔ عمل یہ سن کر کافی ریلیکس ہوئی تھی۔ مہناز بیگم کو روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا سب روم میں ہی چلے گئے تھے۔ اہان کا وہاں اب کوئی کام نہیں تھا۔ ویسے بھی جس کے لیے وہ ساری رات وہاں رہا۔ اس نے اسے ایک نظر بھی نہیں دیکھا تھا۔ اسے مکمل اگنور کر رکھا تھا اور یہ سب کچھ اہان ملک کیسے برداشت کر رہا تھا۔ یہ اہان ملک کا دل ہی جانتا تھا۔

اہان ملک اپنے کپڑے چینج کرتا بیڈ پر لیٹا تھا۔ آنکھون سے آنسو نکلتے ہوئے تکیے میں جذب ہونے لگے۔ پتہ نہیں یہ ہجر کا عذاب کب ختم ہوگا۔

اہان ملک نے آنکھیں بند کرتے ہوئے سوچا تھا۔

مہناز بیگم کی طبیعت سنبھلنے کے بعد داور نے دو فلیٹ لیے تھے ایک اپنے لیے اور ایک مہناز بیگم اروحی اور عمل کے لیے قدرے بڑا فلیٹ لیا تھا۔ مہناز بیگم کے بہت کہنے کے باوجود بھی وہ ان لوگوں کے ساتھ نہیں ٹھہرا تھا۔ کیونکہ جو بھی تھا اسے عمل کی عزت خود سے بھی بڑھ کر عزیز تھی۔ اس لیے اس نے تھوڑا فاصلے پر اپنا فلیٹ لیا تھا۔

تقریباً آج دس دن ہونے کو آئے تھے اہان کے پروجیکٹ کو اروحی اور داور ہی دیکھ رہے تھے عمل مہناز بیگم کے ساتھ ہی زیادہ تر وقت گزار رہی تھی۔ وہ مہناز بیگم کو لے کر بہت سینسٹیو ہو رہی تھی۔ اس لیے وہ اس دن کے بعد انھیں اکیلا

چھوڑ کر کہیں بھی نہیں گئی تھی۔ عمل اور داور نے بہت مشکل سے مہناز بیگم کو یقین دلایا تھا کہ اہان ملک پہلے جیسا نہیں ہے اب۔ وہ بدل گیا ہے وہ صرف یہ پراجیکٹ کرنے کے لیے اکھٹے ہوئے ہیں۔ یہ پراجیکٹ ختم ہونے کے بعد عمل کبھی بھی اہان ملک سے نہیں ملے گی۔اہان ملک جلد ہی عمل کو ڈائیورس دے دے گا۔

آج تقریباً دس دن ہونے کو آئے تھے اہان کی ملاقات عمل سے نہیں ہوئی تھی۔

اہان ملک کی کمپنی کو ایک بہت بڑی ڈیل ملی تھی جس کی وجہ سے اہان نے ایک بہت بڑی پارٹی رکھی تھی۔ جس میں اہان نے تمام آفس سٹاف اور بزنس سے ریلیٹیڈ لوگوں کو انوائٹ کیا تھا۔ اہان نے داور اروحی اور عمل کو بھی انوائٹ کیا تھا۔ اصل میں تو اہان نے عمل کو انوائٹ کیا تھا۔ آج پورے دس دن ہو گئے تھے اس دشمنِ جاں کی آواز کو سنے ہوئے اسے دیکھے ہوئے۔

اہان تیار ہوتے ہوئے مسلسل یہی سوچ رہا تھا کہ اگر وہ نہ آئی تو،، اہان نے بہت دفعہ سوچا تھا کہ عمل کو کال کی جائے۔ مگر وہ جانتا تھا کہ وہ چڑ جائے گی۔ اگر غصے سے نہ آئی تو یہ سوچ کر اہان نے اسے کال نہیں کی تھی۔ اہان آف وائٹ سوٹ پہنے گلے میں ٹائی لگائے بے حد وجیہہ اور ڈیشنگ لگ رہا تھا۔ بال سلیقے سے جیل سے سیٹ کیے خود پر پرفیوم چھڑکتا وہ مسلسل بے چین تھا۔ عمل کو دیکھنے کے لیے اس کی آنکھیں بے تاب ہو رہی تھیں۔

پارٹی اپنے عروج پر تھی اہان بے چینی سے عمل کا انتظار کر رہا تھا۔ مگر ابھی تک عمل نہیں آئی تھی۔

شانزے ڈارک سی گرین سلیولیس بے حد تنگ فش ٹیل میکسی پہنے ہوئے تھی جس کا اگلہ پچھلا گلہ کافی گہرا تھا۔ بالوں کا جوڑا بنائے بے حد خوبصورت لگ رہی تھی بلکہ پوری پارٹی میں شانزے سے بڑھ کر کوئی نہ تھا۔ سب کی ہی نظریں شانزے پر تھیں۔ اہان ملک کی سیکرٹری پر تھیں۔ شانزے کی نظر تو اہان ملک

پر تھیں جو پارٹی میں ایک طرف بے حد بے زار سا بیٹھا تھا۔ اہان نے ایک نظر بھی شانزے کو نہیں دیکھا تھا۔یہی بات شانزے کو بے حد تکلیف دے رہی تھی۔ شانزے جانتی تھی اہان کس کا انتظار کر رہا تھا۔ شانزے دعائیں مانگ رہی تھی کہ وہ نہ آئے۔

اہان اپنے پراجیکٹ پارٹنرز کے ساتھ باتوں میں مصروف تھا کہ اس کی نظر اینٹرنس پر پڑی جہاں عمل داور اور اروحی کے ساتھ آ رہی تھی۔

اہان نے لب بھینچ کر عمل کو دیکھا تھا۔ جو ریڈ کلر کی نازک سی ساڑھی پہنے بالوں کا رف سا جوڑا بنائے ریڈ لِپ سٹک لگائے کانوں میں نازک سے ریڈ کلر کے ٹاپس پہنے ہوئے تھی۔۔ عمل بے انتہا خوبصورت لگ رہی تھی اتنی خوبصورت لگ رہی تھی کہ پارٹی پر آئے تمام مہمانوں کی نظروں میں عمل کے لیے ستائش تھی۔
اہان کے ساتھ کھڑا اس کا پراجیکٹ پارٹنر بھی منہ کھولے عمل کو ہی دیکھ رہا تھا۔

واٹ آ بیوٹی! اس کے منہ سے نکلا تھا۔

اہان نے اس کی بات پر سختی سے اپنی مٹھیاں بھینچی تھیں۔

اہان نے غصے سے ڈرنک منہ کو لگائی تھی۔ دل تو کر رہا تھا عمل یہاں سے دور لے جائے۔ جہاں کوئی بھی عمل کو نہ دیکھے۔

اہان عمل کے پاس گیا تھا۔ جہاں اروحی اور عمل ایک طرف کھڑی باتیں کر رہی تھیں۔

اروحی اہان کودیکھ کر بہت خوش ہوئ تھی۔۔ اروحی کی اہان سے کافی دوستی ہو چکی تھی۔

کیسی ہو اروحی؟ اہان اروحی سے ہاتھ ملاتے ہوئے پوچھنے لگا۔ مگر اپنی نظریں عمل پر جمائے ہوئے تھا۔ جو ریڈ لِپ سٹک لگائے یوں تیار اہان کا ضبط آزما رہی تھی۔ عمل نے اہان کو دیکھ کر اپنی نگاہیں پھیر لیں تھیں۔

اروحی عمل کو اہان کے پاس اکیلا چھوڑ کر اہان کو آنکھ وِنک کرتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔

تمھیں اس بے ہودہ ڈریس کے علاوہ کوئی ڈریس نہیں ملا تھا پہننے کو۔ اہان عمل کے ڈریس کو تنقیدی نگاہوں سے دیکھتا ہوا بولا۔

اس ڈریس کو ساڑھی کہتے ہیں۔جو تمھیں کبھی بہت پسند تھی۔ عمل منہ بناتے ہوئے بولی تو اہان کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی تھی۔ چلو شکر ہے تمھیں یہ بات تو یاد ہے کہ مجھے ساڑھی بہت پسند تھی ورنہ تمھیں بُرے وقت کے علاوہ کوئی بات یاد ہی نہیں تھی۔

یعنی کہ یہ ساڑھی تم نے میرے لیے پہنی ہے۔ اہان عمل کو دیکھتے ہوئے شرارتی لہجے میں بولا۔

میں کیوں پہننے لگی تمھارے لیے۔ ہاں تمھیں آگ لگانے کے لیے پہنی ہے اور تمھیں دیکھ کر لگتا ہے وہ تمھیں اچھی خاصی لگ چکی ہے۔ عمل اہان کو دیکھتے ہوئے مسکرائی تھی۔

اہان ملک نے عمل کی بات پر قہقہہ لگایا تھا۔ ویسے مجھے نہیں پتہ تھا کہ تم میرے بارے میں اتنا سوچتی ہو۔اب دیکھ لو مجھ سے نفرت کرنے کے علاوہ تم نے ان چار سالوں میں کیا ہی کیا ہے۔ ان چار سالوں میں ہر پل تمھارے ساتھ رہا ہوں ہر پل تم نے مجھے یاد کیا ہے چاہے نفرت کا جذبہ ہی سہی مگر ہر پل صرف اہان ملک ہی تمھارے قریب رہا ہے۔

آج بھی اس پارٹی کے لیے تم نے مجھے ہی سوچ کر لباس کا انتخاب کیا ہے اور پھر تم کہتی ہو کہ تمھیں میرے ہونے نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بلکہ اصل میں تم آج بھی صرف اہان ملک کی ہو۔میری نفرت نے تمھیں کسی کا ہونے ہی نہیں دیا۔ آج بھی تم صرف میری ہو۔

اور جہاں تک تم اس لباس کے ذریعے مجھے آگ لگانا چاہتی تھی تو تم اس میں پوری طرح کامیاب ہو چکی ہو۔

سچ میں اپنی بیوی کو یوں دیکھ کر مجھے آگ لگ چکی ہے۔ اہان عمل کو اوپر سے نیچے گھورتا ہوا بولا۔

واٹ ایور، مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ آپ کچھ بھی سوچیں مسٹر اہان ملک۔ عمل نے یہ کہتے ہوئے داور کی طرف چل پڑی جو دور کھڑا عمل کو ہی دیکھ رہا تھا۔

اہان ایک ٹیبل پر بیٹھا عمل کو اپنی نظروں کے حصار میں لیے ہوئے تھا۔ بلکہ جلے دل ار زخمی مسکراہٹ کے ساتھ عمل کو اتنا بنا سنورہ دیکھ رہا تھا۔جو کب سے داور کے ساتھ مسکراتے ہوئے بات کر رہی تھی۔ یہ سب اہان سے برداشت نہیں ہو رہا تھا مگر وہ برداشت کر رہا تھا۔ اس کی سزاؤں میں ایک سزا شاید یہ بھی تھی۔

اہان عمل کو ہی دیکھ رہا تھا جب عمل کی نظر اہان کی طرف اُٹھی تھی۔ عمل نے مسکراتے ہوئے اہان کو دیکھا تھا اور پھر داور کو کچھ ہنستے ہوئے کہا۔ داور اور عمل ڈانس فلور کی طرف بڑھے۔ اہان نے تعجب بھری نظروں سے عمل اور داور کو ڈانس فلور کی طرف جاتے دیکھا تھا۔

عمل اور داور کپل ڈانس کر رہے تھے۔ عمل داور کے شولڈرز پر ہاتھ رکھے مسکراتے ہوئے ڈانس کر رہی تھی۔ اہان کی برداشت کی بس ہو چکی تھی۔ اہان

اپنی سیکرٹری شانزے کا ہاتھ پکڑے ڈانس فلور کی طرف بڑھا۔ اب اہان اور شانزے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے ڈانس کر رہے تھے۔اہان کی خونخوار نظریں عمل پر ہی تھیں جو داور کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے ڈانس کر رہی تھی۔ اس نے مکمل اہان کو اگنور کر رکھا تھا۔

اہان کی نظر عمل کی بیک پر پڑی تھی عمل کی بیک پر تل اہان ملک کو مزید آگ لگا گیا تھا۔ چینجنگ پارٹنرز پر اہان نے جلدی سے عمل کا ہاتھ پکڑ کر خود کے قریب کیا تھا۔

مسٹر اہان یہ کیا بدتمیزی ہے۔ عمل دبے لہجے میں غرائی تھی۔

بدتمیزی تو ابھی میں نے دکھائی ہی نہیں ابھی تو میں دکھاؤں گا۔ اہان دبے لہجے میں غراتا ہوا عمل کے جوڑے میں ہاتھ ڈال کر اس کے بال کھول چکا تھا۔

اہان یہ کیا ہے؟ تم نے میرے بال کیوں کھولے۔ عمل اہان کو غصے سے گھورتے ہوئے بولی۔

کیونکہ تمھاری بیک پر تل دیکھنے کا حق صرف مجھے ہے۔ مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا تھا تم یوں نمائش کر رہی تھی۔ اہان مسکراتے ہوئے عمل کو آگ لگا گیا۔

اور یہ جو تم کرتی پھر رہی ہو یہ بات مت بھولو کہ تم آج بھی میرے ساتھ نکاح میں ہو۔ بیوی ہو میری۔ میرا رشتہ آج بھی تم سے بہت گہرا ہے۔ اہان عمل کی کمر پر اپنی گرفت مضبوط کرتا ہوا بولا۔

تمھارے رشتے ہی نے تو مجھے کھرے اور کھوٹے کی پہچان کروائی ہے۔ مسٹر اہان تم میرے لیے ایک کھوٹا سکہ ہو۔ اور تمھارا رشتہ میرے لیے گلے کے پھندے کے سوا کچھ بھی نہیں۔

عمل برہمی سے بولی تو اہان کی مسکراہٹ سمٹی تھی اور ماتھے پر بل گھرے ہوئے تھے۔

کیا ہوا ہے مسٹر اہان۔ ابھی تو میں نے کچھ کہا نہیں اور آپ کا یہ حال ہے۔ جب کہوں گی تو پتہ نہیں کیا ہو گا عمل طزیہ مسکرائی تھی۔

جو بھی ہے عمل تم کچھ بھی کہو سچ یہی ہے کہ تم آج بھی میری بیوی ہو۔ اہان اطمینان سے بولا تھا۔

سچ بولنا کمال نہیں ہوتا سچ سننا کمال ہوتا ہے۔

یہ سچ ہے تمھاری بیوی ہوں اور یہ بھی سچ ہے تمھاری بیوی ہونا میرے لیے ذلت کے سوا کچھ نہیں ہے۔ عمل مسکرتی ہوئی بولی تو اہان ملک کا اطمینان اور سکون غارت کر گئی تھی۔ عمل خود کو اہان ملک کی گرفت سے آزاد کراتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔شانزے نے نفرت بھری نگاہوں سے عمل کو دیکھا تھا۔ جو جب سے اس پارٹی میں آئی تھی اہان ملک کو اس کے علاوہ کچھ نظر ہی نہیں آ رہا تھا۔ شانزے گہرا مسکرائی تھی کیونکہ آج عمل کے لیے اس نے سپیشل سوچا ہوا تھا۔ آج کی رات عمل کے لیے بہت یادگار ہونے والی تھی۔

عمل ایک ٹیبل پر بیٹھ کر جوس پینے لگی جو ابھی ویٹر اس کے لیے لایا تھا۔

جوس پینے کے تھوڑی ہی دیر بعد عمل کو شدید چکر آنا شروع ہو گئے تھے۔ عمل کی حالت عجیب ہو رہی تھی۔ عمل کا بدن خطرناک حد تک تپ رہا تھا۔ عمل کو وہ تپش پاؤں سے سر تک محسو ہو رہی تھی عمل کو شدید بے چینی سی شروع ہو گئی تھی۔ اتنی سردی میں عمل کو پسینے آ رہے تھے۔ عمل نے ایک نظر سامنے ہال میں دوڑائی۔ عمل کو سب کچھ گھومتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ عمل نے گلاس اٹھا کر زمین پر پھینکا تھا۔ ایک پل کے لیے سب متوجہ ہوئے تھے۔ دوسرے ہی پل پھر سے سب اپنی اپنی باتوں میں مصروف ہو گئے تھے۔

صرف شانزے ہی عمل کی حرکات و سکنات دیکھ رہی تھی۔ شانزے مسکراتے ہوئے عمل کو دیکھ رہی تھی۔

بس تھوڑی دیر عمل پھر تمھارا یہ خوبصورت روپ یہاں پارٹی میں موجود ہر شخص دیکھے گا کہ اہان ملک دنگ رہ جائے گا۔ آج کی رات کے بعد تم کسی کو منہ کھانے کے لائق نہیں رہو گی۔

اہان ملک ایک ٹیبل کے گرد بیٹھا تھا۔ عمل کی باتوں نے اہان ملک کو بے حد دکھی کر دیا تھا۔ عمل کی باتیں ہمیشہ ہی اس کے دل کو بے حد زخمی کر دیتی تھیں۔ اہان ملک اپنا ڈرنک کا گلاس منہ کو لگائے ہال میں نظریں دوڑا رہا تھا ۔نظر پھر جا کر اس دشمنِ جاں پر ہی ٹھہر گئی۔ حالانکہ اہان نے خود سے عہد کیا تھا کہ وہ اب عمل سے کچھ بھی نہیں کہے گا نہ ہی اس کے پاس جائے گا۔ مگر عمل کے معاملے میں اس کا عہد اتنی ہی دیر قائم رہ سکتا تھا۔ وہ چاہ کر بھی عمل کو اگنور نہیں کر سکتا تھا۔

اہان کو عمل کو دیکھ کر کچھ عجیب سا احساس ہوا تھا۔ عمل ایک طرف کھڑی سب کو عجیب نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

عمل نے اپنے بالوں کو لپیٹ کر جوڑا بنایا تھا۔ اب عمل اپنی گردن پر ہاتھ پھیر رہی تھی۔ اور لمبے لمبے سانس لے رہی تھی ۔ عمل نے اپی ساڑھی کے پلو کو اتارنے کی کوشش کی تھی مگر پن آپ ہونے کی وجہ سے عمل کے کھینچنے کے باوجود وہ الگ نہ ہوا تھا۔

اہان ملک یہ دیکھ کر لمحے کے ہزارویں حصے میں عمل کے پاس پہنچا تھا۔ اب عمل کانپتے ہاتھوں سے اپنی ساڑھی کی پن اتار رہی تھی۔

عمل یہ کیا کر رہی ہو؟ اہان نے عمل کے پاس جا کر اسے پن ریمو کرنے سے روکا تھا۔

اہان تم،، عمل نے مخمور نگاہوں سے اہان کو دیکھا اور پھر مسکراتے ہوئے اہان کے گلے لگ گئی۔

عمل کیا ہوا ہے تمھیں؟ اہان پریشانی کے عالم میں بولا۔

عمل مسکراتی ہوئی اہان سے الگ ہوئی اور اپنی ساڑھی کا پلو ایک جھٹکے سے کھینچا تھا۔ اس سے پہلے عمل کی ساڑھی کا پلو عمل سے الگ ہوتا اہان نے عمل کو ایسا کرنے سے روکا تھا اور اسے خود کے قریب کر کے اسے اپنے سینے میں بھینچا تھا۔ عمل اہان سے الگ ہوئی اس کے چہرے کو تھامتی اسے کس کرنے کی کوشش کرنے لگی۔

اہان کو عمل کی حالت دیکھ کر فوراً سے سب سمجھ آیا تھا۔

پارٹی میں سب اب عمل کی طرف متوجہ ہوئے لگے تھے۔

اہان عمل کو باہوں میں اُٹھائے باہر کی طرف لے گیا۔ داور یہ دیکھتا ہوا باہر آیا تھا۔

اہان یہ کیا کر رہے ہو عمل کو کہاں لے کر جا رہے ہو۔ داور نے اہان کو روکنے کی کوشش کی۔ داور پیچھے ہٹ جاؤ عمل کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔

عمل خود کو اہان کے حصار سے نکالنے کے لیے مچل رہی تھی۔ بار بار یہی کہہ رہی تھی چھوڑو مجھے بہت گرمی لگ رہی ہے مجھے ٹھنڈے پانی سے نہانا ہے۔

اہان تم نے عمل کی ڈرنک میں کیا ملایا ہے۔ داور نے اہان کے چہرے پر مکہ جھڑا تھا۔ اہان عمل کو گاڑی کی پچھلی سیٹ پر ڈال کر گاڑی کو لاک کرتا داور کی طرف بڑھا۔ داور میں نے کچھ بھی نہیں کیا۔اور میں کیوں کروں گا۔ بیوی ہے میری،، میں اس کی عزت اس طرح۔ اہان داور نے سمجھانے کی کوشش کی۔

اہان میں تمھیں اچھی طرح جانتا ہوں تم ایک کمینی فطرت رکھنے والے انسان ہو۔ تم کچھ بھی کر سکتے ہو میں عمل کو تمھارے ساتھ نہیں جانے دوں گا۔

داور یہ کہتا گاڑی کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اہان نے داور کو کالر سے پکڑ کر اسے دھکا دیا۔۔

داور عمل کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ اس کی جو حالت ہے اسے میں تمھارے ساتھ نہیں جانے دے سکتا۔ اہان نے داور کے منہ پر مکا مارا تھا۔

داور اور اہان گتھم گتھا ہو رہے تھے۔ پارٹی سے بہت سے لوگ بھی باہر آ چکے تھے۔

اروحی نے آ کر دونوں کو الگ کیا تھا۔

داور، اہان، تم لوگ پاگل ہو چکے ہو۔ تم لوگ یہ کیا کر رہے ہو؟ عمل کا سوچو اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔

اہان جلدی سے گاڑی کی طرف بڑھا اور گاڑی سٹارٹ کرتا وہاں سے بھگا کر لے گیا۔

داور بھی جلدی سے اپنی گاڑی کی طرف بڑھا تھا اروحی بھاگتی ہوئی داور کے ہمراہ ہوئی اور داور کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی۔

مجھے اہان پر یقین نہیں کرنا چاہیے تھا۔یہ سب اہان نے جان بوجھ کر کیا تھا اور تمھیں کیا ضرورت تھی یوں بیچ میں آنے کی داور اروحی پر دھاڑا۔

داور وہاں پر کتنے لوگ جمع تھے میڈیا بھی تھا۔تم لوگوں کی وجہ سے عمل کی عزت پر حرف آ رہا تھا۔ لوگ طرح طرح کی عمل کے بارے میں باتیں کر رہے تھے۔ اگر تھوڑی دیر اور یہ سب کچھ جاری رہتا تو پتہ نہیں کیا ہوتا۔ اروحی تحمل سے داور کو سمجھاتے ہوئے بولی۔

کچھ بھی ہو اروحی۔ پتہ نہیں اہان کا اس سب میں کیا مقصد ہے؟ داور پریشانی نے عالم میں اپنی گاڑی کی سپیڈ بڑھائی تھی۔۔۔

۔اہان نے داور کو پیچھے آتا دیکھ لیا تھا۔ اہان نے اپنا راستہ بدلتے ہوئے داور کو ڈاج کیا تھا۔

اہان عمل کو لے کر ایک ہوٹل رکا تھا۔ اہان عمل کو بانہوں میں اٹھائے ہوٹل کے کمرے میں داخل ہوا۔ عمل کو بیڈ پر لٹایا تو عمل نے اہان کو کالر سے کھینچتے ہوئے بیڈ پر گرایا تھا اور خود اس کے اوپر آتے ہوئے اہان کو کس کرنے لگی۔

عمل کی یہ حرکتیں دیکھ کر اہان دل زوروں سے دھڑکا تھا۔ اہان اپنے دل پر ہزاروں پہروں بٹھائے عمل کو خود سے دور کرنے لگا۔ مگر عمل شاید ایسا نہیں چاہتی تھی۔ عمل اہان کے چہرے کے ایک ایک نقش کو کو دیوانوں کی طرح اپنے لبوں سے چھونے لگی۔

عمل خود سپردگی کے انداز میں اہان کے سینے کے ساتھ لیٹ گئی تھی۔ اہان چاہ کر بھی عمل سے دور نہ ہو پایا تھا۔ عمل اس کی محرم تھی۔اور پھر اتنے سالوں کی پیاس اور تڑپ تھی عمل کے لیے۔اہان بہکنے لگا۔ اہان عمل کے ہونٹوں پر جھکتا اپنی ہر حد پار کر گیا تھا۔

عمل اہان کے کندھے پر بکھری حالت میں سکون سے سو رہی تھی۔ سکون تو اہان کی بھی رگ و جاں میں اتر گیا تھا۔ مگر اہان صبح کا سوچ کر پریشان ہو رہا تھا۔ جب عمل ہوش میں آئے گی تو وہ کیا جواب دے گا۔ بے شک عمل کی اس سب میں رضا مندی تھی مگر یہ بھی سچ تھا کہ وہ ہوش میں نہیں تھی۔ اہان نے عمل کے ماتھے پر اپنا شدت بھرا لمس چھوڑا اور اسے سینے کے ساتھ لگائے سونے کی کوشش کرنے لگا۔

عمل کی صبح آنکھ کھلی تو خود کو اہان کی باہنوں میں پایا وہ اس وقت اہان کی شرٹ میں ملبوس تھی۔

عمل ایک جھٹکے سے اہان سے الگ ہوئی۔ اپنی حالت دیکھ کر اسے اچھی طرح اندازہ ہو گیا تھا کہ رات کو ان دونوں کے بیچ کیا ہوا۔

عمل ایک جھٹکے سے بیڈ سے اُٹھی تھی۔ عمل ڈریسنگ کے سامنے جا کر خود کی حالت دیکھنے لگی۔ کمرے میں پڑا واز اٹھا کر عمل نے شیشے پر زور سے مارا تھا۔

اہان شور سن کر ہڑبڑاتا ہوا اٹھا تھا۔

عمل اپنے بال دونوں ہاتھوں میں جکڑے چیخیں مار رہی تھی۔ اہان ایک ہی جست میں عمل تک پہنچا تھا۔

عمل کیا ہوا ہے؟ اہان عمل کو باہنوں میں لیتے ہوئے بولا۔

اہان تم نے یہ سب کیسے کیا میرے ساتھ۔ تم یہ سب کیسے کر سکتے ہو؟ تم اتنا کیسے گر سکتے ہو۔ کیسے اپنی حوس پوری کرنے کے لیے تم نے میری ڈرنک میں-----

عمل اتنا بولتے ہی اونچا اونچا رونے لگی۔

عمل میری بات سنو میں نے سب نہیں کیا۔

اس سے پہلے اہان اپنی بات مکمل کرتا عمل نے آگے بڑھ کر اہان کے منہ پر زور دار تھپڑ لگایا تھا۔ بلکہ تھپڑوں کی بوچھاڑ کر دی تھی اہان عمل کے سامنے سرخ چہرہ لیے کھڑا رہا۔ اسے روکا نہیں تھا۔ اب عمل اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

میں کیوں بھول گئی تھی کہ تم کبھی نہیں بدل سکتے۔ تم نہایت ہی سفاک انسان ہو۔ جو اپنے مطلب کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہے۔ اہان جو تم نے رات میرے ساتھ کیا ہے۔ میری نفرت میں تم سے اور بھی اضافہ ہو چکا ہے۔ نفرت

کرتی ہوں میں تم سے،، پہلے سے بھی زیادہ شدت سے۔ آج کے بعد میں تمھارے لیے مر گئی۔ تمھیں اپنی شکل نہیں دکھاؤں گی اور نہ ہی تمھاری شکل دیکھوں گی۔

عمل نے کہتے ساتھ ہی اپنی ساڑھی بیڈ سے پکڑی تھی اور واش روم چلی گئی۔

اہان خاموشی سے سر دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر بیٹھ گیا۔

وہ جانتا تھا عمل کبھی اس کی بات پر یقین نہیں کرے گی کہ اس کی ڈرنک میں اس نے کچھ نہین ملایا تھا۔ہاں رات کو وہ بہک گیا تھا۔ وہ اس کی محرم تھی رات کو جس حالت میں وہ اس کے پاس تھی بلکہ وہ خود ایسا چاہتی تھی اس کی حالت بھی ایسی تھی کہ اسے یہ سب کچھ کرنا پڑا۔ لیکن جو بھی تھا آج پھر وہ عمل کو انجانے میں ہی سہی بہت زیادہ تکلیف دے چکا تھا۔

عمل اپنے کپڑے چینج کرتے اہان ملک پر نفرت بھری نگاہ ڈالتی کمرے سے باہر نکل گئی۔

داور ابھی تک عمل کا کچھ پتہ نہیں چلا کر اہان اسے کہاں لے کر گیا ہے؟ آنٹی کا رات سے کئی دفعہ فون آ چکا ہے۔ وہ عمل سے بات کرنا چاہتی ہیں۔ ان کی طبیعت کے پیشِ نظر میں نے انھیں یہی بتایا کہ لیٹ ہونے کی وجہ سے ہم رات باہر ہی رک رہے ہیں۔ اروحی فکر مندی سے ہتھیلیاں مسلتے ہوئے بول رہی تھی۔

یہ سب کچھ میری وجہ سے ہوا ہے۔ نہ میں عمل کو اٹلی سے یہاں لاتا۔نہ یہ سب کچھ ہوتا۔ داور نے اپنا ماتھا سہلایا تھا۔

لیکن داور اس میں تمھاری کیا غلطی۔ تمھیں کیا پتہ تھا کہ اہان ملک یوں تم لوگوں سے ملے گا۔اروحی نے داور کا گلٹ دور کرنا چاہا۔ مجھے پتہ تھا سب کچھ پتہ تھا۔ میں اچھی طرح جانتا تھا یہ پراجیکٹ اہان کی کمپنی کا ہے۔ بلکہ میں نے خود اپروچ کیا تھا۔اہان ملک کی کمپنی کو۔ داور کے بتانے پر اروحی حیران ہوئی تھی۔

داور تم یہ کیا کہہ رہے ہو۔

بالکل ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ تمھیں یاد ہے جس دن اٹلی میں عمل کی ڈرنک میں نشہ آور دوائی ملائی تھی ان لڑکوں نے تو میں عمل کو ہوٹل لے گیا تھا۔ وہاں عمل نے نشے میں صرف اہان کو پکارا تھا۔ وہ بہتے آنسوؤں کے ساتھ اہان کو ہی پکار رہی تھی۔ وہ صرف اہان سے نفرت کا ناٹک کرتی ہے ۔وہ صرف خود میں اہان کو معاف کرنے کا حوصلہ نہیں کر پا رہی۔

میں نے عمل کی مشکل آسان کرنے کی کوشش کی تھی میں نے سب پتہ کروایا۔ اہان کے بارے میں مجھے پتہ چلا کہ وہ پہلے والا اہان نہیں رہا۔ وہ بہت بدل گیا ہے ۔ اسی لیے میں عمل کو اہان کے پاس لے آیا۔

عمل ابھی ابھی داور کے فلیٹ میں داخل ہوئی تھی یہ سب سن کر شاکڈ رہ گئی۔

واہ داور واہ،، تمھاری عظمت کے کیا کہنے،، تمھیں تو اس کے لیے ایوارڈ ملنا چاہیے۔ عمل کلیپنگ کرتے ہوئے بولی تھی۔ داور اور اروحی نے چونک کر عمل کو دیکھا تھا۔

جو آنکھوں میں بے انتہا غصہ لیے داور کو دیکھ رہی تھی۔

عمل تم ٹھیک تو ہو۔ داور عمل کو دیکھتے ہوئے پریشانی کے عالم میں عمل کی طرف بڑھا۔

داور تم کون ہوتے ہو میرے بارے میں فیصلہ کرنے والے۔ عمل پیچھے ہٹتے ہوئے چیخی تھی۔ عمل میری بات سنو۔ داور عمل کی طرف بڑھا۔

داور اہان نے بھی مجھے دھوکہ دیا۔ اور تم بھی مجھے دھوکے سے اٹلی سے لائے۔ تا کہ تم مجھے اہان ملک کو سونپ کر خود کو دیوتا ثابت کرو۔ عمل تم غلط سمجھ رہی ہو۔ ایسی بات نہیں ہے۔ میں صرف تمھاری خوشی چاہتا تھا۔

داور مضطرب لہجے میں بولا۔

اہان میری محبت ضرور تھا۔داور مگر میری خوشی نہیں۔ آج کے بعد تو اہان میری نفرت کے قابل بھی نہیں رہا۔

دکھ اس بات کا ہے میں نے اپنے دوست کو بھی کھو دیا۔ جس نے اہان کی طرح مجھے دھوکہ دیا۔

تمھارے دھوکے نے داور مجھے برباد کر دیا۔ کیونکہ یہ تمھاری غلط فہمی تھی کہ اہان بدل گیا ہے۔ یہ اہان ملک کی پلیننگ تھی اس نے میری ڈرنک میں کچھ ملایا تاکہ وہ میرا فائدہ اٹھا سکے اور دیکھو وہ کامیاب بھی ہو گیا مگر افسوس میں اس کا کچھ بھی نہ کر سکی۔ کیونکہ اس کے نام کا طوق جو میرے گلے میں لٹک رہا ہے۔ وہ میرا محرم جو ٹھہرا۔اسے یہ سب کچھ میرے ساتھ کرنے کا حق جو ہے۔

لیکن اب اپنی لڑائی میں اکیلے ہی لڑوں گی۔ میں اہان ملک کو اس کے کیے کی سزا دے کر رہوں گی۔ چاہے مجھے اس کے لیے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹانا پڑے۔ اس کے لیے مجھے تم میں سے کسی کی بھی ضرورت نہیں ہے۔

عمل روتے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔

داور کی عمل کے پیچھے جانے کی ہمت نہیں ہوئی تھی۔ رات کو جو اہان نے عمل کے ساتھ کیا ۔داور خود کو اس سب کا قصور وار سمجھ رہا تھا۔

عمل نے اہان ملک کی کمپنی کے ساتھ تمام کنٹریکٹ ختم کر دیے تھے۔ اہان ملک نے عمل کو ایسا کرنے سے روکا نہیں تھا۔بلکہ اس دن کے بعد عمل اور اہان کا آمنا سامنا نہیں ہوا تھا۔ نہ ہی اہان ملک کی ہمت ہوئی تھی عمل کا سامنا کرنے کی۔ اہان نے خود کو تقدیر کے حوالے کر دیا تھا۔ اب اہان ملک کی زندگی کا دارومدار عمل کے فیصلے پر تھا۔ عمل کو چھوڑنے کا حوصلہ وہ خود میں نہیں پا رہا تھا۔ ہاں دنیا چھوڑنے کا حوصلہ اہان ملک میں ضرور تھا۔

صبح سے عمل کی طبیعت میں کسلمندی چھائی ہوئی تھی۔ عمل اپنے کمرے میں لیٹی ہوئی تھی جب اسے شانزے کی آمد کا پتہ چلا۔ اس سے پہلے وہ اٹھ کر اس سے ملنے جاتی شانزے کمرے میں ہی آ گئی تھی۔

کیسی ہو عمل؟ شانزے نے اندر داخل ہوتے ہوئے پوچھا۔

میں بالکل ٹھیک ہوں۔ تم یہاں پر کیا کرنے آئی ہو؟

عمل بیڈ سے اُٹھ کر شانزے کے پاس آئی تھی۔

اگر تمھیں اہان نے بھیجا ہے تو یہاں سے چلی جاؤ۔ کیونکہ میں اہان کا نام بھی سننا نہیں چاہوں گی۔

میں نے تو اہان کا نام نہین لیا۔ بلکہ تم خود کتنی دفعہ لے چکی ہو۔ شانزے ہنسی تھی۔

آج میں یہاں تمھارا غرور توڑنے آئی ہوں۔ شانزے عمل کے پاس آ کر ہاتھ باندھے کھڑی ہو گئی۔

غرور، عمل نے زیرِ لب یہ لفظ دہرایا۔ ہاں غرور جو تمھیں خود پر ہے۔ کتنی دفعہ اہان تم سے معافی مانگ چکا ہے۔ مگر تمھارا غرور اسے معاف نہیں کرنے دے رہا۔ شانزے ایک ایک لفظ عمل کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی۔

تم نہیں جانتی اہان ملک نے میرے ساتھ کیا کیا۔ جب جان جاؤ گی تو نہیں کہو گی۔

جانتی ہوں سب کچھ جانتی ہون اس نے بہت غلط کیا بہت زیادہ غلط کیا۔

مگر تم اسے معاف نہ کر کے اس سے بھی زیادہ غلط کر رہی ہو۔

ارے یہ گھر گھر کی کہانی ہے۔ عورت شوہر سے پٹتی ہے الزام سہتی ہے مگر کتنی ہی عورتیں مار کھا کر اپنا بکھرا وجود سمیٹ کر اسی شوہر کی دھلیز پر مر جاتی ہیں۔ میں یہ نہیں کہتی کہ وہ مر صحیح کرتے ہیں۔ وہ عورتیں صحیح کرتے ہیں۔ مرد کو عورت پر ہاتھ اٹھانے کی کسی بھی صورت اجازت نہیں ہے۔ نہ ہی عورت کو سہنا چاہیے۔ بلکہ ایسے مرد کا منہ توڑ دینا چاہیے۔

مگر یہ بتاؤ کتنے ہی مرد یہ سب کچھ کر کے پشیمانی کا اظہار کرتے ہیں۔ عورت کے سامنے سر جھکا کر کھڑے ہوتے ہیں۔ ارے مرد عورت کا قتل کر کے اسے

غیرت کا نام دے کر بہادر بنے پھرتے ہیں۔ ان کے چہرے پر ایک شکن نہیں ہوتی۔

مگر اہان جیسا مرد تمھارے سامنے سر جھکائے کھڑا ہے۔ برسوں اذیت میں رہا ہے۔ کتنی معافیاں مانگی اس نے تم سے۔

تمھیں پتہ ہے جس رات تم اسے چھوڑ کر گئی تھی وہ قومے میں چلا گیا تھا۔

عمل نے چونک کر شانزے کو دیکھا تھا۔

دو سال قومے میں رہا ہے ان دو سالوں میں وہ بے ہوشی میں صرف روتا رہا۔ جب ہوش میں آیا تو صرف تمھارا نام لبوں پر تھا۔ ہوش میں آنے کے بعد بھی صرف تمھیں محسوس کرتا رہا۔ ان دو سالوں میں راتوں کو خدا کے آگے صرف تمھیں مانگتا رہا۔ مجھے لگتا ہے اتنی سزا اہان کے لیے کافی ہے۔

عمل تم اسے معاف کر دو گی تو اسے سکون مل جائے گا ورنہ وہ خود کو ختم کر دے گا یا ختم ہو جائے گا۔ کیونکہ تم اس کی سانسوں کی ضمانت ہو۔

خدا ظالم سے ظالم انسان کو بھی معاف کر دیتا ہے۔ خدا نے آخری دم تک فرعون کو چھوٹ دے رکھی تھی۔۔اگر فرعون بھی خدا کی طرف پلٹتا۔تو خدا اسے بھی معاف کر دیتا۔ عمل ہم دن میں ہزاروں گناہ کرتے ہیں مگر ہم پھر بھی یہ یقین رکھتے ہیں۔ہمارا خدا ہمیں معاف کر دے گا۔پھر اہان سر کو معافی کیوں نہیں مل سکتی۔۔وہ مر رہا ہے۔ عمل۔اہان سر مر رہے ہیں۔

تم سوچ رہی ہو گی مجھے یہ سب کیسے پتہ چلا۔ اہان سر آفس میں بے ہوش ملے تھے۔ جب انھیں ہوسپیٹل لے کر گئی تو ڈاکٹر سے اہان کی ہسٹری کا پتہ چلا۔ اہان کی مام نے مجھے سب کچھ بتا دیا۔

عمل اس رات تمھاری ڈرنک میں،، میں نے نشہ آور دوائی ملائی تھی۔

یہ کیا کہہ رہی ہو تم؟ عمل نے حیرانگی سے شانزے کو دیکھا تھا۔

ہاں کیونکہ میں اہان سر سے پیار کرتی ہوں۔ میں تمھیں بدنام کرنا چاہتی تھی۔ تا کہ اہان سر تمھیں چھوڑ دیں۔

اہان تمھیں اس لیے پارٹی سے لے کر گئے تھے کیونکہ تم اپنے آپ میں نہیں تھی۔

شانزے رکی تھی۔ اہان نے نیم بے ہوشی میں مجھے بتایا تھا کہ تم ان سے نفرت کرتی ہو۔ کیونکہ اس رات تمھیں لگتا ہے اہان سر نے تمھارا فائدہ اٹھایا ہے۔

ایسی بات نہیں ہے ان گولیوں کے اثر کی وجہ سے تم خود اہان کے قریب گئی تھی۔ اہان نے تو تمھاری مدد کی تھی اگر وہ یہ سب کچھ نہ کرتا تو تمھاری دماغ کی نس پھٹ جاتی تم پاگل ہو جاتی اس نے تمھیں خود میں سمیٹا تھا۔

عمل معاف کر دو اہان سر کو معاف کرنے میں ہی سکون ہے۔ ساری زندگی اہان سر تمھارے سامنے سر جھکا کر رہیں گے اور کیا چاہیے تمھیں۔ تمھیں بھی سکون مل جائے گا۔ اہان کے لیے اہان کو مت معاف کرو۔ بلکہ خود کے لیے معاف کر دو۔ ورنہ اہان سر کو تم ہمیشہ کے لیے کھو دو گی۔

شانزے یہ کہتے ہوئے وہاں سے چل دی۔

شانزے کی باتوں نے عمل کے دماغ میں ایک جنگ چھیڑ دی تھی۔ عمل نے ایک فیصلہ کیا تھا۔

عمل نے دھڑکتے دل کے ساتھ اہان ملک کو فون کیا تھا۔

اہان جو آفس چیئر کے ساتھ ٹیک لگائے نجانے کن خیالوں میں گم تھا فون بیل پر فون کی طرف متوجہ ہوا۔ عمل کالنگ پر اہان کا دل بے تحاشا دھڑکنے لگا تھا۔ اہان نے دھڑکتے دل کے ساتھ کال اٹینڈ کی تھی۔ عمل نے جو اسے کہا اہان کو یقین نہیں آرہا تھا۔ عمل نے اہان کو ملنے کو بلایا تھا۔ فون بند کرنے کے بعد اہان کا دل بے قابو ہو رہا تھا۔ کیا عمل نے اسے معاف کر دیا ہے؟ اہان کا دل خوش فہم ہو رہا تھا۔

اہان اپنا کوٹ پہنے گاڑی کی چابیاں اٹھائے عمل کو پک کرنے گیا تھا۔ عمل نے اسے گھر بلایا تھا وہ گیٹ سے باہر اہان کا انتظار کر رہی تھی۔ اہان بے تابی

سے ڈرائیونگ کرتے ہوئے عمل کے پاس پہنچا تھا۔ عمل اپنے گھر کے باہر کھڑی اہان کا انتظار کر رہی تھی۔

اہان کو دیکھتے ہوئے عمل اہان کی گاڑی کی طرف بڑھی۔

عمل کے بیٹھنے پر اہان نے کار سٹارٹ کی۔ گاڑی میں خاموشی پھیلی ہوئی تھی۔ یہ خاموشی اہان پر بہت گراں گزر رہی تھی۔ اہان کا دل پہلو میں بے تحاشا دھڑک رہا تھا۔

اہان میں نے ایک فیصلہ کیا ہے کہ میں تمھیں معاف کرتی ہوں۔ جو تم نے میرے ساتھ کیا میں تمھیں اس سب کے لئے معاف کرتی ہوں۔اہان نے بے یقینی سے عمل کی طرف دیکھا۔

عمل تم سچ کہہ رہی ہو۔ عمل مجھے یقین نہیں آرہا کہ تم نے مجھے معاف کر دیا۔۔اہان خوشی سے چہکتی آواز میں بولا۔ عمل میں وعدہ کرتا ہوں۔میں تمہیں اتنا

پیار دوں گا کہ تمہیں بھولے سے بھی اپنا پاسٹ یاد نہیں آئے گا۔اہان خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا۔

اہان میں نے تمھیں معاف کیا ہے ۔مگر ائ ایم سوری،،،میں تمھیں اپنے شوہر کے روپ میں قبول نہیں کر سکتی۔کیونکہ میں تمہاری عزت نہیں کر سکتی۔ ساری زندگی ایسے انسان کے ساتھ نہیں گزآر سکتی جس کی میں عزت نہ کر سکوں ۔عمل ونڈو سکرین سے باہر دیکھتے ہوے سپاٹ لہجے میں بول رہی تھی۔

اہان دھواں دھار چہرے کے ساتھ سب سن رہا تھا۔

میں کسی ایسے انسان کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتی ہوں جس کی میں عزت کر سکوں۔وہ بھی میری عزت کرے۔پیار چاہے نہ کرے مگرمیری عزت ضرور کرے۔کیونکہ عزت ہر چیز سے بڑھ کر ہے۔میں تم سے ریکویسٹ کرتی ہوں۔اگر تم نے کبھی مجھ سے پیار کیا ہے۔تمھیں اس پیار کا واسطہ مجھے خلع دے دو۔ تاکہ اس اذیت سے مجھے چھٹکارا مل سکے۔مجھے یوں بیچ میں مت لٹکاؤ پلیز۔۔عمل التجائیہ لہجے میں اہان سے مخاطب تھی۔

میں نے تمہیں کہا تھا نا کہ تم صرف میری ہو۔اگر کبھی تم نے مجھے چھوڑ کر کسی اور کو اپنایا تو میں تمھاری اور اپنی جان لے لوں گا۔اہان نے یہ کہتے ہوے گاڑی فل سپیڈ میں بڑھائ۔ اہان یہ کیا کر رہے ہو؟ گاڑی روکو پلیز عمل چلائ تھی۔ نہیں عمل اب یہ گاڑی نہیں رُکے گی۔

کیونکہ تم نہیں تو میں نہیں۔۔اہان نے گاڑی کی سپیڈ اور تیز کی تھی۔ راستے میں بہت دفعہ ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچا۔

عمل چلا رہی تھی۔ اہان کو گاڑی روکنے کا کہہ رہی تھی۔مگر اہان پاگل ہو رہا تھا۔

اہان مجھے وہ موت بھی قبول نہیں جس میں تم ساتھ ہو۔ عمل چلائ تھی۔

مگر مجھے وہی موت تو قبول ہے جس میں تم میرے ساتھ ہو۔اہان چلاتے ہوے بولا تھا۔

اہان نے گاڑی کی سپیڈ فل کی تھی اور گاڑی کو اُونچی ڈھلوان کی طرف بڑھایا۔

\-

اہان نے گاڑی کی سپیڈ فل کی تھی اور گاڑی کو ایک اونچی ڈھلوان کی طرف بڑھایا تھا۔ اہان نے اچانک سے عمل کو گاڑی سے دھکا دے دیا اور خود کو گاڑی سمیت کھائی میں دھکیل دیا۔ اہان کی گاڑی عمل کی نظروں کے سامنے اونچائی سے نیچے جا رہی تھی۔

عمل حواس باختہ گاڑی کی طرف بڑھی اس سے پہلے عمل نیچے گر جاتی داور اپنی گاڑی سے نکلتا عمل کی طرف بھاگا۔

داور نے عمل اور اہان کو ساتھ دیکھ لیا تھا۔ وہ اپنی گاڑی لے کر عمل اور اہان کا پیچھا کر رہا تھا۔

عمل یہ کیا کر رہی ہو تم؟ داور نے عمل کو کمر سے پکڑا تھا۔

داور اہان۔ عمل چیخ رہی تھی۔ داور پلیز اہان کو بچالو۔ داور پلیز میرے اہان کو بچالو۔ عمل چیخ رہی تھی، پاگل ہو رہی تھی۔ داور پلیز وہ مجھ سے معافی مانگ رہا تھا۔ داور پلیز اسے بولو کہ میں نے اسے معاف کر دیا ہے۔ داور پلیز اسے بچا لو۔ عمل پاگل ہو رہی تھی، چیخ رہی تھی داور کے قابو میں نہیں آ رہی تھی۔

داور نے فورًا سے ایمبولینس کو اور پولیس کو کال کی تھی۔

اہان کو بہت سیریس چوٹیں آئی تھیں۔ مگر معجزاتی طور پر اہان بچ گیا تھا۔ مگر کنڈیشن کافی خراب تھی۔

عمل آئی سی یو کے باہر کھڑی اہان کو پٹیوں اور مشینوں میں جکڑا دیکھ کر رو رہی تھی۔

ہاں وہ آج بھی اہان سے محبت کرتی تھی بے تحاشا محبت کرتی تھی۔ وہ چاہ کر بھی اِسے بھول ہی نہ پائی تھی ۔مگر خود میں اہان کو معاف کرنے کا حوصلہ نہیں پا رہی تھی۔ کیونکہ جو اہان نے اس کے ساتھ کیا وہ معاف کرنے کے قابل بھی نہیں تھا۔ اس کے اتنا کچھ کرنے کے باوجود بھی خدا نے عمل کے دل میں اس کے لیے نفرت نہیں پیدا کی تھی۔ عمل کے دل میں آج بھی اہان ملک تھا۔یعنی کہ خدا نے اہان کو معاف کر دیا تھا پھر وہ کون ہوتی تھی بدلہ لینے والی۔ وہ جانتی تھی کہ اہان کو معاف کرنے کے بدلے میں خدا اسے بہت کچھ نوازے گا۔ معاف کرنے والا خدا کے بہت نزدیک ہوتا ہے۔ وہ خدا کی بہت خاص بننا چاہتی تھی۔

ہاں اگر اہان کو اپنے کیے کا پچھتاوا نہ ہوتا تو وہ سزا کا حقدار تھا۔۔پھر عمل کا سزا دینے کا حق بنتا تھا۔

اُسے اپنے کیے کی سزا مل چکی تھی۔ کیونکہ اس کا رواں رواں پچھتاوا بن چکا تھا۔

بس وہ خدا سے اہان کی زندگی مانگ رہی تھی۔ وہ اہان کو معاف کر کے سکون حاصل کرنا چاہتی تھی ۔جس کی وہ برسوں سے متلاشی تھی اور اس کا سکون صرف اہان میں تھا۔

عمل داور کی آواز پر پلٹی تھی۔ کیسی ہو عمل؟ داور عمل کے پاس آ کر اسے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔

میں ٹھیک ہوں داور۔ اہان ٹھیک ہو جائے گا نا۔ عمل روتے ہوئے داور سے پوچھ رہی تھی۔ ہو جائے گا عمل تمھاری دعائیں ہیں نا اس کے ساتھ،، داور پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔ میں تمھیں خدا حافظ کہنے آیا تھا۔ عمل کیونکہ میں آج رات کی فلائٹ سے اٹلی جا رہا ہوں۔ داور کی آنکھوں میں آنسو تھے

داور یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟

عمل میں رات ہی اروحی سے نکاح کر چکا ہوں ۔کیونکہ اروحی کو وہ خوشی دینا چاہتا تھا جس سے میں محروم تھا۔ یقین مانو اروحی کو خوش دیکھ کر مجھے بہت سکون ملا ہے ۔

کہتے ہیں ناں کہ شادی اس سے کرو جو آپ سے پیار کرتا ہو اور اس بات کا احساس مجھے رات کو ہو چکا ہے۔ یقین مانو مجھے ایک سکون کا احساس ہوا ہے۔ میرے دل میں تم ہمیشہ رہو گی لیکن تمہارا درد اب مجھے تڑپائے گا نہیں۔ کیونکہ اروحی موجود ہو گی میرے درد پر مرحم رکھنے کے لیے۔ میں نے تم سے پیار کیا تمھیں پانے کی چاہ بھی کی مگر تمھیں پانے سے بڑھ کر تمھیں خوش دیکھنا چاہتا تھا۔ میرے لیے تمہاری خوشی سے بڑھ کر کچھ نہیں۔ میں اسی لیے تمھیں اٹلی سے لایا تھا کہ میں جانتا تھا تمہاری خوشی اہان میں ہے۔ اہان بہت بدل چکا ہے۔ اگر اہان کو اپنے کیے کا پچھتاوا نہ ہوتا تو میں کبھی تمھیں اہان کے پاس نہ لاتا۔ اگر کبھی تمھیں زندگی میں کسی بھی موڑ پر میری ضرورت پڑے تو مجھے ضرور پکارنا۔ میں تمہاری ایک پکار پر دوڑا چلا آؤں گا۔ داور یہ کہتا ہوا مسکراتے ہوئے عمل کے

گلے لگا تھا۔ عمل کو خدا حافظ کہتا وہاں سے چل دیا۔ عمل نم آنکھوں سے داو کی پشت کو دیکھتی رہ گئی۔

اہان کو ہوش آچکا تھا مگر انجریز کافی تھیں۔ ہوش میں آنے کے بعد اہان کے کمرے میں نتاشہ رحمان ملک موجود تھے۔ بتاشہ نے آگے بڑھ کر اہان کا ماتھا چوما تھا۔ خدا نے انھین ان کا بیٹا واپس دیا تھا۔ رحمان ملک کی آنکھوں سے بھی آنسو بہہ رہے تھے۔ اہان ان کی اکلوتی اولاد تھا۔ مگر کچھ سالوں نے اہان کے غم نے انھیں وقت سے پہلے بوڑھا کر دیا تھا۔

اہان ہوش میں آنے کے بعد بھی گم صم تھا۔ اہان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ کیا فائدہ ایسی زندگی کا جس میں عمل نہ ہو۔ اہان ملک یہ سوچ ہی رہا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا۔ عمل کو اندر داخل ہوتا دیکھ کر اہان حیران ہوا تھا۔ اہان نے اپنی آنکھیں جھپکیں تھیں۔ کیا یہ عمل ہے؟

،،نتاشہ کے اور رحمان ملک کے چہرے پر مسکراہٹ تھی اہان ملک کو دیکھ کر عمل دور کھڑی نظریں جھکائے اپنے لب کاٹ رہی تھی۔

نتاشہ اور رحمان ملک مسکراتے ہوئے عمل اور اہان کو اکیلا چھوڑ کر چلے گئے۔

عمل۔۔۔۔ اہان نے پکارا۔

عمل آنسو بہاتی وہیں پر کھڑی رہی۔ اہان عمل کو آنسو بہاتا دیکھ کر پریشان ہوا تھا۔ اور اٹھنے کی کوشش کی مگر درد کی لہر اس کے پورے وجود میں اٹھی اور وہ کراہ کر رہ گیا۔

اہان ملک کو کراہتے دیکھ کر عمل تیزی سے اہان کی طرف بڑھی۔

اہان کیا ہوا ہے؟ ٹھیک ہو۔ عمل بے تابی سے بولی۔

تم نے مجھے معاف کر دیا عمل۔ اہان بے یقین ہوا۔

تمھارے پاس ہوں تو اس کا یہی مطلب ہوا کہ معاف کر دیا۔ عمل اہان کے پاس بیڈ پر نظریں جھکائے بولی۔ اہان کی آنکھوں میں دیکھنا عمل کو مشکل ترین کام لگ رہا تھا۔

عمل مجھے یقین نہیں آ رہا کہ تم نے مجھے معاف کر دیا ہے۔

مجھے یقین دلانے کے لیے کیا کرنا پڑے گا؟ عمل مسکراتے ہوئے بولی۔

اہان عمل کی بات پر مسکرایا تھا۔ کہہ دوں مگر سوچ رہا ہوں کہ تم غصہ نہ کرو۔

اہان کی بات پر عمل نے گھور کر اہان کو دیکھا تھا۔ تم تو ایسے کہہ رہے ہو جیسے میرے غصے کی بڑی پرواہ ہو۔ ایک نمبر کے ڈھیٹ ہو تم۔

عمل ایک لفظ چبا چبا کر بولی تھی۔وہ تو ہوں،، لیکن ابھی جو میں تمھیں کہنے والا ہوں۔اسے سن کر تم مجھے بے شرم بے ہودہ بھی کہو گی۔ اہان مسکرایا تھا۔

اہان خبر دار تم نے فضول میں کوئی ایسی ویسی بات کی تو۔ عمل نے اہان کو تنبیہہ کی۔۔

عمل یار پلیز،،پاس آ کر کس ہی کر دو۔ پلیز میں ہل نہیں سکتا ورنہ میں یہ فریضہ بہت اچھے طریقے سے انجام دیتا۔ اہان عمل کو گہری نظروں سے دیکھتا ہوا بولا تو عمل سرخ پڑی تھی اہان کی بات پر۔

جی نہیں۔ مجھ سے ایسی کوئی اُمید نہ رکھنا۔ معاف کر دیا اِسے ہی غنیمت جانو۔ عمل نے صاف انکار کیا تھا۔

اہان نے سرد آہ بھری تھی مجھے ٹھیک ہو جانے دو جانم پھر تمھیں بتاتا ہوں۔ایک پل خود سے دور نہیں کروں گا۔ اہان ملک کتنا بے شرم اور بے ہودہ ہے۔یہ تو تمھیں اچھی طرح تب اندازہ ہو گا مائ ڈیر وائفی-----

اہان عمل کو دیکھتے ہوئے بے باکی سے بولا تو عمل کانوں تک سرخ پڑی تھی۔ اپنی حفت اور شرم چھپانے کو عمل نے گھور کر اہان کو دیکھا تھا۔

اُف یہ آنکھیں،،، اہان نے عمل کے گھورنے پر سرد آہ بھری تھی جس پر عمل کھل کھلا کر ہنس پڑی تھی۔

ہاسپیٹل سے ڈسچارج ملنے پر اہان گھر آ چکا تھا۔ مگر ابھی بھی اہان کو ٹھیک ہونے کے لیے بیڈ ریسٹ کی ضرورت تھی۔ نتاشہ نے اہان کے بہت منت اصرار کے باوجود عمل کو اہان کے کمرے میں شفٹ نہیں کیا تھا۔ کیونکہ اہان عمل کو لے کر بے حد جذباتی تھا اور اہان کو ابھی ریسٹ کی ضرورت تھی۔

ماما آپ عمل کو میرے پاس رکنے کیوں نہیں دے رہیں۔

اہان عمل کو گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے نتاشہ سے پوچھ رہا تھا۔ عمل اہان کے پاس ہی بیڈ پر بیٹھی تھی۔۔

یہ تم خود سے پوچھو۔ عمل کو دیکھتے ہی پاگل ہو جاتے ہو تم۔ ابھی تمھیں مکمل ریسٹ کی ضرورت ہے۔ نتاشہ کی بات پر عمل سرخ پڑی تھی۔ اسی لیے جب تم بالکل ٹھیک ہو جاؤ گے تو میں اور رحمان لاہور چلے جائیں گے تم رہنا اپنی بیوی

کے پاس اور پھر خوب جذباتی مظاہرے دکھانا۔ نتاشہ شرارتی لہجے میں بولتے ہوے عمل کو بیڈ سے اٹھنے کا اشارہ کیا۔

اہان تمھارے لیے میں نے میل اٹینڈنٹ کا بندو بست کر دیا ہے۔وہ تمھارا خیال رکھے گا۔ رات کو وہی تمھارے پاس ہو گا۔

ماما دیٹس ناٹ فیر۔ بیوی سے اچھی کوئی اٹینڈنٹ نہیں ہو سکتی۔ آپ عمل کو کہیں نہیں لے جا سکتیں۔ اہان نے احتجاج کیا تھا۔

اہان کچھ ہی دن کی بات ہے جہاں اتنا صبر کیا ہے وہاں کچھ دن اور انتظار کر لو۔

چلو عمل تم میرے ساتھ۔ نتاشہ عمل کو لیے باہر چلی گئی۔

اہان نے غصے سے سر پٹخا تھا۔

اُففففف۔۔۔۔ یہ کچھ دن مجھے صدیوں کے برابر لگ رہے ہیں۔ ماما آپ مجھے اپنی دشمن لگ رہی ہیں۔ اہان خود سے بڑبڑایا تھا۔

اہان مکمل ٹھیک ہو چکا تھا۔ عمل اہان کے ٹھیک ہونے پر ایک دن پہلے اپنے گھر چلی گئی تھی مہناز بیگم کے پاس۔ مہناز بیگم نے اہان کو عمل کی خوشی کے لیے معاف کر دیا تھا۔

اہان نے عمل کو ایک ریڈ بہت نفیس سی کام والی میکسی بھیجی تھی۔ نتاشہ اور رحمان ملک لاہور جا چکے تھے۔ اہان نے پورا گھر پھولوں اور کینڈلز سے سجایا تھا۔ اہان کی گاڑی کا ہارن سنتے ہی عمل مہناز بیگم کو خدا حافظ کہتی باہر آئی تھی مہناز بیگم عمل کو خوش دیکھ کر اسے ڈھیر ساری دعاؤں سے نوازا تھا۔

جو ریڈ میکسی پہنے بال کھلے چھوڑے ریڈ لِپ سٹک لگائے بے حد حسین لگ رہی تھی۔ چہرے پر ڈھیروں قوسِ قزاح کے رنگ بکھرے تھے۔

اہان عمل کو دیکھ کر پاگل ہوا تھا۔

جلدی سے عمل کے لیے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا تھا۔ اور مسکراتے ہوئے خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اہان عمل کا ہاتھ تھامے ڈرائیو کر رہا تھا۔اہان ڈرائیو کرتے ہوے بار بار اہان عمل کا ہاتھ چومتا اسے گہری نظروں سے دیکھتا ۔ عمل گلابی ہوتی گاڑی سے باہر دیکھ رہی تھی۔ اہان ملک کی بے تابیاں عروج پر تھیں۔ جنھیں سوچ عمل کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا۔ گاڑی گیٹ کے اندر داخل ہوئی تو عمل حیران رہ گئی اہان نے گیٹ اینٹرس سے پوری روش پر پھولوں کی پتیاں بچھائی ہوئیں تھیں۔ پورا گھر بڑی بڑی کینڈل سے جگ مگ کر رہا تھا۔ جو کہ بے حد خوبصورت لگ رہا تھا۔

عمل مسمرائز ہو کر دیکھ رہی تھی۔ اہان نے گاڑی سے نکل کر عمل کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا اور عمل کو گود میں اٹھایا۔

اہان یہ کیا کر رہے ہو؟ عمل شرم سے سرخ پڑی تھی۔ سامنے ہی تو چوکیدار اور گھر کے ملازم کھڑے تھے۔

مائی ڈیئر وائی۔ آپ کو بتا رہا ہوں کہ آپ سے کتنا پیار کرتا ہوں یہ سب یہی سوچ رہے ہوں گے کہ ان کا صاحب اپنی بیوی سے بہت پیار کرتا ہے اور کچھ نہیں تو تمھاری طرح مجھے بے شرم، بے ہودہ کہہ رہے ہوں گے۔ اہان آنکھ ونک کرتا شرارتی لہجے میں بولا۔

اہان عمل کو اٹھائے اپنے بیڈ روم میں داخل ہوا عمل کو گود سے اُتارا تھا۔

عمل میری جان بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔ بالکل ریڈ ویلوٹ کیک۔ اہان نے عمل کو گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

عمل سرخ چہرے کے ساتھ نظریں جھکائے کھڑی تھی۔

اہان عمل کا ہاتھ پکڑ کر ڈریسنگ کے سامنے لایا اور عمل کا دوپٹہ کندھے سے جدا کیا تھا۔

عمل کو پیچھے سے اپنی بانہوں کے حصار میں لیے اور عمل کے کندھے پر اپنے لب رکھے۔ عمل اہان کے حصار میں کسمسائی تھی۔ اہان نے اپنی گرفت اور مضبوط کی۔

عمل تم نے مجھے دل سے معاف کر دیا ہے ناں۔ اہان کے بولنے پر عمل نے آنکھیں کھولی تھیں۔

اور اہان کی طرف رخ کیا۔ اہان پلیز میں چاہتی ہونں ہم اپنی نئی زندگی کے آغاز میں بیتے کل کا ذکر نہ کریں۔ اسے سوچ کر مجھے صرف تکلیف ہوتی ہے۔ عمل کی آنکھوں میں آنسو جھلملائے تھے۔

آئی ایم سوری۔ میری جان اہان نے تڑپ کر عمل کے چہرے کو ہاتھوں میں بھرا تھا۔آئی ایم سوری عمل۔ میں تمھیں دکھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔ میں خود کو آج تک اس سب کے لیے معاف نہیں کر سکا۔ تم نے مجھے معاف کر دیا ہے مگر میں خود کو پھر بھی معاف نہیں کر سکا۔ میں اپنا پاسٹ تو بدل نہیں سکتا۔ مگر میں وعدہ کرتا ہوں میں اپنا مستقبل تمھارے سنگ بہت خوبصورت بناؤں گا۔ تمھیں کبھی

پاسٹ کی کسی بھی چیز کی یاد نہیں آنے دوں گا۔ اہان کہتے ہوے عمل کے قدموں میں بیٹھا تھا۔اہان یہ کیا کر رہے ہو۔ عمل کو برا لگا تھا۔اہان کا ایسے اس کے قدموں میں بیٹھنا۔کچھ نہیں مائ ڈیر وائفی۔اہان نے کہتے ہوے عمل کا پاؤں اٹھا کر اپنے گھُٹنے پر رکھا تھا اور اس میں ہیرے کی پائل پہنائ تھی۔اہان نے جھکتے ہوے اپنے لب عمل کے پاؤں پر رکھے تھے۔۔ عمل کی آنکھوں میں آنسو آئے تھے آہان کی اتنی محبت پر، ،اتنا مان دینے پر

اہان کھڑا ہوتا عمل کا چہرہ دونوں ہاتھ میں تھام کر عمل کے ہونٹوں پر جھکا اپنی تشنگی مٹانے لگا۔ اہان کی شدت سہتے ہوئے عمل نے اہان کی شرٹ کو مٹھیوں میں دبوچا تھا۔ ورنہ وہ گر جاتی۔ اہان نے عمل کا کپکپانا محسوس کر کے اس کی کمر کے گرد اپنا حصار مضبوط کیا۔ کافی دیر بعد اہان عمل سے الگ ہوتا اسے باہوں میں اٹھائے بیڈ پر لٹایا اور اس پر جھکتا لیمپ آف کیا تھا اور عمل پر اپنی شدتیں نچھاور کرنے لگا۔

اہان کیا بدتمیزی ہے؟ عمل اہان کی بانہوں کے حصار سے نکلتی ہوئی بولی تھی جو اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا اور نہ اسے اٹھنے دے رہا تھا۔ اس سے پہلے عمل بیڈ سے اترتی۔ اہان نے اس کا ہاتھ کھینچ کر دوبارہ سے اسے خود کے سینے پر گرایا تھا۔ اہان عمل پر جھکتا شدت سے عمل کے ہونٹوں کو اپنی دسترس میں لیے اس کی سانسوں کو انہیل کرنے لگا۔ عمل اہان کو دونوں ہاتھوں سے روکنے لگی اہان عمل کے ہاتھوں میں اپنے ہاتھ ڈال کر اس کی مزاحمت کو روکتا پہلے سے زیادہ شدت سے اس کے ہونٹوں پر جھکا کہ عمل کا سانس لینا دو بھر ہو گیا۔ عمل کا وجود جب بے جان ہونے لگا۔اہان اس پر سے ہٹا تھا۔ عمل نے لمبے لمبے سانس لیتے اہان کو گھورا تھا۔۔اہان نے عمل کو آنکھ ماری تھی ۔۔اہان تم کسی دن میری جان لے کر رہو گے۔۔ عمل نے اپنے سرخ پڑتے ہونٹوں کو چھو کر دیکھا تھا۔ جن پر جلن ہو رہی تھی۔ ارے میری جان کیا ہوا؟ کہو تو مرہم رکھ دوں۔اہان پھر سے عمل کو قریب کرتا اس پر جھکنے لگا تھا۔ عمل نے غصے سے اہان کو دھکا دیا تھا۔۔اہان پیچھے ہٹو۔ورنہ میں تمہاری جان لے لوں گی۔

اہان پچھلے ایک مہینے سے تم آفس نہیں گئے اور نہ ہی تم مجھے گھر سے باہر کہیں لے کر گئے ہو۔ تمام ملازموں کو تم نے چھٹی دے دی ہے بس سارا دن تم ہو اور بیڈ ہو۔ عمل اہان کی بانہوں میں مچلتے ہوئے بولی۔ جس کی شرارتیں اور گستاخیاں پھر سے شروع ہو چکی تھیں۔ ویسے تم ایک چیز کا اضافہ بھول چکی ہو۔ یہ بیڈ ہو میں ہوں اور تم۔ اہان نے عمل کو بے باکی سے آنکھ ماری تھی۔

اہان تم انکل کو روڈ پر لے آؤ گے۔ پچھلے ایک مہینے سے تم نے آفس کی شکل نہیں دیکھی۔ عمل غصے سے چلائی تھی۔ اہان عمل کو چھوڑتا ہوا ایک دم سے اٹھ کر بیٹھا۔ عمل میں تو بھول ہی گیا یار آج رات پاپا اور ماما آرہے ہیں۔

اہان نے ماتھے پر ہاتھ مارا تھا۔ اور یار ماما تو باہر کا کھانا بھی نہیں کھاتیں۔

تو اہان تمھیں کس نے کہا تھا کہ کک کو چھٹی دو۔ میں بھی باہر کا کھانا کھا کر اکتا چکی ہوں۔ عمل نے اہان کو لتاڑا تھا۔ کیا کروں جان میں نہین چاہتا تمھاری اور میری پرائیوسی ڈسٹرب ہو۔ اسی لیے سب کو چھٹی دی۔

لیکن اہان کھانا کون بنائے گا میں تو نہیں بنانے والی۔ مجھے بہت نیند آ رہی ہے رات بھی تم نے مجھے سونے نہیں دیا۔

عمل کی بات پر اہان نے مسکرا کر عمل کو دیکھا تھا۔ میرے ہوتے ہوئے آپ کیوں پریشان ہو رہی ہیں یہ آپ کا خادم کس لیے ہے۔ میں بناؤں گا کھانا آپ بس آرام کریں۔ بس رات کو تم مجھے فریش ملنی چاہیے ہو ۔ رات کوئی بہانہ نہیں سنوں گا کہ تمھیں نیند آ رہی ہے۔اہان نے عمل کو اپنی باہوں میں بھرتے ہوئے اس کے گردن پر شدت سے کس کی تھی۔ عمل اہان کی بات پر سرخ پڑی تھی۔

عمل اپنی نیند پوری کر کے اٹھی تھی اہان ابھی تک بیڈ روم میں نہیں آیا تھا۔ اس وقت رات کے سات بج رہے تھے عمل نے فریش ہو کر شاکنگ پنک کلر کا خوبصورت سا ڈریس زیب تن کیا تھا۔ بالوں کو سٹریٹ کر کے کھلا چھوڑا تھا۔ شاکنگ پنک لِپ سٹک لگائے وہ باہر لاؤنج میں آئی۔ جہاں ساتھ ہی اوپن کچن

تھا اور ادھر ہی ڈائننگ ایریا تھا۔اہان ایپرن پہنے ٹیبل سجا رہا تھا پورے لاؤنج میں اشتہا انگیز کھانوں کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔ اہان نے اچھا خاصہ اہتمام کیا تھا۔

اہان کو ڈائننگ ٹیبل سیٹ کرتے دیکھ کر عمل کو بہت ہنسی آئی تھی ۔جو بہت محویت سے ٹیبل سیٹ کر رہا تھا۔ اہان کی پرفیکشن دیکھ کر عمل امپریس ہوئی تھی۔ اہان ہر کام بہت توجہ اور دلجمعی سے کرتا تھا۔ یہ بات تو عمل اچھی طرح جانتی تھی۔

اہان عمل کو دیکھتا ہوا اپنا ایپرن اتارا تھا اور مسکراتا ہوا عمل کے پاس آ کر گہری نظروں سے عمل کو دیکھنے لگا۔ جو شاکنگ پنک سوٹ میں بے حد حسین لگ رہی تھی اہان نے عمل کو باہوں میں لیتے ہوے اس کے ماتھے پر کس کی۔ اہان عمل کے ہونٹوں کو لِپ سٹک سے سجا دیکھ کر بے قرار ہوتا اس پر جھکنے لگا تھا کہ عمل نے روکا۔ کیا کر رہے ہو اہان؟انکل آنٹی آتے ہی ہوں گے میری لِپ سٹک تو خراب نہ کرو۔ عمل نے اہان کو دونوں ہاتھوں سے پیچھے کیا تھا۔ اور

ڈائننگ ٹیبل کی طرف بڑھی۔ اہان کیا کیا بنایا ہے؟ عمل مختلف ڈونگوں کے کور ہٹاتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

میری جان۔۔۔سب کچھ تمھاری پسند کا اور ماما کی پسند کا بنایا ہے۔اہان عمل کو پیچھے سے اپنی باہوں کے حصار میں لیتے ہوئے بولا۔

انکل کی پسند کا کچھ نہیں بنایا۔ عمل کی بات پر اہان مسکرایا تھا۔ یار شوہر بیچارے بیویوں کی پسند پر ہی خوش ہو جاتے ہیں۔ اب جو تمھیں پسند ہے وہی مجھے پسند ہے۔ اس لیے پاپا کا بھی یہی حال ہے۔اہان شرارتی لہجے میں عمل کو تنگ کرتا ہوا بولا۔

اہان عمل کا ہاتھ پکڑے صوفے تک لایا تھا اور اس کا دوپٹہ اتار کر سائیڈ پر رکھا۔ صوفے پر لیٹ کر عمل کو اپنی باہوں میں لیا تھا۔

اہان چھوڑو مجھے کیا کر رہے ہو انکل آنٹی آتے ہوں گے۔ عمل اہان کے سینے سے اُٹھتے ہوئے بولی۔

اہان عمل پر اپنی گرفت مضبوط کرتا اس کی کان کی لو کو چومنے لگا۔ ابھی ان کے آنے میں بہت ٹائم ہے۔تب تک مجھے پیار کرنے دو خود کو۔ اہان سرگوشی نما آواز میں آنکھوں میں خمار لیے عمل کے گال کو چومنے لگا۔

اسی اثناء میں رحمان ملک اور نتاشہ بیگم اندر داخل ہوئے تھے۔ عمل اور اہان کو یوں دیکھ کر نتاشہ کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی تھی۔ رحمان ملک کا پارہ ہائی ہوا تھا۔

عمل کی بھی نظر ان پر پڑ چکی تھی ۔ عمل شرمندگی شرم سے سرخ پڑی تھی۔ اہان۔۔۔ عمل نے اہان کو پکارا جو آنکھیں بند کیے اس کے چہرے کو چوم رہا تھا۔

عمل نے اہان کے اوپر سے اُٹھنے کی کوشش کی۔ مگر اہان کی گرفت بہت مضبوط تھی۔ نتاشہ بیگم اور رحمان ملک یہ سب دیکھ کر منہ پھیر کر کھڑے تھے ۔ اہان۔۔ عمل نے پھر پکارا۔ مگر وہ اہان ہی کیا جو اس وقت عمل کی بات سُن لے۔ عمل شرم سے سرخ پڑ رہی تھی۔ عمل کا دل کر رہا تھاوہ زمین میں سما

جائے۔ یا پھر اہان کی جان لے لے جو کہیں بھی شروع ہو جاتا تھا۔اس ایک مہینے میں اہان نے عمل کی جان عذاب کر رکھی تھی۔اہان کا رومینس ختم ہی نہیں ہوتا تھا۔۔اہان کی شدتیں سہہ سہہ کر عمل نڈھال ہو جاتی تھی۔مگر اہان اسے چھوڑنے کے لیے تیار نہیں ہوتا تھا۔اہان بلکل مدہوش ہوتا عمل کے بالوں کی مہک اپنے اندر اتارتا اس کے گالوں کو چوم رہا تھا۔ عمل نے اب روہانسے ہوتے ہوئے اہان کو پکارا تھا مگر بے سود۔۔۔

عمل نے پاس ہی ٹیبل پر پڑی ایش ٹرے اٹھا کر اہان کے کندھے پر دے ماری تھی۔ اہان نے درد سے بلبلاتےآنکھیں کھولی تھی اور عمل کو چھوڑ ا تھا۔ عمل

یہ کیا بدتمیزی ہے۔

اہان نے عمل کو گھورا۔۔

اہان انکل آنٹی۔ عمل شرمندگی سے سرخ ہوئی آہستگی سے بولی۔۔

اہان ایک دم سے صوفے سے گڑبڑاتے ہوئے اٹھا تھا اور آگے بڑھ کر نتاشہ اور رحمان ملک کے گلے لگا۔

عمل کی اتنی ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ آگے بڑھ کر ملتی۔ عمل شرم سے سرخ پڑی نظریں زمین پر جمائے کھڑی تھی۔

عمل تو شرمندگی اور شرم سے ان لوگوں سے ملے بغیر اندر چلی گئی۔

بیٹا جی یہ بیڈ روم کس لیے ہوتا ہے رحمان ملک نے اہان کو گھور کر دیکھا تھا۔

پاپا آپ لوگوں کو ناک کر کے اندر آنا چاہیے تھا پتہ تو ہے آپ کے بیٹے کا ہنی مون پیریڈ چل رہا ہے۔ اہان رحمان ملک کی بات پر بنا شرمندہ ہوئے بے باکی سے بولتے ہوئے مسکرایا تھا۔

ویسے یہ بھی بتا دو یہ ہنی مون کتنے دنوں تک رہے گا۔ آفس کو اپنی شکل کب دکھاؤ گے۔ رحمان ملک صوفے پر بیٹھتا ٹانگ پر ٹانگ چڑائے اہان سے مخاطب ہوا۔

پاپا ابھی تو آپ بھول جائیں کہ میں آفس آؤں گا۔ کچھ مہینوں بعد اس بارے میں سوچوں گا۔

اہان کے بولنے پر رحمان ملک نے غصے سے نتاشہ کی طرف دیکھا تھا۔

ایک ہی بیٹا پیدا کیا ہے۔وہ بھی انتہائی نکما اور بے شرم۔

اہان رحمان کی بات پر قہقہہ لگا کر ہنس پڑا تھا۔

ویسے مجھے بے شرم کہنے والوں میں ایک اور کا اضافہ ہو چکا ہے۔ یہ تو میرا اب کمپلیمنٹ بن چکا ہے۔اہان نے صوفے پر بیٹھتے ہوے کہا۔

اہان عمل کہاں چلی گئی۔ ہم سے ملی بھی نہیں۔ نتاشہ نے بات بدلی تھی ورنہ باپ بیٹے کے بیچ میں بات بڑھ جانی تھی۔

وہ شرمندگی سے اندر چلی گئی ہے۔ کیونکہ وہ تمھارے بیٹے کی طرح بے شرم نہیں ہے۔ رحمان ملک کو بے انتہا غصہ آ رہا تھا۔ تھوڑی دیر پہلے اہان کی حرکات دیکھ کر۔

ارے اس میں شرم یا شرمندگی کی کیا بات ہے۔ جنھیں شرم کرنی چاہیے انھیں تو شرم آ نہیں رہی۔ اہان ملک مسکراتے ہوئے بولا تو رحمان کا رنگ سرخ ہوا تھا۔

نتاشہ نے اپنا سر پیٹا تھا۔ دونوں باپ بیٹا شروع سے ہی ایسے تھے ایسے ہی ایک دوسرے کو بھگو بھگو کر لگاتے تھے۔ نہ اہان ہار مانتا تھا اور نہ رحمان ملک۔

ناہنجار، بد تمیز، نالائق، رحمان ملک ہمیشہ کی طرح شروع ہو چکے تھے۔

اور اہان مسکراتے ہوئے سب سن رہا تھا۔

اہان عمل کو بلانے گیا تھا دروازہ کھولتے ہی عمل نے ڈریسنگ پر پڑی چیزیں اٹھا اٹھا کر اہان پر پھینکنے لگی۔ عمل کے ہاتھ میں جو آیا تھا عمل غصے سے اہان پر پھینک رہی تھی۔ اہان بہت مشکل سے خود کا بچاؤ کر رہا تھا۔

ارے عمل میری بات تو سنو یار۔

اہان عمل کے ہاتھوں میں پرفیوم کی بوتل دیکھ کر اب واقعی میں ڈر گیا تھا۔ کیا خود کو بیوہ کرنے کا ارادہ ہے۔اہان نے آگے بڑھ کر عمل کے ہاتھ سے پرفیوم کی بوتل لی تھی۔

اہان تم ایک نمبر کے بے شرم، بے ہودہ انسان ہو۔ عمل نے روہانسے ہوتے ہوئے اہان کو دیکھا۔ اہان نے مسکراتے ہوے عمل کو اپنے سینے سے لگایا تھا۔۔

اہان تمھاری وجہ سے مجھے کتنی شرم آ رہی ہے اب آنٹی اور انکل کے سامنے کیسے جاؤں گی۔ عمل نے سرخ چہرے اور آنسوؤں کے ساتھ اہان کے سینے کے ساتھ لگے ہوے کہا۔

جیسے میں جاؤں گا۔ اہان نے عمل کو خود میں زور سے بھینچتے ہوے کہا۔۔

اہان تم تو ایک نمبر کے۔۔۔۔۔۔

جی میں ایک نمبر کا بے ہودہ، بے شرم انسان ہوں۔

اہان عمل کی بات کاٹتا ہوا بولا۔

ویسے ابھی میں پاپا سے بھی یہی القابات سن کر آ رہا ہوں۔

چلو باہر چلیں ڈنر پر انتظار کر رہے ہیں سب۔۔اہان عمل کا ہاتھ پکڑ کر اسے باہر لایا تھا۔ عمل سرخ چہرے کے ساتھ سب سے ملی تھی۔ ڈائنگ ٹیبل پر بھی عمل نے نظریں اٹھا کر کسی کو نہیں دیکھا تھا۔

نتاشہ کے چہرے پر عمل کی حالت دیکھ کر مسکراہٹ تھی۔ اہان بھی مسکراہٹ روکے بیٹھا تھا۔

رحمان ملک غصے میں بیٹھے تھے۔

ماما آپ نے وہ گانا سنا ہے۔ اچانک ہی اہان ملک کی آواز گونجی تھی۔ نتاشہ نے حیران ہو کر اہان کو دیکھا تھا۔

عمل نے بھی کھانے سے ہاتھ روک کر اہان کو ایک نظر دیکھا تھا۔

جب تم ایسے شرماتی ہو اچھی لگتی ہو۔

اہان کے بتانے پر عمل پل میں سرخ ہوئی تھی اور اہان کو گھور کر دیکھا تھا۔

جب تم مجھے ایسے دیکھتی ہو اچھی لگتی ہو

تم میں اے مہرباں ساری ہیں خوبیاں بھولا پن سادگی دلکشی تازگی

اہان اب گانا بقاعدہ گنگنا رہا تھا

عمل اہان کے گانے پر سرخ پڑتی وہاں سے چلی گیئ تھی--

ختم شد